صوبائی اسمبلی صوبہ خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 15 جون 2010 بمطابق 2 رجب 1431 ھجری شام تین بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْیَتِیمِ إِلَّا بِالَّتِی هِیَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ یَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا O وَأَوْفُوا الْكَیْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیمِ ۚ ذَٰلِكَ خَیْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِیلًا O وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا O وَلَا تَمْشِ فِی الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ۞ صَدَقَ اللّٰهُ ۖ الْعَظِیمِ۔

(ترجمہ): ارشاد ہے۔ مال یتیم کے پاس نہ پھٹکو مگر احسن طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنے شباب کو پہنچ جائیں۔ عہد کی پابندی کرو بے شک عہد کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنی ہو گی۔ پیمانے سے دو تو پورا بھر کر دو اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو یہ اچھا کام ہے اور بلحاظ انجام بھی یہی بہتر ہے۔ کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمھیں علم نہ ہو۔ یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے، زمین میں اکڑ کر نہ چلو تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، اسمائے گرامی ہیں: جناب سید مرید کاظم شاہ صاحب 15 جون 2010 کیلئے; جناب وجیہہ الزمان خان، ایم پی اے 15 جون 2010 کیلئے; جناب وقار احمد خان 15 جون 2010 کیلئے; جناب جاوید خان ترکئی صاحب 15 جون 2010 تا اختتام اجلاس; جناب شیر اعظم خان وزیر 15 جون 2010 کیلئے; جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب 15 اور 16 جون 2010۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: leave is granted.

بجٹ مالی سال 11-2010 پر عمومی بحث

جناب سپیکر: تمام معزز اراکین سے، چونکہ بجٹ پر بحث کیلئے بہت زیادہ تعداد میں ممبران نے نام جمع کرائے ہیں لہذا ہم نے صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط طریقہ کار، مجریہ 1988 کے قاعدہ 142 کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت بجٹ پر بحث کیلئے لیڈر آف دی اپوزیشن کیلئے بیس منٹ، پارلیمانی لیڈرز کیلئے دس دس منٹ اور تمام دیگر اراکین کیلئے پانچ منٹ کا وقت مقرر کیا ہے، لہذا آپ مقررہ وقت کے اندر بجٹ کے حوالے سے تنقیدی جائزہ پیش کر کے اپنی تجاویز سے آگاہ کریں، نیز غیر ضروری بحث سے بھی اجتناب کریں اور کوشش کریں کہ Repetition نہ ہو۔ جو معزز رکن ایک طرف پوائنٹ آؤٹ کر لے تو دوسرے معزز اراکین اس کو دوبارہ، میرے خیال میں مناسب نہیں ہوگا، ہاؤس کا وقت بھی ضائع ہوگا اور ان کا بھی وہ ہوگا۔ اب میں بجٹ پہ ڈیبیٹ شروع کرنے کیلئے لیڈر آف دی اپوزیشن، جناب اکرم خان درانی صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی تقریر کا آغاز کریں، بجٹ پر اپنی بحث کا آغاز کریں۔ جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب، میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پہ اظہار خیال کرنے کا موقع دیا۔ چونکہ دو دن پہلے یہاں پر ہمارے فنانس منسٹر ہمایون خان نے بجٹ سپیچ بھی کی اور ہمیں بجٹ کی کتابیں بھی ملیں، میرے تو بہت پیارے بھی ہیں اور ایک عظیم باپ کا عظیم بیٹا بھی ہے لیکن انہوں نے یہاں پر ایک جملہ استعمال کیا کہ میں نے یہاں پر عوامی نمائندگان بشمول میڈیا اور سب لوگوں سے بجٹ پہ مشاورت کی ہے، چونکہ میں بھی اپوزیشن کا لیڈر ہوں اور عوامی نمائندہ بھی ہوں اور میرے خیال میں سکندر خان صاحب بھی اس طرح پارلیمانی لیڈر ہیں، قلندر

لودھی صاحب، نگہت اور کرزئی صاحبہ اور نون والے بھی ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں، میرے ساتھ اس پہ نہ کوئی مشورہ اور نہ کسی نے کوئی زحمت کی ہے کہ مجھے بتایا گیا ہو۔ بہر حال یہ پختونولی اور پختون روایات والے لوگوں کا صوبہ ہے اور یہاں پر ہمارے پختون روایات کے جو دعویدار لوگ، جو جرگہ والے ہوتے ہیں، وہ ہمیشہ جرگے اور مشورے کو ترجیح دیتے ہیں لیکن ہمیں افسوس نہیں ہے، تھوڑا سا گلہ اپنی روایات پہ ہے کہ ہمیں نظر انداز کیا گیا، بلکہ یہ اس کی اپنی مرضی لیکن پھر بھی ہم، ابھی جو موجودہ بجٹ ہے چونکہ اس میں کچھ نمایاں چیزیں اس دفعہ سامنے آئی ہیں اور اسمیں سر فہرست یہ کہ اس بجٹ میں چالیس فیصد اضافہ ہوا، پہلی بار این ایف سی ایوارڈ متفقہ طور پر پاس ہوا، یہ بھی جمہوری قوتوں کی ایک فتح ہے اور ہمیں خوشی بھی ہے کہ یہ ایگریمنٹ ہوا۔ اس کے بارے میں تھوڑا سا، چونکہ میں بھی پانچ سال اس صوبے کا چیف منسٹر رہا ہوں اور جب وقت پورا ہوتا تو ہر سال ہماری بھی اس پہ میٹنگ ہوتی تھی، فنانس منسٹر اور ہماری کبھی ایک صوبے اور کبھی دوسرے صوبے کے ساتھ، ہم بھی ایک انجام پہ پہنچ چکے تھے این ایف سی ایوارڈ کی تقسیم پہ لیکن ہمارا فارمولا اپنا تھا، سندھ والوں کا اپنا تھا کہ ریونیو کی بنیاد پہ بھی کچھ حصہ ہو جس سے ہمارا اختلاف تھا اور پھر ہم متفق نہ ہو سکے۔ پھر پریذیڈنٹ آف پاکستان اس وقت جنرل مشرف صاحب تھے، پرائم منسٹر صاحب تھے، پریذیڈنٹ نے ہمیں پرائم منسٹر کے ذریعے پیغام بھیجا چاروں چیف منسٹرز کو کہ آپ مجھے اختیار دے دیں کہ میں اپنا فیصلہ کروں، اگر آپ لوگ متفق نہیں ہو سکتے۔ یہ بات ریکارڈ پہ بھی ہے اور میرے خیال میں چار سال کی بات کو بھولنا نہیں چاہیئے لیکن جب ہم نے سوچا اور پھر اس پہ پرائم منسٹر سے وہاں پر ملے اور ملاقات کی، اس کا آئیڈیا ہمیں معلوم ہوا کہ وہ 52 فیصد سے آگے جانے کیلئے تیار نہیں ہے چاروں صوبوں کو دینے کیلئے، تو پھر ہم نے پریذیڈنٹ سے بھی ٹائم لیا لیکن وہ دونوں تقریباً اس پہ کہ 52 فیصد شیئر ہم صوبوں کو دیں گے اور آخر دس سالوں میں پھر 57 فیصد تک پہنچیں گے تو اس لئے ہم نے انکار کیا اور جب تینوں چیف منسٹرز نے پریذیڈنٹ کو اختیار دیا، ضیاء الرحمن صاحب میرے سیکرٹری فنانس تھے، سراج الحق صاحب فنانس منسٹر تھے، ڈاکٹر زبیر صاحب ہمارے ایڈوائزر تھے، ہم چاروں نے ملکر اسلام آباد میں ایک خط لکھا پریذیڈنٹ مشرف کو کہ پاکستان کے آئین کے مطابق ایوارڈ جس طرح ہوتا ہے، اگر وہ سارے تقاضے پورے ہوں تو پھر ہم آپ کو اختیار دیتے ہیں ورنہ ہم آپ کو اس طرح غیر مشروط اختیار نہیں دے رہے ہیں، تو اس نے کچھ اضافہ کیا، پھر اس نے افسوس سے کہا کہ ایک فرنٹیئر، جو ہمارا ابھی پختونخوا ہے ہمارا صوبہ پختونخوا، کہ انہوں نے ہمیں اجازت نہیں دی بلکہ انہوں نے مجھ پر اعتماد نہیں کیا اور انکار کیا۔ تو میں

صرف یہ بتاؤں گا کہ آج اگر جمہوری لوگوں کی حکومت آئی اور ایک موقع ملا، اس صوبے کی ایک جمہوری حکومت تھی اگر وہ انکار نہ کرتے تو آج این ایف سی ایوارڈ 57 فیصد صوبوں کو نہ ملتا، یہ صرف میں اس ایوان میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوارڈ میں اس وقت سے لیکر اب تک ہمارا اپنا بھی رول رہا اور میں Appreciate بھی کرتا ہوں کہ یہ ہمارے انشاء اللہ اس صوبے کی بہتری کیلئے بہت اچھا ہوا لیکن افسوس اس بات پہ ہے کہ یہاں پر ہمارا صوبہ War میں ہے اور آج دنیا کی جتنی بھی امداد آرہی ہے دہشت گردی کے نام پر، اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ یہاں پر پختونوں کا خون بہہ رہا ہے۔ خواہ وہ فاٹا میں ہو یا 'سیٹلڈ' میں ہو اور اسی بنیاد پہ اس پاکستان کو امداد مل رہی ہے لیکن جب این ایف سی ایوارڈ آیا تو اس میں صرف ایک فیصد دہشت گردی کے نام پر پورے Divisible pool سے ہمیں حصہ دیا جو کہ تقریباً چودہ ارب روپے سے بھی کچھ کم بنتا ہے اور اس سے پہلے جو ہم Subvention یا کچھ امداد لیتے تھے، اگر اس کا آپ حساب کریں تو وہ بھی تقریباً آٹھ، نو اور دس ارب روپے ہمارا Subvention بھی بنتا تھا جو کہ صرف بلوچستان اور ہمارے پختونخوا کا تھا۔ ابھی چونکہ ریونیو ہم نہیں مانتے تھے کیونکہ سارے دفاتر جو ہیں، وہ تو پھر کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں ہیں، ابھی جس بات پہ میں آرہا ہوں، جو اس صوبے کے ساتھ انتہائی ظلم ہوا ہے، وہ آپ کی وساطت سے پورے ایوان کے سامنے اور میڈیا کے سامنے بھی رکھنا چاہتا ہوں۔ یہاں پر ہمارے قابل احترام گورنمنٹ اور اپوزیشن کے لوگ بیٹھے ہیں، ان کے سامنے بھی ریونیو کی بنیاد پر دو فیصد وہاں پر فیصلہ ہوا کہ پھر صوبوں کو ملے گا۔ ابھی آپ دیکھیں گے کہ صوبہ سرحد میں کارخانے ہیں، صوبہ سرحد میں ہوٹلز ہیں لیکن ان کے دفاتر جو ہیں وہ کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں ہیں اور میں ان انڈسٹریز کا بھی نام لوں گا، جو کارخانے ادھر ہیں اور ان کے دفاتر کراچی، اسلام آباد اور لاہور میں ہیں۔ ایک کارخانہ 'کوہاٹ سیمنٹ' کا ہے، اس کا دفتر لاہور میں ہے اور یہ ساٹھ کروڑ روپے وہاں پر انکم ٹیکس جمع کروا رہے ہیں، سیلز ٹیکس میں اور ایکسائز ڈیوٹی میں۔ دوسرا کارخانہ 'چراٹ سیمنٹ' کا ہے، چراٹ سیمنٹ ستر کروڑ روپے اور اس کا 'مین' آفس کراچی میں ہے، یہ وہاں پر جمع ہو رہے ہیں۔ یہاں پر ہمارے ہاں ٹوبیکو ہے، چودہ کروڑ روپے، اس کا آفس کراچی میں ہے۔ ہمارا 'نظام پور سیمنٹ' ہے، اس کا ایک کروڑ روپے ہے اور آفس اسلام آباد میں ہے۔ 'جانانہ دمالوچو' کوہاٹ میں ہے اور اس کا آفس لاہور میں ہے، ایک کروڑ روپے وہاں پر جمع ہو رہا ہے۔ 'بابری کاٹن مل' کوہاٹ میں ہے اور کروڑوں روپے لاہور میں جمع ہو رہے ہیں۔ اسی طرح 'بنوں وولن مل' کا بھی صحیح فگر میرے پاس نہیں ہے لیکن اس کا دفتر ادھر ہے پی سی ہوٹل پشاور

میں ہے لیکن اس کا(مین) دفتر لاہور میں ہے اور پانچ کروڑ روپے لاہور میں جمع ہوتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان ٹوبیکو نوشہرہ ہے، پانچ سے چھ ارب روپے سالانہ اس سے جمع ہوتے ہیں اور اس کا آفس اسلام آباد میں ہے۔ اسی طرح پیپسی کولا انٹرنیشنل حطار میں ہے، اس کا ایک سے دو ارب روپے جمع ہوتے ہیں اور اس کا آفس لاہور میں ہے۔ 'بیسٹ وے سیمنٹ' جو کہ یہاں پر ہمارے صوبے میں ہے، تقریباً اسی ارب روپے اس کے جمع ہو رہے ہیں اور اس کا 'مین' آفس کراچی میں ہے۔ اسی طرح 'مستحکم سیمنٹ' حطار ہے، اس کا بھی تقریباً اسی ارب روپے سالانہ جمع ہو رہے ہیں اور وہ حطار میں ہے۔ یہ جو فیصلہ ہوا ہے، اسلام آباد میں 11 نومبر 2009 کو سی بی آر کا جو حکم نامہ ہے، اس کے مطابق ہمارے اربوں روپے بنتے ہیں۔ کارخانے ادھر ہیں اور اس کا وہاں پر مونږ په پښتو کښې ورته وايو چه لګئ زمونږ سره ده خو هغه کچ چه دے هغه بل ځائے ته تلے دے، نو په دے باندے زما، میری گورنمنٹ سے گزارش ہے کہ اس مسئلے کو فوری طوری پر اٹھائے اور یہ میرے پاس فگرز بھی ہیں، میں ان کے حوالے سے کہونگا اور میں انشاء اللہ میڈیا کو بھی یہ فگرز دونگا، ابھی ایک صوبائی حکومت سے اتنی بڑی غفلت اور کیا ہو سکتی ہے؟ ہم کیا سمجھیں گے کہ سی بی آر کا حکم نامہ جو کہ سب دفاتر اور اکاؤنٹس آفسز میں بھی جاتا ہے اور یہاں پر ہمارے دفاتر میں بھی آتا ہے لیکن ہماری صوبائی حکومت خاموش ہے اور آج تک اس پہ کوئی ایک لفظ بھی کسی نے استعمال نہیں کیا ہے کہ اس صوبے سے جو کچھ ہے وہ باہر جا رہا ہے۔ ابھی میں آتا ہوں اٹھارھویں ترمیم پہ، چونکہ اٹھارھویں ترمیم میں ہم نے اپنے صوبے کیلئے شناخت حاصل کی، بجٹ میں ابھی جو نئی بات آئی ہے خیبر پختونخوا، یہ بھی اٹھارھویں ترمیم کے ذریعے ہی ہمارے صوبے کو جو شناخت مل گئی، اس پہ بھی میں بات کرونگا۔ اس میں بھی ہم سب ساتھ ہیں، پیپلز پارٹی، جمعیت علمائے اسلام، جتنی بھی پارٹیاں ہیں ملک کی اٹھارھویں ترمیم پہ، خواہ وہ اپوزیشن ہے یا گورنمنٹ ہے، وہ سب متفق ہیں اور اٹھارھویں ترمیم سے ابھی ہمارے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، ہیلتھ اور کافی ڈیپارٹمنٹس جو ہیں، وہ اس صوبے کو With budget مل جائیں گے جو کہ بہت بڑا فائدہ ہے لیکن اس میں ایک بات بڑی نمایاں ہے، اس میں ہمیں ترمیم کے ذریعے خیبر پختونخوا کا نام بھی ملا، ابھی جب میں باہر جاتا ہوں، تقریباً اس ہال سے بڑے بڑے بورڈز لگے ہوئے ہیں، اس پہ میں بات نہیں کرونگا کہ اس پہ کتنے اخراجات آئے ہیں، ہم تو یہ گلہ نہیں کرتے کہ اس میں کس کا کتنا رول ہے، میرے خیال میں پیپلز پارٹی کے پریزیڈنٹ اور پرائم منسٹر نے اٹھارھویں ترمیم پاس کرنے سے پہلے یہ بولنا شروع کیا تھا لیکن اس بورڈ پہ ان

کا کوئی نام نہیں ہے اور ذکر بھی نہیں ہے۔ میں چونکہ اس اسمبلی میں بیس پچیس سال سے، ایوب جان صاحب اور یہ سارے بزرگ آ رہے ہیں، جس وقت اس ایوان میں پختونخوا کی قرار داد پاس ہو رہی تھی، میں بھی اس اسمبلی کا ایک ممبر تھا، پختونخوا کی قرار داد اس اسمبلی کی وہ قرار داد ہے، جو سن 92ء، 93ء میں پاس ہوئی ہے اور اگر ہم مرکز میں جاتے ہیں اور وہاں پر بات کرتے ہیں کہ ایک متفقہ قرار داد صوبے نے پاس کی ہے جو کہ شناخت چاہتے ہیں لیکن اس پہ عمل نہیں کیا جاتا۔ اس وقت میرا اپنا جو نام تھا، میں نے پختونستان دیا تھا، میرے ساتھ پیر محمد خان تھے، انہوں نے نورستان دیا تھا اور پیپلز پارٹی کی طرف سے، اس وقت پیپلز پارٹی ایک تھی، نجم الدین خان نے پختونخوا دیا تھا اور اے این پی نے بھی پختونخوا دیا تھا اور پھر میں نے پختونستان پہ مکمل تقریر کی کہ میں کیوں اس کا نام پختونستان چاہتا ہوں؟ میں نے اس وقت کے حوالے سے پاکستان بننے کے بعد جو، بنوں میں ایک بڑا پیپل کا درخت تھا اور اس کے نیچے ایک ایگریمنٹ ہوا تھا کہ اس صوبے کا نام جو ہوگا، اور یہاں پر سب سیاسی پارٹیاں اور خاص کر ان میں اے این پی کے حوالے سے کہ یہ نام پختونستان ہوگا، تو پھر جب میں نے بحث کی تو بیگم نسیم ولی خان صاحبہ اے این پی کی پریزیڈنٹ تھیں اور فرید طوفان صاحب جنرل سیکرٹری تھے، میں نے اپنے دلائل دیئے، انہوں نے پختونخوا پہ اپنے دلائل دیئے، جب انہوں نے مجھے ریکویسٹ کی کہ آپ بھی شناخت چاہتے ہیں اور ہم بھی، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں، بیگم صاحبہ اٹھیں کہ آپ اپنے پختونستان کو Convert کریں پختونخوا میں، میں نے کہا کہ یہ میری پارٹی کا موقف ہے، میں اس کو خود یہاں پر تبدیل نہیں کر سکتا۔ ثاقب صاحب کے والد، ہدایت اللہ چمکنی صاحب ہمارے سپیکر تھے، بیگم صاحبہ نے ان سے ریکویسٹ کی کہ آپ ٹی بریک کریں، میں درانی صاحب سے باہر بات کرتی ہوں اور جب میرے ساتھ انہوں نے باہر بات کی تو میں نے مولانا فضل الرحمان صاحب کو ملایا، اس نے کہا کہ اگر یکجہتی آتی ہے تو ہم تو جوڑنے والے لوگ ہیں، ہم شناخت چاہتے ہیں اور شناخت کیلئے آپ Convert کریں اور دوبارہ جب اجلاس ہوا تو پھر میں نے اپنی قرار داد پختونخوا میں Convert کی۔ میں آج اپوزیشن کا لیڈر ہوں، مجھے تھوڑا سا گلہ یہ ہے کہ اگر ہم جاکر مذاکرات اس پہ پنجاب کے تخت لاہور سے کروا سکتے ہیں اور ہم جاکر وہاں کہتے ہیں کہ ہم صوبہ سرحد کا نام آپ کی وجہ سے اور آپ کے بغیر تبدیل نہیں کر سکتے تو کم از کم میں محرک تھا اس پختونخوا کا، تو ہمیں بھی تھوڑا سا اس میں لے آتے کہ ابھی تھوڑی سی تبدیلی ہم لا رہے ہیں کیونکہ ایک صوبے کے دو نام نہیں ہو سکتے، صوبے کا ایک ہی نام ہوتا ہے، ابھی خیبر ہے اور پختونخوا ہے، جب لوگ بولتے بولتے تھک جائیں

گے تو پھر یہ خیبر ہو جائے گا اور جب خیبر ہو جائے گا تو پھر خیبر ایک درے کا نام ہے اور اگر درے کے لحاظ سے نام رکھنا ہے تو میرے بنوں میں درہ کرم ہے جو کہ پوری دنیا میں مشہور ہے، بہت بڑا درہ ہے۔ میرا ایک درہ خیسور ہے، میرا ایک درہ ہے جس کو وہاں پر ٹوچی درہ کہتے ہیں، وہاں پر شوال ہے جہاں پر شہداء نے خون بہایا ہے، تو اگر یہ کوئی مفاہمت والی بات تھی، ضد والی بات نہیں تھی کہ اس پختونخوا کا نام صرف پختونوں کے مزاج کے مطابق نہ بنادیں، میرے خیال میں اگر ضد والی بات نہیں تھی تو دو نام اگر ہم دے سکتے تھے تو دو نام ہم اس طرح بھی دے سکتے تھے کہ اس پہ ہم ہزارہ کو بھی خوش کر سکتے تھے۔ (تالیاں) یہ میرے علم میں نہیں ہے کہ اگر نواز شریف صاحب کی مجبوری تھی تو پھر وہ ہزارہ کا خیال رکھتے اور کوئی ادھر کا نام اس کے ساتھ جوڑتے اور اگر پختونوں کے ساتھ ان کی اس طرح بات نہیں تھی تو صرف پختونخوا ہی ٹھیک ہوتا اور اگر کوئی اعتراض تھا، جب یہاں پر قرار داد پاس ہو رہی تھی، اس وقت یہاں پر مسلم لیگ (ن) کا چیف منسٹر تھا، اس کے سامنے یہ قرار داد پاس ہوئی تھی، پیر صاحب بھی ہمارے ایم پی اے تھے، سردار مہتاب صاحب ہمارے چیف منسٹر تھے اور اس وقت جب قرار داد پاس ہوئی، ابھی آپ لوگوں کی گورنمنٹ ہے اگر میں ہزار کوشش بھی کروں اور آپ کی رضامندی شامل نہ ہو تو میں اس قرار داد کو پاس نہیں کر سکتا، اگر اس وقت اس پختونخوا پہ رضامندی تھی تو آج میرا نام کیوں تبدیل کیا گیا؟ اور اگر مفاہمت کیلئے تھا تو پھر مفاہمت کیلئے دو نام ہو سکتے تھے، پھر ہزارہ بھی ہو سکتا تھا اور پختونخوا بھی ہو سکتا تھا، اس پہ تو کوئی بات نہیں لیکن یہ منطق ابھی تک میں نہیں سمجھ سکا کہ اس میں کیا ہے؟ اس کے بعد دوسری اہم بات یہاں پر جو نمایاں ہے، وہ ہے بجلی کا منافع جو بجٹ کا حصہ ہے۔ ثالثی ٹریبونل میں، میں چیف منسٹر تھا، ایم ایم اے کی گورنمنٹ تھی اور یہاں پر جب ثالثی ٹریبونل میں نے بنایا، سب سیاسی پارٹیوں کا ایک جرگہ بنایا تھا اور اس جرگے میں ساری سیاسی پارٹیاں تھیں اور ان سے مشورہ کرتے تھے، اسلام آباد میں بھی اور ادھر بھی، اور جب ہم ثالثی ٹریبونل کے متفقہ فیصلے پہ پہنچے تو اس وقت ایک سو دس ارب روپے کا فیصلہ ہوا کہ یہ بقایاجات دینے ہیں۔ یہاں پر وہ حضرات ابھی نہیں ہیں جو مجھے کہہ رہے تھے کہ ہماری حکومت آئے گی تو ہم نہیں مانیں گے، بشیر بلور صاحب کہتے تھے کہ جب ہماری حکومت ہو گی تو ہم نہیں مانیں گے، پیپلز پارٹی کے عبدالاکبر خان اٹھتے اور کہتے تھے کہ یہ ہم نہیں مانیں گے۔ یہ منطق مجھے معلوم نہیں کہ جب اس وقت فیصلہ ہو رہا تھا تو ان کو قابل قبول نہیں تھا اور آج ڈھنڈورا پٹوایا جا رہا ہے کہ ہم نے بہت بڑا کام کیا کہ اس صوبے کو ہم ایک سو دس ارب روپے لائے ہیں (تالیاں) ایک سو دس ارب روپے اس وقت

سب جماعتوں نے، میں اس وقت وہاں پر جاکر آفتاب شیر پاؤ صاحب جو بجلی کے منسٹر تھے، ان سے بھی ملا تھا، انہوں نے بھی ہمارا ساتھ دیا تھا پیسے دینے میں، چونکہ ایک سو دس ارب روپیہ آنا ہے، مجھے خوشی ہے کہ اس بجٹ کا زیادہ حصہ، بالکل آپ یقین کی حد تک دیکھیں، جو کہ پچیس ارب روپے آئیں گے، اس میں ہمارا بھی کوئی کردار ہے اور انشاء اللہ میں آج خوش ہوں کہ میرا وہ فیصلہ، جب چیف منسٹر صاحب نے این ایف سی اجلاس بلایا تو میں نے کہا کہ ایک اسٹامپ پہ ہم نے دستخط کرنے تھے، سکندر خان بھی تھا ثالثی ٹریبونل میں، اس کا فیصلہ درست تھا جو کہ میں نے بھی کیا، سکندر خان نے بھی کیا اور باقی پارٹیوں نے بھی کیا۔ یہ اس وقت کی ہماری کوشش تھی، اب بھی ہماری کوشش ہے، ہم بھی ساتھ ہیں۔ جو سن 90ء سے پہلے ہمارے کچھ بقایاجات ہیں، اس پہ میں وہ خط ایوان میں نہیں لانا چاہتا ہوں، کسی نے خط لکھا ہے جو کہ میرے پاس ہے اور وہ دستخط بھی میرے پاس ہیں لیکن میں اس ایوان کے سامنے ایک پختون کی حیثیت سے اقرار کرتا ہوں کہ اگر سن 90ء سے لیکر ابھی تک لڑنے کیلئے تیار ہیں تو ہم سب سے آگے ہونگے کہ وہ حق بھی ہم حاصل کریں۔ (تالیاں) ہمارا وہ بس تھا، ان کی ابھی حکومت ہے، مرکز میں بھی، اسی طرح ایک خاص 'اماؤنٹ' جو ملاکنڈ تھری کے یہاں پر ایک ارب روپے رکھے گئے ہیں، اس کا سنگ بنیاد بھی میں نے رکھا اور خدا کے فضل سے افتتاح بھی میں نے کیا اور اس صوبے کو ایک ارب جو مل رہے ہیں، ایک سو دس کے ساتھ ایک سو گیارہ ہو سکتے ہیں تو اس میں بھی تھوڑا ہمارا ہی کردار ہے۔ میں حکومت کو یہ Suggestion دونگا کہ ملاکنڈ میں غربت ہے، ملاکنڈ میں پسماندگی ہے، وہاں پر غربت کی انتہا ہے، میں نے دس میگاواٹ بجلی کا، اکیاسی میگاواٹ میں سے فیصلہ کیا تھا کہ ہم انڈسٹریز کیلئے اسی ریٹ پہ دیں گے جو ایک روپے کی پیداوار ہے۔ میں آج ملاکنڈ عوام کی طرف سے گزارش کرتا ہوں کیونکہ انڈسٹری وہاں پر بنے گی تو غربت کا خاتمہ ہوگا، دس میگاواٹ بجلی آپ کارخانہ داروں کیلئے جو ایک روپے پہ نکلتی ہے یا ڈیڑھ روپے پہ، اسی پہ دے دیں کہ ملاکنڈ میں کارخانے لگیں اور جو میرے، وہاں پر اس وقت کا حکم نامہ سمجھیں، اس پہ عمل ہو۔ ابھی میری ایک اور گزارش ہے کہ یہ جو پیسے آرہے ہیں ہائیڈل کے، میں نے کافی 'فیزیبلٹی' بنائی ہے وہ اس مالاکنڈ سے بھی زیادہ فائدہ مند ہے۔ میں صرف گورنمنٹ کو تجویز دے سکتا ہوں کہ ابھی دس ارب روپے آئے ہیں، پچیس ارب روپے آرہے ہیں، آپ صرف اور صرف پیداواری منصوبے شامل کریں، شروع کریں کہ ہم کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں گے۔ کوہاٹ، کرک میں آج وہاں سے گیس اور تیل نکل رہا ہے اور نو ارب روپے جو ہیں آپ کے اس اے ڈی پی میں آئل اور گیس

کے کرک اور کوہاٹ سے ہیں، اس میں بھی ہماری تھوڑی سی خدمات ہیں، آپ لوگ اس کو مت بھولیں اور انشاء اللہ یہ نو ارب روپے بھی ہماری کوششوں کی وجہ سے وہاں پر آئے ہیں۔ دوسرا یہ کہ اس وقت میں نے کوہاٹ اور کرک کیلئے جہاں سے تیل اور گیس کی پیداوار ہے، اس میں سے پانچ فیصد رائلٹی ان اضلاع کو دی اور جب یہاں سے جو اس وقت اپوزیشن والے تھے، وہ کرک جاتے تھے تو وہ کرک میں کہتے تھے کہ یہ تو بہت کم ہے، جب ہماری حکومت آئے گی تو ہم اس کو بیس فیصد کرینگے، انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اس طرح بجلی پہ، جہاں سے پیداوار ہے، ہم نے پانچ فیصد رائلٹی بجلی پہ بھی دی ہے اور ہمارے سات اضلاع ہیں جہاں سے تمباکو کی پیداوار ہے، اس پہ پانچ فیصد دی ہے۔ ابھی میری گورنمنٹ سے گزارش ہے کہ چونکہ این ایف سی میں کافی رقم آئی ہے اور کافی بڑی 'اماؤنٹ' ہے، اس میں پلیز جہاں سے تمباکو کی پیداوار ہے، سات اضلاع سے بجلی کی پیداوار ہے، جہاں سے آئل اور گیس کی پیداوار ہے، کم از کم پانچ روپے تو آپ بھی ڈالیں کہ دس روپے ہو جائیں، وہاں پر ان مظلوم علاقوں کو جہاں سے یہ پیداوار ہے اور میرے خیال میں یہ وعدہ بھی تھا۔ یہاں پر پشاور کی ایک بات ہوتی ہے، پشاور ہمارا شہر ہے، یہ ہمارا دارالخلافہ ہے، اس کو جتنا بھی خوبصورت بنایا جائے میرے خیال میں یہ کم ہوگا، کہ لوگ آئیں گے اور ہمارا دارالخلافہ دیکھیں گے لیکن 294 ارب روپے کے بجٹ میں صرف ایک ارب روپے پشاور کیلئے رکھے گئے ہیں اور اس میں دو 'فلائی اوور' تھے۔ یہاں پر ایک 'فلائی اوور' کا میں نے افتتاح کیا تھا اور دو 'فلائی اوور' اور تھے، یہاں پر، اس پہ میں نے اپنے بزرگ مفتی محمود صاحب کا نام رکھ لیا تھا، اس نام کی وجہ سے اس وقت اس پر کام شروع نہیں ہوا اور میں نے یہاں پر جب اسمبلی اجلاس میں یہ بات اٹھا کر کہ یہ نام کیوں تبدیل کیا گیا اور اس کو کیوں واپس کیا گیا؟ تو یہاں پر ریکارڈ آپ نکالیں کہ سیکورٹی 'رسک' ہے، یہاں پر اگر ہم بڑا پل بنائیں گے تو نیچے اسمبلی میں گولی آئے گی۔ آج سیکورٹی 'رسک' نہیں ہے، آج وہ مارٹر گولے ادھر نہیں آسکتے؟ تو اس وقت میں سمجھا کہ یہ صرف اور صرف مفتی محمود کے نام کی وجہ سے دو سال کیلئے موخر کیا گیا۔ یہ مفتی محمود کے نام سے زیادتی نہیں، یہ میری جماعت سے زیادتی نہیں، یہ پشاور کے شہریوں اور صوبہ سرحد اور چارسدہ کے عوام سے زیادتی ہے۔ آج یہ پل بن جاتا اگر اس وقت کام شروع ہوتا۔ اس طرح یہاں پر جب ہاؤس میں بات ہوتی ہے تو ہم اس پر ضرور یقین کرتے ہیں۔ اگر چیف منسٹر یہاں پر ہاؤس میں اٹھ کر، وہ ہماری عزت ہے، آپ کی کرسی ہماری عزت اور پورے صوبے کی آن بھی ہے اور شان بھی ہے، اگر اس کرسی سے کچھ ایسی بات ہو، میں نام کا بھوکا آدمی نہیں ہوں، ہم نے نیچے لیول پہ کام کر کے نام

پیدا کیئے ہیں اور انشاء اللہ ایسے کام کیئے ہیں کہ قیامت تک یاد رہیں گے۔ نام کے بھوکے ہم نہیں ہیں لیکن پشاور میڈیا کالونی، میں نے اس دن کہا تھا کہ اگر میرے نام کی وجہ سے پشاور میڈیا کی جو کالونی ہے، آپ اس کور کوار ہے ہیں، میرا نام اس کالونی سے کاٹ دیں لیکن خدا کیلئے ان صحافیوں کے ساتھ ظلم نہ کریں (تالیاں) اور چیف منسٹر نے، یہاں پر ریکارڈ نکالیں، کہا کہ درانی تو خود بھی بڑا قابل احترام ہے اس کا نام بھی سر آنکھوں پر، میں احکامات جاری کرتا ہوں کہ اس کا نام درانی میڈیا کالونی ہوگا۔ آج اے ڈی پی کی کتاب آپ دیکھیں، چیف منسٹر کے احکامات کدھر گئے؟ آج اس اے ڈی پی میں پھر پشاور میڈیا کالونی ہے، اس ایوان پر اعتماد کس طرح ہوگا لیکن مجھے صرف اس پر افسوس نہیں ہے کیونکہ یہ عوامی نمائندوں کا بجٹ نہیں ہے، یہ بیوروکریٹس نے بنایا ہے، انہوں نے دیکھا بھی نہیں ہے جو ہمارے لوگ وہاں پر بیٹھتے ہیں کہ اس میں درانی کا نام یا پشاور کا نام ہے تو پھر وہ اپنے چیف منسٹر صاحب کا خیال کس طرح رکھ سکتے تھے؟ ابھی بات آتی ہے، میں دوبارہ ریکویسٹ کرونگا اس ہاؤس سے حکومت کو کہ وہاں پر پشاور میں جو ہماری میڈیا کالونی ہے، اس کیلئے جو ٹوٹل اخراجات ہیں، ایک سو پینتیس ملین روپے رکھے گئے ہیں اور اس کیلئے اس سال نوے ملین روپے رکھے گئے ہیں، یہ تو کوئی دس سالوں کا منصوبہ نہیں ہے، یہ تو ایک چھوٹی سی کالونی ہے۔ خدا کیلئے یہ نوے کی بجائے ایک سو پینتیس کر لیں کہ یہ منصوبہ شروع بھی ہو اور اس پر کام بھی ہو۔ ابھی مردان میں جو کالونی ہے، میں Appreciate کرتا ہوں وہاں پر بھی ہونی چاہیئے، کوہاٹ میں بھی ہونی چاہیئے، دوسری جگہوں پر بھی ہونی چاہیئے لیکن مردان کی کالونی کیلئے جتنے بھی پیسے ہوں، مکمل رکھے گئے ہیں۔ اس میں ایک پیسے کی بھی کمی نہیں ہے تو اس لئے میں کہتا ہوں کہ پشاور کی میڈیا کالونی کے پیسے بھی پورے رکھے جائیں اور جس وقت ہم فیصلہ کر رہے تھے، اس وقت ریگی میں دس مرلے کا جو پلاٹ تھا، وہ ایک لاکھ ستر ہزار روپے پر تھا اور آج صحافیوں کو جس ریٹ پر دیا جارہا ہے، دو لاکھ پچاس ہزار پر دس مرلے صحافیوں کو دیا جارہا ہے۔ صحافی کے پاس دو لاکھ پچاس ہزار کدھر ہیں؟ وہ تو پانچ پانچ، دس دس ہزار میں جمع کرینگے۔ ابھی حکمنامہ جاری کیا گیا ہے کہ اگر آپ لوگوں نے پچاس ہزار روپے اس تاریخ تک جمع نہیں کیئے تو آپ کا نام نکل جائے گا اور آپ کا کالونی میں کوئی نام ونشان نہیں ہوگا۔ ابھی صحافیوں کو کیوں مجبور کرتے ہیں کہ وہ بھی باہر نکلیں اور کسی بڑے آدمی کو اغواء کریں اور پیسے جمع کریں؟ (تالیاں) اس کے علاوہ صحافیوں کے پاس میرے خیال میں کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے کہ وہ بیچارے بھی تھوڑے سے حیات آباد کے تہہ خانے میں کسی کو رکھیں گے اور پھر اسے نکال کر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: درانی صاحب نے بڑا اچھا اور آسان راستہ دکھا دیا آپ کو۔

سید محمد صابر شاہ: اللہ کرے کہ سن 90ء کی بنیاد پر نہ ہو۔

(قہقہے)

قائد حزب اختلاف: ابھی میں آتا ہوں جی، آپ تعمیر کرینگے، آپ ڈویلپمنٹ کرینگے، آپ یہاں پر خوشحالی اور امن سے ہیں جی، امن کے بغیر خوشحالی نہیں آسکتی اور آج اس صوبے میں آپ پولیس کا کردار دیکھیں، میرے خیال میں وہ جان پر کھیل رہے ہیں، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر موت کو گلے لگا رہے ہیں اور آج صرف پولیس کی ڈویلپمنٹ کیلئے ٹوٹل اکیس ارب روپے رکھے گئے ہیں جس میں سترہ ارب چھیاسٹھ کروڑ پچانوے لاکھ اٹھائیس ہزار صرف 'سیلری' ہے اور اس کی ڈویلپمنٹ کیلئے تین ارب سینتیس کروڑ روپے ہیں۔ ابھی ان تباہ شدہ تھانوں کو آپ دیکھیں، ابھی ان چیک پوسٹوں کو آپ دیکھیں، ان ضروری ساز و سامان کو دیکھیں، اس تین ارب روپے میں پولیس کا کیا ہوگا جی کہ وہ دوبارہ؟ اور جی، میں چونکہ عوامی آدمی ہوں، پولیس اس صوبے کی آج کل سخت ناراض ہے، پچاس فیصد تنخواہ سب محکموں کو دی گئی ہے لیکن پولیس کو لکھا گیا ہے کہ پولیس اس پچاس فیصد تنخواہ سے باہر ہے کیونکہ اس کی تنخواہ میں پہلے اضافہ کیا گیا ہے۔ اگر آپ اس کو آگے لے جانے کیلئے تیار کرتے ہیں، میں سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے بڑے ادب کیساتھ گورنمنٹ سے التجاء کرتا ہوں کہ ہماری پولیس کو مایوسی سے بچائیں اور جو پچاس فیصد آپ پورے ملازمین کو دے رہے ہیں وہ پولیس کو بھی دیں کیونکہ غریب لوگ ہیں (تالیاں) اور آپ حساب کریں، وہ پوری تنخواہ پہ نہیں ہے وہ Basic pay پہ ہے اور Basic pay ایک پولیس سپاہی کی صرف تین ہزار ہے۔ اگر اس میں پچاس فیصد اور ہوگا تو ڈیڑھ ہزار اضافہ ہوگا یا ایک ہزار روپے ہوگا، تو میں ایک بار پھر گزارش کرتا ہوں کہ اس پر دوبارہ نظر ثانی کر لیں اور ساری پولیس کو اس مایوسی سے بچائیں اور یہ بھی میں آپ کو بتا دوں کہ جو عام ملازمین کو پچاس فیصد اضافہ ہوا ہے، ایک سو بیس فیصد مہنگائی ریکارڈ کی گئی ہے کہ مہنگائی کی جو شرح ہے وہ ایک سو بیس فیصد ہے۔ اگر ہم ملازمین کو ایک سو بیس نہیں دے سکتے تو کم از کم پورے صوبے کے ملازمین کو سو روپے اضافہ تو ضرور ہونا چاہیئے کہ وہ استحکام سے اپنے کام چلا سکیں اور اس صوبے کی خدمت کر سکیں۔ سو فیصد کم از کم بڑھانا چاہیئے لیکن پولیس کو اس میں، میں دوبارہ گزارش کرونگا بڑے ادب کے ساتھ کہ منسٹروں کی تنخواہوں میں کمی کی گئی ہے، اچھی بات ہے لیکن منسٹر کی

تنخواہ اٹھارہ ہزار روپے ہے اور اس میں آپ بیس فیصد نکالیں تو نو سو روپے کی بچت ہے ایک ماہ میں، نو سو روپے بیس فیصد۔۔۔۔۔

(شور)

ایک آواز: پچیس سو۔

قائد حزب اختلاف: چھبیس سو، میں آپ کو بتادوں کہ اسی اسمبلی میں ایک کمرے پہ ایک کروڑ چونسٹھ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں، اسی اسمبلی کے اندر۔ میری رپورٹ غلط نہیں ہوگی، اسی اسمبلی میں، ہم تو ڈیڑھ کروڑ پہ گھر بناتے ہیں، بہت بڑا بنگلہ بناتے ہیں لیکن یہاں پر ایک کمرہ تعمیر کیا گیا ہے، جو میری رپورٹ میں ہے، آپ خود کوئی کمیٹی بنا کر اس کو دیکھیں کہ میں سچ کہہ رہا ہوں یا میری بات غلط ہے، اگر میری بات غلط ہو تو پھر میں معافی بھی مانگونگا لیکن ایک خاص ذریعے سے جو مجھے اطلاع آئی ہے، وہ یہ ہے۔ اس میں آپ ضرور بات کرلیں کہ یہ کس طرح کمرہ ہے کہ ایک کروڑ چونسٹھ لاکھ میں بنتا ہے؟ اگر کوئی 'بلٹ پروف ' کمرہ ہو تو پھر میرے خیال میں اس پہ اخراجات ہو سکتے ہیں، اس کے علاوہ تو میری نظر میں کچھ نہیں ہے کہ اس پہ اتنا خرچہ ہوا ہو۔ ابھی میں آتا ہوں بجٹ کے دوسرے حصے پہ۔ سپیکر صاحب سے میں گزارش بھی کرونگا کہ مجھے بیس منٹ نہ دیں، مجھے بولنے کا مکمل وقت دیں۔ میں تجویز دونگا کہ ہمارے صوبے میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب! آپ کے بجٹ کا جو وقت تھا وہ آپ اٹھارھویں ترمیم پر خرچ کر چکے ہیں، آپ بولیں، بالکل بولیں، میری آپ کو بالکل اجازت ہے جی، لیکن ذرا Limited، ذرا اپنے بھائیوں کا بھی خیال رکھیں جو اتنی قطار میں بیٹھے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: مہربانی، بھائی میرے ساتھ گزارہ کرتے ہیں، میں ان سے گزارش کرونگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک سو چوبیس کے ایک سو چوبیس بولنا چاہ رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: اچھا جی۔ اب یہ ہماری زراعت ہے، زراعت بنیاد ہے، اس صوبے کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اس میں مجھے خوشی ہے اور میں Appreciate کرتا ہوں کہ کوآپریٹیو بینک بحال ہوا، بہت بڑا کام ہے، ہونا چاہیئے لیکن اس کیلئے جو ایک ارب روپے رکھے ہیں یہ ناکافی ہیں، دو ارب تو کم از کم ہونے چاہیئے کوآپریٹیو بینک کو چالو کرنے کیلئے اور مہینے کے بعد اس پر عمل بھی شروع ہونا چاہیئے۔ اصل میں زراعت میں جو بیج ہے، اگر آپ صحیح بیج زمینداروں کو دیں تو وہاں پر اس سے اچھی فصل آئے گی۔ آپ کھاد سستے

ریٹوں پر دیں تو وہاں پر اس سے خوشحالی آئے گی۔آپ وہاں پر نالے بنائیں، جو پانی ضائع ہو رہا ہے، اس سے بچت آئے گی، تو اسی پہ بھی میری گزارش ہے کہ ابھی جو کچھ ہوا ہے، اچھا ہے لیکن اس کی مزید بہتری کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائے کہ زراعت کو ہم اور بھی اہمیت دیں اور لائیو سٹاک کو بھی اہمیت دیں کیونکہ کھیتی باڑی اور زراعت پر ہمارا گزارہ ہے۔ اسی طرح صوبہ پختونخوا کی چو نتیس ووکیشنل انسٹی ٹیوٹس ہیں، نئے بھی بنائے گئے ہیں۔اس پر ہم نے دیکھنا ہے کہ جو پرانے ہمارے انسٹی ٹیوٹس ہیں، ان میں مشینری کتنی ہے، ان میں ہنر مند لوگ کتنے ہیں، اساتذہ کتنے ہیں؟ اگر ہم وہاں پر اس کو ٹھیک کرلیں تو ہمارے لوگ جو باہر جاتے ہیں، وہ وہاں سے بہت زیادہ کچھ کمائیں گے اور انشاء اللہ اس سے خوشحالی آئے گی۔ وسائل اور آمدن کی بات ہوتی ہے، میں ہمیشہ وسائل اور آمدن پر بات کرتا ہوں کہ وسائل کس طرح بنتے ہیں؟ ایک تو یہ ہے جی کہ یہاں پر ہمارا صوبہ جو ہے، یہ بالکل War کی شکل میں ہے اور موجودہ وقت میں پورے افغانستان اور پورے فرنٹیئر، پختونخوا، 'سوری' پختونخوا پر فوکس ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ ایک تجارتی عالمی منڈی ہے اور یہاں پر لوگ آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہماری تباہی کے منصوبے بناتے ہیں، خواہ افغانستان ہو یا پختونخوا ہو، وہ صرف یہاں پر آکر قبضہ جمانا چاہتے ہیں۔اس پر میں نے ایک کام شروع کیا تھا اور اس وقت فیڈرل گورنمنٹ سے ہم نے چترال ٹنل پر کام شروع کیا، افتتاح کیلئے میں بھی پریزیڈنٹ کے ساتھ گیا۔اس کے بعد ہماری دوسری فیزبیلٹی بنی اور وہ یہ کہ میں نے جاپان کے Ambassador سے مل کر، بیٹھ کر اس کی 'کمٹمنٹ' لی کہ ہم ملاکنڈ ٹنل بنائیں گے اور ملاکنڈ ٹنل کا کوئی ذکر یہاں پر بجٹ میں بھی نہیں کیا گیا اور میرے خیال میں اے ڈی پی میں بھی نہیں ہے۔ میں تو یہی گزارش کرونگا کہ ملاکنڈ ٹنل کو بھی شامل کریں اور اگر آپ آسانی کیلئے راستے بناتے ہیں تو پھر اس کے بعد ہمارا پروگرام تھا، پرائم منسٹر کے پاس میں گیا، افغانستان کے ساتھ تجارت کے صرف دو راستے ہیں، ایک ہمارا تورخم اور ایک ہے چمن، میں نے کوشش کی جمالی صاحب کے ساتھ، شوکت عزیز صاحب کے ساتھ، اس وقت وہ فنانس منسٹر تھے اور میں نے ایک الگ راستہ دیا جو بنوں سے شروع ہوتا ہے غلام خان اور غلام خان سے پھر افغانستان، تو پھر جمالی صاحب گئے، ایگریمنٹ بھی وہاں پر ہوا اور افغانستان کی گورنمنٹ نے اس راستے پر کام بھی شروع کیا ہے۔ اگر ہماری گورنمنٹ بھی ادھر بنوں سے لیکر غلام خان تک یہ راستہ بنائے تو پنجاب کا وہ حصہ جو Back ward ہے، ڈیرہ غازی خان ہے، بھکر ہے، میانوالی ہے، ڈی آئی خان ہے، لکی مروت ہے، بنوں ہے، یہ تجارتی منڈی بن جائے گی اور وہاں پر خوشحالی آئے گی اور وہاں جو بے روزگاری ہے وہ ختم ہو جائے

گی۔اس طرح ہمارا دوسرا راستہ جو ہے، جو کہ بڑا اہم ہے وہ ہے چترال سے آگے، سلیم خان نہیں ہے، غلام محمد صاحب بیٹھے ہیں، اگر آپ دیکھیں تو لواری ٹنل کے بعد ایک پروگرام تھا کہ وہاں پر ایک جگہ ہے جس کو دروازہ کہتے ہیں، وہ سولہ کلو میٹر تقریباً تاجکستان سے ہے، اگر ہم دروازے سے روڈ شروع کریں تو سولہ کلو میٹر میں ہم تاجکستان کو چترال کے ساتھ ملادیں گے اور یہ ایک تجارتی راستہ ہو جائے گا جس سے چترال کی اور اس پورے ملاکنڈ کی جو محرومیاں ہیں یہ ختم ہو جائیں گی، یہ بھی میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ اس طرح میں نے، جب باہر سے لوگ آتے تھے کہ یہاں پر دہشت گردی کا خاتمہ کیسے ہوگا؟ اس کو ہم کہتے تھے کہ تعلیم سے، صحت کی سہولت سے اور روزگار سے، تو پھر میں نے بین الاقوامی اداروں کو امادہ کیا کہ آپ فاٹا میں ایک اکنامک زون شروع کریں جو فری زون ہو اور یہاں سے سامان جو ہے وہ کم از کم باہر کی منڈیوں میں جائے تو اس کیلئے بھی، میرے پاس مواد بھی موجود ہے، اگر اس اکنامک زون پر کام شروع کیا جائے تو میرے خیال میں اس سے بہتری آسکتی ہے۔اس طرح اگر آپ دیکھیں تو تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی اور تعلیم جو ہے یہ بنیاد ہے لیکن یہاں پر پراونشل گورنمنٹ نے پرائمری، مڈل، ہائی سکول اور ہائر سیکنڈری کیلئے تو بڑا اچھا ایک Proposal، خدا کرے کہ یہ صحیح ہو، اس کیلئے جو ایلو کیشن ہے وہ کار آمد ہو سکے لیکن یہاں پر بنیاد جو ہے جی وہ اعلیٰ تعلیم کی ہے، جب آپ کالج سے فارغ ہوں گے تو آپ یونیورسٹی جائیں گے۔ابھی ہائر ایجوکیشن کمیشن نے وہاں پر کٹ لگایا اور یونیورسٹیوں کے سات ارب روپے مزید کم کئے پورے ملک کے اور آپ کے صوبے میں پبلک سیکٹر میں پندرہ یونیورسٹیاں ہیں یہاں پر پختونخوا میں، اور نو جو ہیں وہ بالکل نئی یونیورسٹیاں ہیں۔ ان میں کوہاٹ یونیورسٹی ہے، بنوں یونیورسٹی ہے، پشاور میڈیکل یونیورسٹی ہے، پشاور خواتین یونیورسٹی ہے، ملاکنڈ یونیورسٹی ہے اور اس طرح ہزارہ یونیورسٹی ہے اور آج دو نئی بن گئیں، ایک ہے مردان یونیورسٹی، ہمارے بزرگ کے نام پر، ایک ہے سوات اسلامک یونیورسٹی۔ اس پر تو مجھے خوشی بھی ہے اور میں اس اقدام کو سراہتا بھی ہوں کہ صرف مردان یونیورسٹی کیلئے اور سوات یونیورسٹی کیلئے پراونشل گورنمنٹ سے فنڈز دیئے گئے ہیں۔ بہت اچھا کام ہے، ہم نے دینے ہیں لیکن ابھی چونکہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے، بشیر بلور صاحب! آپ سنیں میری تجویز کو، باقی ماننا آپ لوگوں کا کام ہے اور میں عبدالاکبر سے بھی گزارش کرونگا کہ میرے خیال میں حساب کتاب میں آپ ویسے بھی تکڑے ہیں اور حساب کتاب آپ کرواسکتے ہیں، تو آپ کے ذریعے میں اس کو بھی تھوڑا متوجہ کرتا ہوں، بڑی اہم بات ہے، وہ یہ ہے کہ پرائم منسٹر صاحب سے پورے پاکستان کے وائس چانسلرز

نے ایک ملاقات کی اور اس ملاقات میں وزیر اعظم صاحب نے اس کو یقین دہانی کرائی کہ ہم ہائر ایجوکیشن کمیشن کا جو وہاں پر بجٹ ہے، اس میں تیس فیصد اضافہ کریں گے، تیس فیصد اضافے کے بعد اس پر سات ارب کٹ لگایا۔ ابھی این ایف سی کے بعد ہائر ایجوکیشن کمیشن آپ کو دوبارہ اتنی 'اماؤنٹ' نہیں دے گی۔ آپ نے پراونشل گورنمنٹ کے ریسورسز سے ہی ان یونیورسٹیوں کو چلانا ہے، اگر آپ ان یونیورسٹیوں کو فنڈز نہیں دیں گے، دو سال کے بعد اگر ہم زندہ ہیں، آپ کی کوہاٹ یونیورسٹی بند ہو جائے گی، آپ کی بنوں یونیورسٹی بند ہو جائے گی، آپ کی خواتین پشاور یونیورسٹی بند ہو جائے گی، آپ کی مردان یونیورسٹی بند ہو جائے گی، آپ کی ہزارہ یونیورسٹی بند ہو جائے گی اور آپ کی ملاکنڈ یونیورسٹی بند ہو جائے گی۔ میری درخواست ہے کہ صوبائی گورنمنٹ پورے صوبے کے وائس چانسلرز کو بلا کر اور ان کے ساتھ ایک میٹنگ کر لیں اور ان کو سن لیں اور اپنی استطاعت کے مطابق پھر ہر ایک یونیورسٹی کو جتنا بھی آپ دے سکتے ہیں۔ یہ میری تجویز ہے آپ کے سامنے، آپ ان کو بلاتے ہیں یا نہیں بلاتے لیکن ہماری ایک گزارش ہے، ہمارا ایک حق بنتا ہے کہ ہم آپ کے سامنے ایک اپوزیشن کی حیثیت سے اور اس صوبے کے حوالے سے اپنی گزارشات رکھیں۔ ابھی آتے ہیں ملاکنڈ کی آبادکاری پر، ملاکنڈ ڈویژن کی آبادکاری ایک اہم مرحلہ ہے اور آپ یقین جانیئے کہ وہاں پر لوگوں کو جو تکلیف ہوئی ہے، وہ نہ بھولنے والی ہے اور نہ بھول سکتے ہیں پورے لوگ۔ اس میں ہمارے فنانس منسٹر صاحب نے اپنی بجٹ تقریر میں کہا کہ صوبائی حکومت نے 3.2 بلین روپے امدادی سرگرمیوں پر خرچ کئے ہیں لیکن انہوں نے کسی بھی دستاویز میں اس خرچ شدہ رقم کی مدت اور اسکی تفصیل ایوان کے سامنے نہیں بتائی۔ میں چاہونگا کہ پورے ایوان کے سامنے 3.2 بلین کی جو رقم خرچ ہوئی ہے، اس ایوان کو اعتماد میں لیا جائے کہ یہ کس طرح خرچ ہوئی ہے؟ دوسری بات، انہوں نے کہا کہ اس طرح مزید 2.9 بلین خرچ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے، ارادہ ہے، فنڈ کدھر سے ہے، ارادے تو ہمارے بھی ہیں، تبلیغ والے بھی آتے ہیں، ہم اس کو کہتے ہیں کہ ہمارا ارادہ ہے، انشاء اللہ جائیں گے لیکن پھر بعد میں ہم نہیں جاتے، تو شاید یہ اس طرح نہ ہو کہ صرف ارادہ ہو اور اسکی کوئی وہ نہیں ہے۔ بجٹ تقریر میں مزید کہا گیا ہے کہ ایک 1.8 بلین روپے دہشتگردی، قدرتی آفات کے متاثرین پر خرچ کئے گئے ہیں، میں چاہونگا کہ اس کی تفصیل بھی پورے ایوان کے سامنے ہو کہ کہاں پر خرچ ہوئے ہیں اور کس کام پر خرچ ہوئے ہیں؟ ابھی آتے ہیں کہ جو وہاں پر سوات کے لوگوں کا 'نفاذ عدل' کا منصوبہ میں Appreciate کرتا ہوں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ پوسٹیں بھی ہیں، سب کچھ مکمل ہے، ابھی دیر کس کی ہے؟

خدا کیلئے کل سے، پرسوں سے وہ شروع کریں۔ اس کیلئے پیسے بھی رکھے گئے ہیں، پوسٹیں بھی منظور ہوئی ہیں، وہاں پر نفاذ عدل شروع کریں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک گزارش میں اور بھی کرونگا۔ یہاں پر ہم نے دو سرکٹ بنچز بنائی تھیں، ایک سوات کیلئے اور ایک بنوں کیلئے اور وہاں پر گورنر نے، چیف منسٹر نے اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے دونوں Approve کی تھیں۔ اس میں ایک ہی شرط تھی کہ یہ دونوں ہائی کورٹ کی سرکٹ بنچز اس وقت ہم شروع کرینگے جب صوبہ سرحد کے ججوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ آج پریزیڈنٹ نے صوبہ سرحد کے ججوں کی تعداد میں اضافہ کیا ہے اور وہ اضافہ آج آپ کے سامنے ہے۔ خدا کیلئے لکی مروت، بنوں، کرک اور شمالی وزیرستان کے لوگوں کو مجبور نہ کریں کیونکہ وہ بچارے سارے ڈی آئی خان آتے ہیں، سرکٹ بنچ کیلئے پشاور آتے ہیں۔ ابھی وہ جو سارے قوانین بھی پورے ہیں، میں گزارش کرونگا کہ وہاں پر جب لوگ روڈوں پر نکلیں گے کہ ہماری سرکٹ بنچ پر ابھی کام شروع ہو، بنوں کی سرکٹ بنچ پر بھی، میں صوبائی گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ ساری جو اس کیلئے ضرورتیں تھیں وہ مکمل ہیں، ابھی بنوں میں سرکٹ بنچ شروع کریں کہ بنوں کے لوگ پشاور نہ آئیں، کرک کے لوگ پشاور نہ آئیں، لکی مروت کے لوگ پشاور نہ آئیں اور وہاں پر شمالی وزیرستان کے لوگ اپیل کیلئے پشاور اور یہاں پر نہ آئیں، تو یہ بھی میں آپ کے سامنے ایک گزارش کرتا ہوں۔ ایک اور بات جی، یہ این ایف سی کا ایوارڈ ہوا، اٹھارھویں ترمیم پاس ہوئی، صدر صاحب کو بھی ہم نے صوبائی اسمبلی سے ووٹ دیئے، دوسری بار تو ہم نے پھر نہیں دیئے، پہلی بار (دیئے)، ابھی ممبران اسمبلی ہیں کہ وہ بجلی کے منافع کیلئے جب لڑتے ہیں یا وہ این ایف سی کیلئے لڑتے ہیں، مجھے تو بڑی امید تھی کہ اس بار 294 ارب روپے ہیں تو کم از کم ان معزز ممبران کی ایک ہی عزت ہے کہ وہ جب اپنے حلقے میں جاتے ہیں تو کہیں پر نالی کا اعلان کرتے ہیں، کہیں پر پل کا اعلان کرتے ہیں، کہیں پر لیٹرین کا اعلان کرتے ہیں تو کم از کم یہ پیسے میری نظر میں یہ تھے کہ اس بار چار کروڑ تو ضرور صوبائی اسمبلی کے ممبران کے پیسے ہونگے (تالیاں) جو آپ دے رہے ہیں لیکن میں نے جب دیکھا تو وہی پیسے ہیں جو صوبائی اسمبلی کے ممبران بچاروں کے پہلے تھے، ایک کروڑ اور کچھ سپیشل پیکیج بھی تھا، اس کیلئے پھر مہنگائی آپ دیکھیں، تو میری گزارش ہے کہ ممبران اسمبلی، چونکہ میں اپوزیشن سے تعلق رکھتا ہوں، کے پیسوں میں اضافہ کریں، باقی آپ مانتے ہیں یا نہیں مانتے۔ ایک وقت تھا بشیر بلور صاحب کو یاد ہوگا، عبدالاکبر خان کو بھی یاد ہوگا، جب پچاس لاکھ روپے تھے، جب میرے پاس آگئے تو میں نے ایک کروڑ کر دیئے ان کی گزارشات پر، (تالیاں) ایک وقت یہ بھی تھا، ابھی میں

سامنے رکھ رہا ہوں پورے اسمبلی کیلئے۔ ابھی یہ ہے کہ ہم نے، میرے خیال میں سب سے زیادہ 'اماؤنٹ' جو ملاکنڈ کیلئے مفروضے پر رکھی گئی ہے، میں اسکی ذرا تفصیل آپ کے سامنے رکھونگا کہ نو ارب روپے سے چھیاسی ارب روپے، جو تخمینہ لگایا گیا ہے ملاکنڈ کیلئے وہ چھیاسی ارب روپے، صوبائی گورنمنٹ نے ایک روپیہ بھی نہیں رکھا ہے، وہ مرکز اور باہر ڈونرز کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ ابھی اگر آپ دیکھیں تو ڈونرز ہمیں کس طرح امداد دینگے، جب ہماری یہاں پر رپورٹ اس طرح آتی ہے، 'ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل' کی جو موجودہ رپورٹ آئی ہے اس پر ابھی پوری دنیا اور میڈیا بات کر رہی ہے، ابھی ایک اور خط جو ایک انتہائی عجیب ساخط ہے وہ نشر ہوا ہے اور وہ خط کیری نے لکھا ہے، 'لوگر' بل کے حوالے سے، وہ ہالبروک ہے یا کیا نام ہے اس کا دوسرا؟ اس کو لکھا ہے کیری نے اور کانگرس میں یہ خط بھی گیا ہے اور پاکستان کے اخبارات کی زینت بھی بن چکا ہے کہ اگر یہ امداد ہم پاکستان کو دیں گے تو یہ وہاں پر جو حکمران ہیں، ان کی جیبوں میں جانے والی ہے اس پہ نظر ثانی کریں۔ یہ خط اخبارات کی زینت ہے، خط بھی ہے اور لکھا بھی گیا ہے، میں اس لئے نہیں کیونکہ ایک تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک نیا نام دیا جس پہ میں سب ممبران اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، پختونخواہ، (تالیاں، مداخلت) اچھا ٹھیک ہے جی۔ پختونخواہ، اب میں نے، پختونخوا کے ساتھ، میں نے بھی بذات خود، مجھ میں بھی ہزار کمی ہوں گی، میں بھی انسان ہوں، ہم سب انسان ہیں، ہم میں سے کوئی بھی فرشتہ نہیں ہے لیکن اس نئی شناخت کے ساتھ جو پختونوں کا ایک نام ہے، اس کی ساتھ ہم عہد کریں کہ ماضی کو ہم بھولیں اور آج سے اس بجٹ میں دیانت داری کے ساتھ، ایمانداری کے ساتھ، فرض شناسی کے ساتھ اور ایک اچھی حکمرانی کے ساتھ آغاز کرلیں، ماضی کو ہم بھول جائیں اور آگے آئیں۔ میں تو آخر میں ایک شعر کے ساتھ کہ 'ہماری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں'۔ آخر میں میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں نے جو بات کی ہے نیک نیتی سے کی ہے، میں نے کسی کی دل آزاری کیلئے نہیں کی ہے۔ اخلاقی طور پہ جو میرا ایک فرض بنتا ہے، اس صوبے کے حوالے سے میں نے آپ کے سامنے کچھ اپنی گزارشات رکھیں، میں پورے ادب سے معذرت خواہ بھی ہوں، اگر میری کوئی بات کسی کو اچھی نہیں لگی ہو لیکن میں نے ساری باتیں صرف اصلاح اور ایک نکتہ جو میرے ذہن میں تھا، آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ میں دوبارہ سپیکر صاحب! آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس پورے معزز ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نوازش جی۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر، آپ نے مجھے اظہار خیال کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب! آپ کی وساطت سے سارے ہاؤس سے کہتا ہوں کہ بجٹ تک محدود رکھیں اور اپنے ٹائم کا بھی خیال رکھیں۔ میرے معزز اپوزیشن لیڈر نے پورا ایک گھنٹہ لیا، اسی طریقے سے آپ لوگ پورا خیال رکھیں، یہ کمی آپ پورا کریں گے۔ تھینک یو جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: تھینک یو جناب سپیکر۔ مجھے معلوم ہے، احساس بھی ہے اور آپکے بڑے پن کا بھی احساس ہے، آپ جیسے، آپ کو اللہ تعالیٰ نے جان و جسم، شکل و صورت دی ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دل بھی بڑا دیا ہے۔ آپ ہمیں برداشت کریں گے، اس کا مجھے انشاءاللہ احساس ہے۔ جناب سپیکر، میں مشکور ہوں اپوزیشن لیڈر کا کہ دو ڈھائی سال، پونے دو سال، سوا دو سال میں کم از کم ایک دفعہ اس نے اپوزیشن لیڈر ہونے کا حق ادا کیا، میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی انہوں نے میرے ہزارے والوں کی درد کو محسوس کیا اور میرے نالج میں بھی اضافہ کیا۔ میرا خیال تھا کہ پختونستان اے این پی کا نام ہے، مجھے آج پتہ چلا کہ پختونستان جمیعت کا نام تھا، اس کا نام پختونخوا تھا، بہر حال انہوں نے جو ہزارے کی بات کی کہ اس دن بھی میرے بھائی نے بات کی ہے، کوئی کنفیوژن میں بات ہو جاتی ہے، سمجھ نہیں آتی تو میں اس پر نہیں جاؤں گا لیکن یہ ہزارے کا جو مسئلہ ہے، وہ مسئلہ اس وقت انہیں پتہ تھا، ہر ایک کو پتہ تھا، لوگ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے تھے، جب پاس ہوا اس وقت بھی ہزارے کے لوگ تھے، اسمبلی میں اس وقت بھی یہ چیز پاس ہوئی اور اس کے بعد پھر بعد بھی ان کو پتہ تھا لیکن جو پاس ہوا وہ پختونخوا پاس ہوا تھا۔ ٹھیک ہے وہ گیا۔۔۔۔۔

سید عاقل شاہ (وزیر ثقافت): جناب سپیکر، بجٹ پر بولیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: میں نے پرسنل، عاقل شاہ صاحب! آپ ذرا، میں سپیکر صاحب سے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (سید عاقل شاہ، وزیر ثقافت سے) جناب! وہ Personal explanation دے رہے ہیں، آپ چپ کر کے بیٹھیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: (سید عاقل شاہ، وزیر ثقافت سے) اس کے بعد، ابھی آپ لیٹ آئے ہیں، آپ کو پتہ نہیں کہ موضوع کیا چل رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دس منٹ ہیں، جس چیز پر بولنا چاہتے ہیں بول لیں، بس پھر میں 'آف' کرونگا۔

وزیرِثقافت: جناب سپیکر، بجٹ خو پاس شوے نہ دے ،بجٹ پر بات کریں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اس پر جو بات ہوئی، وہ ایسا ہے کہ آئینی ترمیم جو تھی وہ چل رہی تھی، 1973 کے آئین پر تھی، اس میں پختونخوا کی جو بات ہے، وہ دو پارٹیوں کے ذمے کر دی پریزیڈنٹ نے اور وزیر اعظم نے اور اس میں جو دو پارٹیاں تھیں، اس میں ایک پارٹی جو تھی ہماری مسلم لیگ (ن) اس پر راضی نہیں تھی اس پر، جو ٹھیک تھی، ہمارے ہزارہ کے لوگ خوش تھے کہ کم از کم دو دفعہ یہ میاں صاحب ہمارے ہزارہ سے الیکٹ ہوئے ہیں اور پرائم منسٹر بنے ہیں تو یہ اپنا حق ادا کریں گے، ہزارہ قوم کا اور خواہ مخواہ ہزارہ کو ساتھ لائیں گے۔ اب اس میں جب 'امنڈمنٹ' آرہی تھی، پختونخواہ چلا جاتا، ہم کہتے ہیں کہ ہماری بے بسی تھی، ہم کمزور ہو گئے پختونخوا ٹھیک ہے، اے این پی کا منشور تھا اور انہیں مبارک، وہ ہو گیا لیکن جب اس میں ایک 'امنڈمنٹ' آ گئی تو اس میں تعصبیت اور لسانیت کو اٹھانا تھا، اس میں ہزارہ جو One forth تھا پورے صوبے کا اور جس کے سارے وسائل صوبے میں ہیں اور میں ان کو اس لئے نہیں گننا چاہتا کہ میں اس کو اتنا Highlight اس لئے نہیں کروں گا کہ آپ سب اس سے باخبر ہیں، ہزارہ کے سارے وسائل سب سے زیادہ ہیں اور وہ خود کفیل ڈویژن ہے۔ تو اس میں جناب سپیکر، اس طرح ہوا کہ وہ جو ہمارے اس وقت آنریبل ممبر جو آئینی کمیٹی کے ممبر تھے، وہ ہمارے چہیتے ہیں، وہ ہزارہ کے باسی ہیں، لوگ انہیں پسند کرتے ہیں، وہ اتنے خوش قسمت شخص ہیں کہ At a time وہ سینیٹر بھی تھے، وہ قومی اسمبلی کے ممبر بھی تھے اور وہ صوبائی اسمبلی کے ممبر بھی تھے اور پاکستان کی تاریخ میں یہ بات کسی اور کے ساتھ نہیں ہے، اس کو اللہ نے اتنی عزت دی ہے، سردار مہتاب صاحب کی میں بات کر رہا ہوں، قوم کا جو گلہ تھا، اس پر کسی کو تکلیف نہیں ہونی چاہیئے، اس پر کسی نے طنز نہیں کیا، انہوں نے اپنے آدمی سے جو اتنا عقل مند اور اتنا بڑا آدمی تھا کہ اس نے تخت لاہور کے شہنشاہ کی بات میں آکر کیوں 'یو ٹرن' لیا اور اگر اس آئینی کمیٹی میں وہ بیٹھا ہوا تھا تو جب 'امنڈمنٹ' پختونخوا کے ساتھ آ گئی تو اس میں فائنل ایک درہ کی بجائے ہزارہ کا نام رکھنا چاہیئے تھا۔ اس پر قوم نے اپنے لیڈر کے فیصلے کے خلاف احتجاج کیا، اس پر جب قوم نے احتجاج کیا تو اس میں غلط قسم کے لوگ تھے وہ اس کو غلط طریقے پر لے گئے اور اس میں پھر احتجاج بارہ دن تک بڑے پر امن طریقے سے چل رہا تھا، اس میں کچھ زیادتی نہیں ہوئی لیکن اسمیں پلان کر کے، 'پری پلان' کر کے پولیس کو اسمیں بھیجا گیا اور اس نے نہتے لوگوں پر گولیاں چلائیں۔ اس میں سات موقع پر شہید ہو گئے، دو سو سے زیادہ زخمی، 28 تاریخ کو جب آپ نے ان دو سو زخمیوں کی بات کی تو آپ

نے بڑی حیرت کا دعویٰ کیا کہ مجھے تو پتہ بھی نہیں ہے۔ دیکھیں یہ میری گورنمنٹ، میں اس کا ممبر ہوں، جس کے ساتھ میں بیٹھتا ہوں، یہ جرگہ جس کی ہر بات ہم نے مانی اور اس کو یہ احساس نہیں کہ میں اسمبلی کا ممبر ہوں یا میرے ساتھ دوسرے بیس ممبرز ہیں، ان کا ایک علیحدہ ڈویژن ہے، وہاں کیا ہو رہا ہے؟ کسی نے پوچھا تک نہیں ہے، نہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی گیا ہے اور نہ کسی اور طرف سے کوئی گیا اور نہ کسی نے کوئی بات کی۔ اس میں 12 اکتوبر کی جو بات ہوئی، اس میں بے پناہ جانیں شہید کی گئیں، لوگ زخمی کیے گئے اور اس میں جو بڑا ظلم ہوا ہے کہ اس کے بعد جو جوڈیشل کمیٹی کے تحت، جو آپ نے دی ہے، پندرہ سو گولی مارنے والا بھی برابر ہے اور جس میں ایک شہید ہوا ہے، وہ بھی برابر ہے، اس میں ایڈمنسٹریشن بھی ہے، اس میں سارے سیاستدان بھی ہیں، اس میں پارٹیاں بھی ہیں، مجھے سمجھ نہیں آتی جناب سپیکر کہ یہ انصاف کہاں سے ملے گا، کون دے گا ہمیں انصاف؟ دیکھیں میرے بھائی مالاکنڈ والے جواب لٹے پٹے ہیں، جہاں دہشت گردی ہوئی اور جو لٹے پٹے ہیں، اب یہ چاہتے ہیں کہ اب کوئی گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ ہزارہ ڈویژن جو کہ پرامن خطہ تھا، وہ بھی اس طرح سے ہو جائے، آگے اس کے، کل آپ اخباریں دیکھے ہونگے، میڈیا دیکھا ہو گا کہ کل کتنے، ہزاروں کی تعداد میں آپ کے پاس اسمبلی میں (لوگ) موجود ہوں گے، میں ان لوگوں کا ممبر ہوں، میں نے یہاں پر بھی ان لوگوں کا کام کرنا ہے اس اسمبلی کا، تو وہ دیکھیں وہاں کتنے لوگ جمع تھے؟ ان کا احتجاج تھا، آیا وہ ایسے ہی لٹتے رہیں گے، اس میں کونسی غلطی انہوں نے کی ہے، پاکستان بنتے وقت ان سے کیا غلطی ہوئی، اس لئے کہ انہوں نے صوبہ سرحد کو پاکستان کا حصہ بنایا سو فیصد ووٹ دے کر؟ اس میں میرے بھائی نے کوئی بات کی کہ میں کرتا ہوں کہ اس میں اپنی ذاتی باتوں کیلئے کروں گا۔ میرے بھائی! ہر ایک کا اپنا پیشہ ہے، کوئی وکیل ہے، کوئی دوکاندار ہے، کوئی کنٹریکٹر ہے، کسی کی فرم ہے، یہ کوئی بات تو نہیں ہے، رزق حلال ہر کوئی کما سکتا ہے، ہر کوئی کر سکتا تو یہ میرٹ پر باتیں ہوتی ہیں۔ اگر کوئی بڑی فرم ہے تو وہ ریٹ دیتی ہے اگر اس کا Lowest ہو بھی تو اس کو کہاں ملے گا مجھے بتائیں؟ یہ گورنمنٹ Sitting Government، میرے صابر شاہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ منسٹر رہے ہیں، میں ان کا کنٹریکٹر رہا ہوں، میری بڑی فرم تھی، میں نے ان کی کتنی منتیں کی ہیں کہ مجھے کام دے دو؟ میرے سردار مہتاب صاحب تھے، میں نے ان کے علاقے میں دس دس، بیس بیس کلومیٹر روڈز کی ہیں، اس وقت میں خود فرم کو ہیڈ کرتا تھا، ان کی میں نے منتیں کیں۔ درانی صاحب اٹھ گئے ہیں ان سے پوچھیں، یہ باہر چل رہے ہیں، ان کو میں نے کب کہا تھا، یہ بشیر بلور صاحب ہیں جن کی یہاں پہ جو

گورنمنٹ ہے، اس وقت آپ کو میں نے کیا کہا ہے اور میں نے کب ہوتی صاحب کو کہا ہے کہ آپ مجھے ٹھیکے دے دیں؟ میرے بھائیو! میں اس وقت نہیں تھا اور میرے بھائی سے ایک بات Slip ہو گئی، میں اس پر اس کو یہ نہیں کہہ رہا ہوں، ٹھیک ہے اس کا اپنا ضمیر، جیسے وہ کہتا ہے لیکن یہ کام کرنا کرپشن ہے، رزق حلال کمانا، یہ سب میرے ساتھ ساتھ بیٹھے ہیں، ان کی فرمز نہیں ہیں، میرے خاندان کی فرمز ہیں تو میں گنہگار ہو گیا ہوں؟ زلزلے میں درانی صاحب نے بلور صاحب کے سامنے یہاں کہا تھا کہ میں دیکھوں گا کہ 2005 کے زلزلے میں بڑی فرموں کے کتنے کام فیل ہوتے ہیں؟ تو میں نے Voluntarily کہا تھا کہ اگر میرا کوئی کام، میری فرم کا فیل ہو گیا تو وہ ہم Voluntarily خود کریں گے۔ خدا کا شکر ہے کہ میری ایک اینٹ بھی 2005 کے زلزلے میں نہ کسی برج، نہ کسی روڈ، نہ کسی بلڈنگ میں ہلی ہے اور وہ بالکل اس کے ساتھ یہ ہے۔ اس کے بعد اختر نواز خان جو شہید ہو گئے ہیں، اختر نواز خان شہید ہوئے ہیں، ان کے بڑے کام تھے، اس پر جب درانی صاحب گئے تو انہوں نے واپس آ کر اس ہاؤس میں 'آن دی فلور' مجھے Appreciate کیا کہ آپ نے اتنا اچھا کام کیا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بیٹھیں لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> میں بات کر دوں، آپ اگر ہزارہ قوم کی درد کو محسوس نہیں کریں گے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ لوگ خود چاہیں گے، گورنمنٹ خود چاہے گی کہ اس طرح سے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لودھی صاحب! بس یہ کافی ہے، آج بجٹ پہ ایک دو لفظ بولیں، آپ پارٹی کے لیڈر ہیں، ہم آپ کی بات سننا چاہتے ہیں بجٹ پہ۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> میں اس کا بھی آپ کو بتاتا ہوں۔۔۔۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> جناب سپیکر صاحب، زه نور څه نه وايم، زه وايم چه لږ صفا صفا د وائی، والله که پے پوهه شو چه دے څه وائی؟ بیا به ورله جواب هم ورکول وی۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر:</u> جی، لودھی صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دے خبرہ کوی نو دے د خدائے پوھہ کړی۔

حاجی قلندر خان لودھی: اب یہ، اس کے بعد میں بیٹھوں گا جی۔ تین مہینے سے، میں ڈھائی تین مہینے سے ہزارہ قوم کے ساتھ ہوں، میں ہزارہ وال ہوں مجھے اس پر فخر ہے۔ مجھے اپنی قوم کیلئے سیٹ چھوڑنی پڑی، مجھے اپنی قوم کیلئے اپنی جان دینی پڑی، مجھے جو بھی قربانی دینی پڑی، اس پر مجھے فخر ہوگا۔ مجھے اس میں کوئی قباحت نہیں کہ میں اس میں یہ بات کروں کہ مجھے بھی اس میں کوئی ڈر نہیں ہے اور میں عمر کے اس حصے میں ہوں کہ مجھے کوئی زیادہ لالچ بھی نہیں ہے، کسی بھی آدمی کو یہ بات سمجھنا چاہیئے اور یہ اے ڈی پی اگر اٹھا کے دیکھیں تو جس شخص نے، جس بھائی نے میرے متعلق بات کی، اس اے ڈی پی میں اگر کسی کا کوئی ایک کلومیٹر بھی نہیں ہے، اس کو پانچ کلومیٹر مل گئے ہیں، شاید اس کا یہ خیال ہو کہ اس طرح سے وہ ہزارہ تحریک کو 'کاؤنٹر' کرے گا؟ وہ چونکہ ہزارہ کا سپوت ہے، وہ بھی ہزارہ کا ہے، اسے پانچ کلومیٹر اس اے ڈی پی میں دیئے گئے ہیں اور بالکل پی ایف 48 میں سر، عباسی صاحب کے حلقے میں اس کے پانچ کلومیٹر ہیں، کسی اور آدمی کو نہیں ملے لیکن اگر اس کو پچاس کلومیٹر بھی دے دیں، اگر جاوید عباسی صاحب کو پچاس کلومیٹر بھی دیتے تو پھر بھی وہ ہزارہ وال ہے، وہ ہزارہ قوم کے ساتھ ہے، وہ ہزارہ قوم کے Cause کو انشاء اللہ Pursue کرے گا، وہ کبھی اس پر نہیں آئے گا۔ اس دفعہ کسی کا کوئی بھی نہیں ہے، منسٹر صاحب آپ کا بھی نہیں ہے، اگرچہ جاوید عباسی صاحب کو پانچ کلومیٹر انعام ملا ہے لیکن وہ کبھی کاؤنٹر نہیں کرے گا، وہ ہزارہ کے Cause کو کاؤنٹر نہیں کرے گا اور میرے سارے ہزارہ بھائیوں سے یہ اپیل ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب! بجٹ کے بعد بہت موقعے آئیں گے، آپ دل کی بھڑاس نکال دیں گے، ابھی بجٹ پہ ایک دو لفظ بولیں تاکہ آپ پارٹی کا حق ادا کریں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے برداشت کیا۔ میں بجٹ کے بارے میں یہ کہوں گا کہ 2008-09 کا بجٹ پیش ہوا تو اس وقت چونکہ گورنمنٹ کے چند مہینے گزرے تھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز ذرا 'سیریس' ہو جائیں، اس طرف۔

حاجی قلندر خان لودھی: چند مہینے گزرے تھے اور اس وقت بلاک ایلوکیشن تھی، بلاک ایلوکیشن لائی گئی، اس وقت گورنمنٹ کے پاس ٹائم نہیں تھا اور یہ کہا گیا تھا کہ چونکہ گورنمنٹ کے پاس ٹائم نہیں ہے اس لئے اس کو ہم نے برداشت کیا لیکن اس 'کمٹمنٹ' کے ساتھ کہ آئندہ جو بجٹ آئے گا، اس کو پی ایف

وائزان کے مشورے سے، ایم پی ایز کے مشورے سے Need basis پر انکو ڈویلپمنٹل سکیمیں، لیکن ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ 09-2008 کا جو بجٹ آیا، اس وقت بھی ہمارے حالات ایسے تھے کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تھا، Insurgency تھی، جنگ کے حالات میں تھے، اس وقت ہم نے گورنمنٹ پر کلیئر ہی نہیں کیا کہ ایسی بات نہیں تھی۔ جب ہم نے بجٹ سیشن سات دن میں ختم کر دیا تو اس وقت ہمارے حالات ایسے نہیں تھے کہ کسی مشاورت میں بیٹھتے، اس وقت بھی ہم بلاک ایلوکیشن پر چلے، اس پر ہم خاموش ہو گئے، جس سے پہلے مجلس عمل کی گورنمنٹ میں عبدالاکبر خان اور بشیر بلور صاحب چھیڑتے تھے کہ یہ جو بلاک ایلوکیشن ہے، یہ سیاسی شکنجہ ہے ایم پی ایز کے گلے میں، سیاسی شکنجہ ہے، تو ہمارا خیال تھا کہ اب انکی اپنی گورنمنٹ ہے تو اس سیاسی شکنجے سے ہمیں نجات دیں گے اور اس کیلئے ہمیں Need basis پر دیں گے لیکن وہ بات گزر گئی، اب جناب سپیکر، آئی ڈی پیز کا مسئلہ بھی تھا، چلیں اس ایشو کو بھی Ignore کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے بعد جناب سپیکر، میرے خیال میں وزیر خزانہ نے جو بات کی ہے اس کی میں Repetition تھوڑی سی اس لئے کہ انہوں نے کہا کہ ہمارے عوامی نمائندے، اگر یہ بات نہ بھی لکھتے کہ ان کو تین دفعہ جرگہ میں، چونکہ ہم بھی اپنا جرگہ مانتے ہیں، ہمیں آپ نے بلایا نہیں تو عوامی نمائندوں کا اگر نام نہ لکھ لیتے تو اس میں کیا حرج تھی؟ اس میں لکھنے والے کی غلطی ہے کہ اس میں یہ نہیں ہونا چاہیئے، کوئی سیمینار وغیرہ نہیں بلایا گیا، کسی سے کوئی مشورہ نہیں لیا گیا اور یہی سمجھا جاتا ہے کہ جس کی گورنمنٹ ہوتی ہے وہی عقلمند ہوتا ہے، وہی سمجھدار ہوتا ہے، وہی ہمدرد ہوتا ہے، وہی اچھا سوچتا ہے، اس لئے اپوزیشن کی ضرورت بھی محسوس نہیں سمجھی گئی اور اس کے ساتھ ہی صاف پینے کے پانی کیلئے لیبارٹری کی بات کی ہے، یہ بڑا اچھا اقدام ہے گورنمنٹ کا، چونکہ اس سے بڑے بکٹیریا آ رہے ہیں، اس پانی میں بڑی گندگی جاتی ہے، اس کیلئے لیبارٹری بہت اچھا اقدام ہے اور اسکو Increase کیا جائے اور اس طرح ان لائنوں میں، جو بوسیدہ پائپ ہیں، جیسے اب ہماری نتیا گلی کا پانی ہے، اگر کوئی انکے پائپس کو ذرا چھیڑیں تو گلی والا پائپ میں پانی کی جگہ خون نظر آتا ہے، تو اس لئے اس کی لائن جو ہے وہ تو بہت بڑی لائن ہے لیکن ہر جگہ کی لائن کو تبدیل کرنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی جناب سپیکر، میں بات کرونگا یہ مفت مصنوعی اعضاء کی، یہ بھی غریبوں کے ساتھ ایک بڑی امداد ہے، وہ بے چارے بڑی بے بسی کی زندگی گزار رہے تھے، ان کیلئے آپ نے جو کیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ میری یہ ریکویسٹ ہو گی وزیر خزانہ سے کہ ایک تو وہ اعضاء فراہم کیے جائیں لیکن ساتھ ساتھ وہ جو روزگار کر رہے تھے، اس روزگار کا بھی بندوبست کیا جائے تاکہ وہ پھر اپاہج نہ رہ

جائیں۔اس کے ساتھ جناب سپیکر، جو سب سے بڑی Important بات میں کرونگا وہ یہ ہے کہ سی وی ٹی جناب سپیکر، یہ کیپٹل ویلیو ٹیکس جو تھا ہمارے اوپر نوٹیفکیشن کے ذریعے لاگو کیا گیا۔ پچھلے دنوں صوبے میں بڑا شور ہوا،اس میں یہ ہے کہ اس کا جو طریقہ ہے، یہ عجیب سا بنایا گیا۔اس نوٹیفکیشن میں یہ تھا کہ یہ چار پرسنٹ اس پر ہے لیکن اس سرمایے پر، جو Cost ہے، جس لینڈ پر Force کیا جاتا ہے،وہ سو روپیہ Per square metre یا پر Per square gaz ،تو اس میں یہ آگیا کہ ایک ایک 'سکوائر گز' پر اگر سو روپے لگ جائیں تو وہ ایک کنال پر ساٹھ ہزار پانچ سو روپے ٹیکس بن جاتا ہے اور میرا علاقہ ایسا ہے، یونین کونسل ترلائی ہے، وہاں زمین کی قیمت ہی پانچ ہزار ہے تو وہاں اگر ایک آدمی پانچ ہزار کنال زمین خریدے گا تو وہ سیڑیوں میں واقع دس کلومیٹر میں آتا ہے، اس کو ساٹھ ہزار پانچ سو روپے اضافی دینے پڑیں گے۔اس میں وزیر خزانہ صاحب کی تقریر میں نے سنی اور اس میں لکھا ہوا بھی ہے کہ ہم اس کو پرانی پوزیشن پر لائیں گے،اگر یہ لاتے ہیں،اس میں صرف چار پرسنٹ اس پر رکھیں گے جو کہ 'ویلیو' ہے، جس پر اس کی رجسٹری ہوتی ہے یا اس کا انتقال ہوتا ہے، اس پر یہ چار پرسنٹ کسی کو نہیں ہوگا لیکن اگر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> سب معزز اراکین سے گزارش ہے، محمود زیب خان!آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔نگہت بی بی!آپ اپنی سیٹ پر آجائیں، یہ آپ کے پارلیمانی لیڈر بول رہے ہیں اور یہ ہزارہ پر میں نے اس لئے ان کو بولنے دیا کہ ادھر سڑکوں کی بجائے ادھر یہ 'پراپر فورم' ہے تو ادھر اس کو اس لئے اجازت دی۔ابھی وہ بجٹ پر بول رہے ہیں تو ان کو Kindly سن لیں اور اچھی تجاویز پیش کریں۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر، کل جو بجٹ پنجاب میں پیش ہوا، اس میں سی وی ٹی کا ٹیکس، یہ کیپٹل ویلیو ٹیکس جو ہے کیونکہ اب صوبے خود مختار ہیں، میرا بھی خیال تھا کہ اب ہمارا۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو لږ 'سیریس' واورئ، تاسو کښینئ او شاه صاحب! بی بی له لاره ورکړه جی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر!اب یہ سی وی ٹی ٹیکس جو ہے، چونکہ اب صوبے خود مختار ہو گئے ہیں تو اس لئے اس بات کو ماننا ہے، جو مرکز کا نوٹیفکیشن ہے۔اب پنجاب والوں نے Four percent کی بجائے Two percent کر دیا۔کل انہوں نے اپنا بجٹ پیش کیا ہے،اس میں سی وی ٹی جو ہے وہ Two

percent کر لیا ہے۔ میرا تو غریب صوبہ ہے اور اس میں دہشت گردی بھی ہے، اس میں ہر قسم کے لوگ غریب ہیں تو اس کو اگر Two percent کیا جائے تو یہ بہتر ہوگا کیونکہ ایک بڑے صوبے نے اس پر عمل درآمد اس طرح کر دیا ہے۔ اس کے بعد جناب سپیکر، یہ ٹھیک ہے کہ جو پچاس پرسنٹ بڑھی ہیں، ہم اس پر گورنمنٹ کو Appreciate کرتے ہیں کیونکہ مرکز نے جب اناؤنس کیا تو اچھے اچھے لیڈروں نے ادھر سر مارے کہ یہ ہم کیسے دیں گے؟ لیکن میرے صوبے نے اس پر کوئی بات نہیں کی، اپنی غربت کو نہیں دیکھا، اپنے حالات کو نہیں دیکھا، من وعن تنخواہوں کو پچاس فیصد بڑھا دیا لیکن اس میں جو بات ہے، وہ یہ ہے کہ یہ جو پچاس فیصد 2005 میں بڑھیں وہ بھی ایڈہاک 'بیس' پر، 2009 میں بڑھیں وہ بھی ایڈہاک 'بیس' پر، اب 2010 میں یہ بھی ایڈہاک 'بیس' پر، اب تلوار لٹکی ہوئی ہے ملازمین کے سر پر کہ یہ پیسے گورنمنٹ کسی وقت بھی واپس کر سکتی ہے۔ اس کو ریگولرائز کیا جائے کیونکہ جو لوگ پینشن پر چلے جائیں گے تو ان کو کیا فائدہ ہوگا؟ آج ایک آدمی پینشن پر چلا جاتا ہے تو وہ اس سے محروم رہ گیا اس لئے اسکو ریگولرائز کیا جائے، چیز وہی رہے لیکن اس کو Permanent کیا جائے اور اس کے ساتھ جو پولیس کی بات ہے تو ٹھیک ہے، آپ نے پولیس کی تنخواہیں بڑھائی ہیں لیکن سب سے قیمتی چیز انسان کی جان ہے، جو آدمی ہر وقت جان ہتھیلی پر رکھ کر کھڑا ہے تو اس کے ساتھ یہ حساب کتاب کرنا مناسب نہیں ہوگا، اس لئے اس پچاس پرسنٹ میں پولیس کو بھی شامل کیا جائے کیونکہ وہ اپنی جان کا نذرانہ ہر وقت پیش کر رہی ہے۔ جناب سپیکر، اس کے بعد یہ جو غربت کیلئے آپ نے دو ارب روپے 'ایڈ' رکھی ہے، یہ باچاخان خپل روزگار سکیم جو ہے، اس کی میں نے ابھی تصحیح بھی کرائی ہے کہ 'خپل روزگار سکیم' تو اس کیلئے بھی آپ نے ایک ارب روپے رکھے ہیں جس میں تین پرسنٹ خواتین کیلئے ہیں، یہ اچھی سوچ ہے، اچھی بات ہے لیکن اس کو صاف شفاف کیسے کیا جائے گا؟ یہ ایسا نہ ہو کہ یہ سیاسی بنیادوں پر دے دیں، پھر اس سے کچھ نہیں ہوگا۔ تو اس کو Need basis پر دیا جائے اور ان لوگوں کو دیا جائے جو لوگ اس کے اہل ہیں، جو ان کو دے کر ایسا نہ ہو کہ وہ قرضہ لے کر کوئی موٹر خرید لے اور کل اس کے پاس موٹر کیلئے پٹرول بھی نہ ہو تو پھر وہ اس کیلئے بے کار ہو جائے گا۔ وہ کوئی کھو کھا لگائے، وہ کچھ کام کرے اس کو دیا جائے۔ میری یہ تجویز ہوگی جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلاؤنگا، پچھلی دفعہ گورنمنٹ نے ایک Incentive دی 'ہارڈ سٹیشن' میں اور اس میں اس سے پہلے Incentive نام کی چیز چل رہی تھی، ملازمین کو دینا چاہ رہی تھی اور وہ جو Incentive ہے، وہ اس پر نہیں، انکو تو ہزار روپے دیئے جاتے ہیں جبکہ انکو وہی 125

روپے دیئے جاتے ہیں۔ انکا تو یہ تھا کہ Incentive ہارڈ ایریا پر دی جاتی ہے اور یو اے جو Unattractive Areas، وہی ایریاز ہیں جو سخت ایریاز ہیں، جہاں پر لوگ جاتے نہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میاں نثار گل صاحب۔ فنانس منسٹر صاحب! آپ کیلئے میرے معزز رکن بول رہے ہیں۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر، یہ Incentive اس ایریا کیلئے دیں گے، ایک چیز ہے کہ جو وہ ہارڈ ایریاز پر دی جاتی ہے اور جن لوگوں کو 1980 سے Incentive دی جاتی تھی اگر انکو اب وہی 125 روپے آج اس مہنگائی کے دور میں دے دیں اور اسکو آپ ہزار روپے نہیں دیں گے اور آج وہ لوگ ہیں اسی ایریا کے اسکا نام آپ نے چینج کر دیا، Unattractive Area کر دیا اور ہارڈ ایریا اسکا نام تھا تو اسمیں کوئی Technical mistake ہے جو کہ فنانس کا ہے، اسمیں تصحیح کی جائے کیونکہ لوگوں میں بڑی بے چینی پائی جاتی ہے اور وہ لوگ بڑے پریشان ہیں۔ جناب سپیکر! بجٹ تقریر میں یہ بتایا گیا ہے کہ 27419 سکولز کے تعلیمی معیار کو بہتر کیا جائے گا، یہ اچھی بات ہے اسکو بہتر ہونا چاہیئے۔ ہمارے پرائیویٹ سکولز ہیں، آج رزلٹس ان پرائیویٹ سکولوں کے نکلے ہیں، میں اگر کوئی بات کرونگا تو پھر کوئی کہے گا کہ اس کے ہاں سکولز بھی ہیں، تو میرے سکول کے چالیس پرسنٹ لڑکے سب اے پلس اور اے گریڈ میں پاس ہوئے ہیں، پرائیویٹ سکول ہے تو کیوں نہیں؟ یہاں پر ہمارے ٹرینڈ ٹیچرز ہیں، ان سکولوں میں ہمارے استاد ہیں، اتنی تنخواہیں ہوتی ہیں، ساتھ فراحت بھی ہے تو وہ کیوں اچھی تعلیم نہیں دے سکتے؟ ہمارے ہائی سکول کے رزلٹس جو ہیں وہ پرائیویٹ سکولوں کے ساتھ آنے چاہئیں، انکی تنخواہیں جتنی مرضی ہے بڑھائیں، بہت اچھی بات ہے لیکن یہ ہمارے بچے جو قوم کی امانت ہیں، قوم کا سرمایہ ہے، ان پرائیویٹ سکولوں کے ساتھ انکا بھی مقابلہ ہو تاکہ Competition کے امتحان میں کل یہ بیٹھ سکیں۔ جناب سپیکر، محکمہ صحت میں 1333 جو نئی آسامیاں ہیں، یہ بھی اچھی کارکردگی ہے محکمے کی، اس میں جو آسامیاں نکلیں گی، اس سے بے روزگاری ختم ہو گی اور اس سے محکمے کی کارکردگی اچھی ہو گی۔ جناب سپیکر، سب سے بڑھ کر جو بات ہے کہ امن وامان کیلئے 5792 آسامیاں Create کی گئی ہیں، یہ بھی اچھا اقدام ہے گورنمنٹ کا اور اسکے ساتھ زراعت بھی، زراعت جو معیشت میں ریڑھ کی ہڈی سمجھی جاتی ہے، اسکی ایک جسم ایک جان ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ اس میں، ٹھیک ہے ہمارے منسٹر نے کافی اس میں کیا ہے، اس کے آنے سے اس میں ڈویلپمنٹ ہوئی ہے لیکن 797 ملین جو ہیں یہ بہت کم ہیں، زراعت کیلئے اس گرانٹ کو بڑھایا جائے۔ جناب سپیکر، بڑے مزے کی بات ہے کہ روڈ ہے، ٹرانسپورٹیشن ہے، کمیونیکیشن ہے، روڈ Must ہے اور ہمارے

ہر دور میں روڈ کو اہمیت دی گئی ہے۔ پچھلی دفعہ کسی آدمی کو، کسی ایم پی اے کو صرف چودہ کلو میٹر پورے اے ڈی پی میں اور وہ بھی میرے ان سات بھائیوں کیلئے جو کہ ضمنی الیکشن میں آئے انکو ملے تھے۔ باقی شاید آپ کو اور کسی کو بھی نہیں ملے، کسی کو کوئی ایک کلو میٹر نہیں ملا تھا۔اس طرح بھی ہوا ہے کہ اس دفعہ جو ہمارے دو سو کلو میٹر ہیں وہ Re-habilitation اور Re-construction میں ہیں، اس کیلئے تو آپ نے ایک ارب روپے رکھ دیئے ہیں لیکن نیو کنسٹرکشن کیلئے صرف عباسی صاحب کے پانچ کلو میٹر ہیں، باقی کسی رکن کا کوئی ایک کلو میٹر بھی نہیں ہے تو اس لئے میں آپ سے اور گورنمنٹ سے ایک ریکویسٹ کرونگا کہ یہ جو بات ہے، یہ طنز والی بات نہیں ہے اچھی بات ہے، وہ میرے ڈسٹرکٹ میں میری جگہ لگیں گے، میں اس بات پر خوش ہوں، انکی ہمت کو میں Appreciate کرتا ہوں لیکن یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرے ایم پی ایز ہیں، سب ایم پی ایز کو دو دو کلو میٹر مل رہے تھے، وہ ایک طریقہ چل رہا تھا، اب کسی ایم پی اے کو ایک کلو میٹر بھی نہیں دیا ہے، کسی ایم پی اے کو دو کلو میٹر دیئے ہیں تو اس دور میں جبکہ روڈز کی ضرورت ہے، شینگل روڈز بنی ہوئی ہیں اور وہ ٹرکوں کے قابل نہیں ہیں، بلیک ٹاپ روڈز نہیں دیں گے تو کیسے ڈویلپمنٹ کریں اس صوبے کی، مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی جناب سپیکر؟۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> لودھی صاحب! خیر ہے اگر باقی آخری دن پڑھ لیں گے۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> بس خیر ہے جناب سپیکر، آپ نے مجھے تھوڑا سا ٹائم زیادہ دیا، میں آپ کا مشکور ہوں، باتیں اور بھی ہیں لیکن میں اسکو 'وائنڈ اپ' کرتا ہوں، وہ اپنا کام کریں۔ سکندر بھائی اپنے نمبر پر بیتاب ہیں، میں انکو بھی سننا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ سکندر خان شیر پاؤ صاحب، جی سکندر حیات خان شیر پاؤ صاحب۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ:</u> ډیره مهربانی جناب سپیکر، زه ستاسو مشکور یم چه تاسو ماله دا موقع راکړه په بجټ باندے د خبرو کولو۔ جناب سپیکر، زه د دے خپلو خبرو سټارټ کولو نه مخکښے دا وئیل غواړمه چه که نن مونږه څه قسمه په دے بجټ باندے Criticism کوؤ نو دا خالی For the sake of criticism نه دے۔ جناب سپیکر، دا زمونږه صوبه ده او مونږه دا غواړو چه په دیکښے که بجټ جوړیږی، که دلته کښے ترقی کیږی نو په هغے باندے مونږه خوشحالیږو او مونږه دا غواړو چه کومے غلطئ وی چه د هغے نشاندهی اوکړو څکه چه بطور

عوامی نمائندګان زمونږه دا حق جوړیږی، د خلقو زمونږه نه داطمع ده، دا توقع ده چه مونږه به د هغوی صحیح طریقے سره دلته کښے نمائندګی کوؤ نو د دغے د پاره که کوم تجاویز مونږه داسے ورکوؤ نو دا څه ذاتی دغه نه دے۔ فنانس منسټر صاحب خو ډیر ښه انداز سره بجټ پیش کړو جناب سپیکر، خو زه دا وئیل غواړمه چه زمونږه د فنانس ډیپارټمنټ او خالی د دے حکومت نه، د تیر کافی حکومتونو نه دا یو سلسله راروانه ده چه دا کوشش کیږی چه فګرز داسے طریقے سره ورکړے شی چه یو ښائسته تصویر ښکاره شی خلقو ته او هغه اصل حقیقت چه دے چه هغه مخامخ را نه شی۔ جناب سپیکر، تیر شوی بجټ کښے هم که ستاسو یاد وی مونږه دا وئیلی وو چه دا خساره چه ده دا د تین ارب نه زیاته ده، نن چه د سپلیمنټری بجټ ګرانټس زه اوګورمه نو زما خیال دے چه زمونږه هغه خبره ثابیته شوه۔ نن بیا چه راروان بجټ ته زه ګورمه جناب سپیکر، نو په دیکښے بیا هم هغه حربه استعمال شوے ده۔ زمونږه فنانس منسټر صاحب چه کله د بجټ تقریر کولو نو هغوی دوه دعوے اوکړے، یو دا چه دا بیلنس بجټ دے او دویم دا چه دا ټیکس فری بجټ دے۔ همایون خان سره زمونږ ډیر ښه تعلق دے او د دوئ خاندان سره هم ډیر ښه تعلق دے، هغه په خپل ځائے خو زما خیال دے چه څه لږ ډیر ورسره ډیپارټمنټ په هغه لحاظ سره زیاتے کړے وی ځکه چه دا سټیټمنټ دوئ سره زیب نه کوی ځکه چه که مونږه اوګورو جناب سپیکر، هغه د وائیټ پیپر پیج نمبر 53 ته که لاړ شو نو په هغے باندے پخپله دوئ دا منی چه د Wheat سبسډی کښے دوئ خالی دوه نیم اربه روپئ ایښودے دی او پکار خو دی چوده ارب روپئ جناب سپیکر، اوس دا خساره به د کوم ځائے نه پوره کیږی؟ وائی چه یره دا به مونږه د فیډرل ګورنمنټ نه ګرانټ واخلو نو جناب سپیکر، دغه ځائے کښے دا تقریبا د باره ارب روپو خو دغه ځائے کښے خساره راغله۔ بل جناب سپیکر، چه مونږه لاړ شو او اوګورو د وائیټ پیپر پیج نمبر5 باندے، دا شروع کښے چه کوم شیډول دے نو په دیکښے General sales tax on services چه کوم د اتلسم ترمیم نه پس اوس صوبو ته حواله شو، هغے کښے دوئ دا دعویٰ کړے ده چه دوئ ته به دولس اربه روپئ په مخکښے کال کښے ملاویږی خو جناب سپیکر، که تاسو د تیر کال فګرز اوګورئ نو دوئ د دوه اربو

استیمیټ لګولے وو چه دا به دوئ ته ملاویږی او د هغے په ځائے صرف Eighty crore روپئ ورته ملاؤ شوے دی، زه په دے نه پوهیږمه چه وروستو کال ورته Eighty crore روپئ ملاؤ شوے دی، دے کال به دوئ باره ارب روپئ څنګه او د کوم ځائے نه راجمع کوی؟ جناب سپیکر، ټهیک ده دوئ دا وائی چه دیکښے مونږه ټیلی کمیونیکیشن باندے هم دغه اولګولو خو جناب سپیکر، زه ستاسو په وساطت سره دوئ ته دا وئیل غواړمه چه جنرل سیلز ټیکس دCollection خو مونږ سره لا میکینزم هم نشته، زمونږه صوبے سره۔ مونږه به بیا په فیډرل ګورنمنټ باندے د دے د Collection د پاره او چه مخکښے نه هغوی مونږ له هغه دوه اربه روپئ Collection او نه کړو نو اوس مونږه ترے دا څنګه طمع اوکړو چه هغوی به مونږ له باره ارب روپئ Collection اوکړی جناب سپیکر؟ نو دغه ځائے کښے هم زه دا ګڼړمه چه خساره به راځی په بجټ کښے۔ بیا جناب سپیکر، د اتلسم ترمیم نه پس، په هغے باندے به زه لږ ډیټیل کښے راځمه، وروستو به په هغے باندے خبرے کومه خو هغه چه کله پاس شو نو بعض خلقو دا اووئیل چه ټوله صوبائی خودمختاری مونږ ته ملاؤ شوه۔ زما د هغے نه رائے لږه بدله ده، زه لا اوس هم دا ګڼړمه چه لا هغه منزل ته، هغه هدف ته مونږه نه یو رسیدلی خو د هغے نه پس څه ډیپارټمنټس چه دی، هغه صوبو ته Devolve کړے شو او د هغے د پاره یو کمیټی جوړه شوے ده او په آئین کښے چه کوم ترمیم شوے دے، په هغے کښے هم دا پرووژن ساتلے شوے دے چه د فرسټ جولائی 2011 پورے به دا ډیپارټمنټس صوبو ته حواله کیږی چه دا ډیپارټمنټس صوبو ته حواله کیږی جناب سپیکر، د هغے د لاندے چه کوم هلته کښے ایمپلائز دی فیډرل ګورنمنټ کښے، هغوی به هم صوبو ته ملاویږی۔ د هغوی تنخواه، د هغوی پینشن، د هغوی د پاره خو ماته دیکښے څه پرووژن نه ښکاری۔ هغه ډیپارټمنټس سره کار کولو د پاره، هغه ډیپارټمنټس چلولو د پاره مونږ سره انفراسټرکچر نشته۔ ماته نه ښکاری چه په دے بجټ کښے د هغے د پاره څه پرووژن شوے وے۔ جناب سپیکر، چه د هغے د پاره اوس نه مونږه پرووژن کوؤ، د هغے د پاره اوس نه مونږه تیاری کوؤ نو بیا په یکم جولائی 2011 باندے خو تیاری نه شو کولے، جناب سپیکر، دا زه ګڼړمه چه د دغے وجے نه به دا خساره زیاتیږی او چه

کله 2011 جون راځی نو بیا به پکښے د اربونو روپو سپلیمنټری بجټ پیش کیږی دے هاؤس کښے۔ بل په دیکښے د نیټ هایډل پرافټ خبره اوشوه چه Arrears به مونږ ته 25 ارب ملاویږی۔ ماته هغه هم هغه لحاظ سره لا پوره دغه نه ښکاری ځکه چه Already کوم د فیډرل گورنمنټ Deficit هم مونږ اوگورو نو هغه680 بلین دی او د هغے فنانسنگ د پاره به هم هغوی ځان له څه دغه کوی نو دا هم دومره 'شوؤر شارټ' دغه نه دے چه مونږ ته به 25 بلین ملاویږی۔ بله دا وه چه کوم زمونږه فنانس منسټر صاحب کړے وه او هغه خپل تقریر کښے ئے د هغے دعوے نفی کړے وه، هغه دا وه چه دا ټیکس فری بجټ دے خو جناب سپیکر، د فنانس منسټر صاحب سپیچ صفحه نمبر 41 کښے تاسو اوگورئ نو په هغے کښے دا لیکلے شوے دی "*چونکہ وفاقی حکومت Goods پر لاگو سیلز ٹیکس کو 16% سے بڑھاکر 17% کر چکی ہے اس لئے خدمات پر سیلز ٹیکس میں ایک فیصد اضافے کی تجویز ہے۔*" جناب سپیکر، چه یو پرسنټ زیات شو نو د هغے خو دا مطلب شو چه ټیکس اولگیدو جناب سپیکر، تاسو ورته کم از کم ټیکس فری بجټ نه شئ وئیلے۔ جناب سپیکر، نو دا دواړه کومے دعوے چه د فنانس منسټر صاحب کړے وے هغه دواړه غلطے دی۔ جناب سپیکر، دے سره سره که مونږ اوگورو نو یو ډیر Dangerous trend په ټول ملک کښے روان دے، زمونږه صوبه کښے هم هغه 'فالو' کیږی لگیا دے۔ هغه دا دے چه مونږه زیات Rely کوؤ په 'ان ډائریکټ' ټیکس باندے، په ډائریکټ ټیکس باندے نه Rely کوؤ، وفاقی سطح باندے دے ایف بی آر والو ځان ته یو کار اسان کړے دے چه هغوی انکم ټیکس یا نور ډائریکټ ټیکسز چه دی هغه هغه شان Implement کولے نه شی، هغه شان په هغے کښے خپله کارکردگی نه شی ښودلے، هغه شان هغوی Collection نه شی کولے نو هر څه چه دی هغه په 'ان ډائریکټ' ټیکسز باندے که هغه په پټرولیم پروډکټس کښے په اضافه باندے وی او که هغه په بجلئ کښے په اضافه باندے وی او که هغه په مختلفو نورو ځیزونو باندے اضافے باندے وی نو هغه 'ان ډائریکټ' طریقے سره Receive کوی او که هغه د GST یا دVAT په شکل کښے چه کوم به د اکتوبر نه نافذ کیږی۔ جناب سپیکر، د دے اثرات په چا کیږی؟ جناب سپیکر، د دے اثرات په هغه خلقو باندے زیات کیږی چه کوم غریبانان دی، چه د چا د آمدن ذرائع کمے دی۔ په

اکنامکس ټرمز کښے 'ان ډائریکټ' او بیا خصوصاً دا GST او VAT چه دے، دے ته Regressive tax وائی، Regressive په دے باندے دے ته وائی چه که یو کس څلور زره روپئ ګټی نو په هغے باندے هم هغه څه پرسنټ، که هغه 15% او که هغه 17% دے، لاګو کیږی او که یو کس یو لاکھ روپئ ګټی نو په هغه باندے هم هغه 17% لاګو کیږی۔ د هغے اثر چه دے، هغه څلور زره روپئ واله کس باندے زیات کیږی او یو لاکھ روپئ والا کوم کس چه ګټی په هغه باندے کم کیږی نو دے ته Regressive tax وائی او مونږه زیات په دے باندے Rely کوؤ لګیا یو۔ که مونږه خپل Provincial receipts کښے هم اوګورو نو د وائیټ پیپر پیج نمبر 32 مطابق ډائریکټ ټیکسز چه دی هغه 22% دی زمونږه او 68% 'ان ډائریکټ' ټیکسز دی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! زما به کم از کم دا خواست وی چه زمونږه صوبه ډیره پسمانده صوبه ده، زمونږه صوبه د تیر درے څلورو کالو کښے ډیر سختو حالاتو نه تیره شوے ده، د دے ځائے معیشت ختم شوے دے، دلته کښے کاروبار نشته، دلته کښے نوے 'انویسټمنټ' نه کیږی لګیا دے، دلته کښے د خلقو د آمدن ذرائع ختم شوے دی، بے رروزګارئ کښے اضافه شوے ده۔ کم از کم پکار ده چه زمونږه صوبه کښے خو دے باندے زیات نه Rely کیږی او دا 'ان ډائریکټ' ټیکسز چه دی دا څومره زر چه کیدے شی، د دے د کمولو کوشش د اوکړے شی جناب سپیکر۔ بل جناب سپیکر، که تاسو لاړ شئ د وائیټ پیپر پیج نمبر 30 نه واخلئ پیج نمبر 32 اوګورئ نو په دیکښے زمونږه د صوبے Total outstanding debts ورکړے شوے دی۔ په دے وخت سره 138 billion approximately زمونږه ټوټل قرضه ده۔ په دیکښے څه تقریبا چوده ساړھے چوده ارب چه دی دا د فیډرل ګورنمنټ CDL Loans دی او په هغے باندے Mark up per year چه مونږه ورکوؤ جناب سپیکر، هغه یو ارب روپئ ورکوؤ او دغه شان باقی چه دی هغه 'فارن لونز' دی زمونږه۔ جناب سپیکر، د هغے شرائط زمونږه د CDL loans د شرائطو نه کم از کم لږ ډیر ښه دی، بهتر دی۔ د CDL Loans هغه شرائط که هم تاسو اوګورئ جناب سپیکر، د دے دا څلور شرائط دلته کښے په وائیټ پیپر کښے دوئ ورکړے دی۔ 5 years grace period during which only interest is payable. Repayment in 20 years mark up rate determined by the Federal Government on year

basis یعنی هر کال هغه دغه کیږی۔ انټرسټ ریټ به زیاتیږی نو د دے انټرسټ ریټ به هم زیاتیږی، که انټرسټ ریټ کمیږی نو بیا به هغه شان دغه کیږی او په Recovery on monthly basis by the Finance Division at source دیکښے پیسے کټ کوی۔ دا کوم چه مونږه نن وایو 123 ارب روپئ به مونږه ته د مرکز نه Straight ملاویږی، په دیکښے هغه' مارک اپ' چه دے هغه به هغوی هم هلته کښے Direct at source deduction کوی۔ د دے په مقابله کښے چه مونږه اوګورو جناب سپیکر، د بلوچستان هم داسے CDL Loansوو۔ ما تیر شوے بجټ سپیچ کښے هم دا خبره کړے وه،زه دے ځل بیا دا خبره کوم چه کم از کم پکار ده چه صوبائی حکومت مرکز سره دا خبره اوچته کړی چه که د بلوچستان تاسو 17 ارب روپئCDL Loansمعاف کولے شئ، خالی'مارک اپ ' نه جناب سپیکر، د'پرنسپل اماؤنټ' سره ئے ټوټل معاف کړے دی نو زمونږه صوبه هم دے درے څلورو کالو کښے ډیر لوے دغه نه تیره شوے ده نو کم از کم پکار ده چه زمونږه د صوبے دا چوده ارب روپئ چه دی، دا کومه ګرانه قرضه چه ده، دا د هم معاف کړے شی جناب سپیکر۔ نیټ هائیډل پرافټ، زه د فنانس منسټر په دے باندے مشکور یمه چه کم از کم دوئ هغه خبره زمونږه اومنله چه کومه ورته مونږه کړے وه چه دا Arbitration process، دا Solution نه دے او دا پرابلم لا Solve شوے نه دے۔ که تاسو دے سپیچ کښے هم اوګورئ نو سپیچ که هم دوئ دا ایډمټ کړے دی او د وائیټ پیپر په پیج نمبر 38 باندے هم دا وئیلے شوے دی چه Issue has been partially resolved , partially resolved ولے جناب سپیکر؟ ځکه چه دیکښے د 05-2004 سره چه کوم'مارک اپ' دے په هغے باندے لا څه فیصله نه ده شوے۔ د 2005 نه واخله 08-2007 پورے فیصله نه ده شوے ، د 08-2007نه Onward چه کومه فیصله ده هغه هم لا فیصله نه ده شوے۔ نن مونږه ګورو نو مونږه د راروان کالونو د پاره هم شپږ اربه روپئ ښایو لګیایو چه مونږه ته به ملاؤیږی او دا هم Decide شوے نه ده چه کوم د آئین مطابق پکار ده چه دا حل شوے وے او زه په دے باندے نه پوهیږمه چه په تیره اسمبلئ کښے زه رایاد کړم نو ډیرو خلقو دا تقریر کړے وو چه مونږه به دا نه منو، مونږه دا Arbitration نه دغه کوؤ، د اپوزیشن ممبران، چه دیکښے څه

فرق راغے چه نن هغوی د حکومت کرسو ته لاړل نو په دے Arbitration process کښے څه فرق راغے او دیکښے څه داسے دغه اوشو چه هغوی نن وائی چه او مونږه دا Arbitration process منو؟ خو جناب سپیکر، دے سره یوه ډیره اهمه بله خبره زه تاسو ته کوم۔ مونږه چه د دے پچیس ارب روپو خبره کوؤ چه دا پچیس ارب به په Arrears کښے مونږ ته ملاؤیږی او شپږ اربه روپئ به مونږ ته د کال ملاویږی، دا به مونږه ته د کوم ځائے نه ملاویږی جناب سپیکر؟ دا به جناب سپیکر ستاسو د جیب نه ځی، دا به زما د جیب نه ځی، دا به زمونږ د دے صوبے د خلقو د جیب نه ځی، څنګه؟ ځکه چه که تاسو نن په اخبار کښے هم اوګورئ او بیا د 'نیپرا' ویب سائیټ ته هم لاړ شئ نو هغوی دا وائی چه راروان مونږه د بجلئ قیمتونه increase 9%کوؤ، چه 9% ئے Increase کوی نو دا تقریباً یو روپئ او سینتیس پیسے Per Unit راځی چه دا مونږهIncreaseکوؤ، ځکه چه شپږ پرسنټه دآئی ایم ایف Conditionality ده او درے پرسنټه ئے د دے د پاره زیاتوؤ چه صوبه خیبر پښتونخوا لا نټ هائیډرل پرافټ ورکول دی نو جناب سپیکر، زه خو په دے منطق باندے پوهه نه شوم چه بجلی زمونږه نه په ارزان قیمت باندے اخلی بیا ئے خرڅوی هم په مونږ باندے په ګران قیمت باندے، اخلی ئے زمونږ نه په یو نیم دوه روپی باندے، مونږه باندے ئے خرڅوی په نهه نهه نیم روپئ باندے او بیا د هغے نه زمونږ صوبے ته چه کومه منافع ده نو د هغے د پاره هم لا زیاتوی هغه قیمت او زمونږه د عوامو د جیب نه هغه پیسے اخلی او مونږه له ئے راکوی لګیا دی۔ جناب سپیکر، دا انتهائی ظلم دے او کم از کم پکار دا ده چه دا قسمه دغه چه دے زمونږه صوبائی حکومت برداشت نه کړی او په دے باندے د مکمل سټینډ واخلی۔ زه د اپوزیشن د طرف نه دوئ ته وایم چه په دے باندے به ورسره مونږه مکمل اودریږو (تالیاں) او دے باندے آواز اوچتول پکار دی ځکه چه دا د دے صوبے خلقو سره زیاتے دے۔ Already مونږه د درے څلور کالو راسے نه ډیر د تکلیفونو نه تیر شوے یو، زمونږه معیشت د مخکښے نه ختم دے۔ جناب سپیکر، صنعت دلته کښے ورځ تر ورځه بندیږی لګیا دے او جناب سپیکر، زیاتے مونږه سره دا کیږی، وائی چه تاسو له کومے درکوؤ نو وائی چه مخکښے ئے ماله راکړه بیا به ئے درله واپس

درکړم۔ جناب سپیکر، دا د کوم ځائے انصاف دے؟ دغه شان جناب سپیکر، په بجټ سپیچ کښې فنانس منسټر صاحب یو ډیر ښه اعلان کړے وو، مونږه هغه اعلان ډیر Appreciate کوؤ، هغه اعلان وو چه یره بیس پرسنټ مونږه د وزیرانو تنخواګانے کمے کړے۔ جناب سپیکر، زه خو په دے نه پوهیږمه چه د ممبرانو یا د منسټرانو تنخواه چه زیاتیږی یا کمیږی، د هغے د پاره خو د لیجسلیشن ضرورت وی، دا خو صرف په اعلان باندے نه کیږی، صرف په ایګزیکټیو آرډر باندے نه کیږی۔ حکومت چه کله په بجټ کښے څه اعلان دا سے کوی، چه دا سے کمے یا زیاتے راولی نو هغه په فنانس بل کښے Reflect کوی، فنانس بل خو ما ډیر اولټولو خو ماته د هغے ذکر ښکاره نه شو چه د هغے څه دغه شوے دے۔ زه په دے نه پوهیږمه چه دا به څنګه Implement کیږی، د دے لیجسلیشن به کوم ځائے کښے کیږی، د دے لیجسلیشن به کله کیږی؟ ځکه چه څو پورے د دے لیجسلیشن نه وی شوے نو جناب سپیکر، دا هغه شان Implement کیدے نه شی۔ جناب سپیکر، بیا ورسره چه زه دا اوګورمه او درانی صاحب سره مے هم په دے خبره اوکړه چه دا خو ټوټل چهتیس سو روپئ جوړیږی، د یو وزیر د میاشتے هغه دغه او دا چه ټوټل تاسو د کال هم اولګوئ نو دس پندره لاکھ روپئ به نه شی، بیس لاکھ روپئ دے شی خو چه بل خوا ته مونږه اوګورو نو زمونږه په Entertainment او نور څیزونو کښے چه کومے خرچے دی هغه مونږه خپل چه کوم مخکښے نه ساتلی دی، د هغے نه زیات خرچ کیږی جناب سپیکر، په دیکښے که مونږه دا Grant for Demands اوګورو، د جنرل ایډمنسټریشن پیج نمبر55 باندے اوګورو جناب سپیکر، نو په هغے کښے Entertainment and Gifts چه دی دا Eleven million nine hundred fifty thousand and five hundred ډیمانډ شوے وو، خرچ شوے دی جناب سپیکر، Forty four million two hundred and eighty thousand rupees. جناب سپیکر، نو چه مونږه واقعی یو مثال قائم کول غواړو، مونږه واقعی دا غواړو چه مونږه دا اووایو چه یره مونږه کمے راوستل غواړو هغه خپل اخراجاتو کښے نو فضول خرچئ د مونږه کمے کړو۔ هغه څیزونه د نه دغه کوؤ، د هغے یو صحیح دغه مثال مخامخ کیږدو۔ دغه شان که اوګورئ د چیف منسټر سیکرټریټ یو

کروړ روپئ ورستو کال ډیمانډ شوے وو، درے نیم کروړه روپئ خرچ شوے، نو جناب سپیکر دا خرچے د مونږه راکمے کړو نو دا نور چه کوم مونږه ایډهاک اناؤسمنټس کوؤ، دا کاسمټیک اناؤسمنټس مونږه کوؤ جناب سپیکر، د دے به بیا مونږه ته ضرورت نه پریوځی۔ زه د دے حق کښے یم چه ټهیک ده د منسټرانو تنخواه د زیاته شی خو دوئ د هغه خپل نور اخراجات راکم کړی (تالیاں) ځکه چه جناب سپیکر، هغه اخراجات چه دی زمونږه صوبه نه شی برداشت کولے، هغه شاه خرچئ زمونږه صوبه نه شی برداشت کولے جناب سپیکر، دغه باندے به هم ذکر اوکړم، دوئ یو سکیم اناؤنس کړے دے، وائی چه دے سره به Poverty دغه کیږی، د'باچا خان خپل روزګار سکیم' په نوم باندے، په دے خوشحاله یم، د سیاسی مشرانو په نومونو باندے سکیمونه داسے پکار دی خو جناب سپیکر، داسے سکیم پکار دے چه د هغے څه فائده خو وی، د هغے Actual څه Benefit خو سوسائټی ته اوشی، د هغے نه څه فائده خو رااوځی۔ جناب سپیکر، مونږه دا پچیس هزار یا دا یو لاکھ روپئ چا له ور هم کړو نو نن سبا دا کوم حالات چه دی، زمونږه د صوبے چه کوم دی هغے سره Attach څه انفراسټرکچر نه وی جوړ کړے، د هغوی د پاره څه د کاروبار ذرائع تاسو نه وی دغه کړے نو هغه پچیس هزار یا ایک لاکھ روپئ باندے به د څه شی کاروبار سټارټ کوی او څه کښے به هغه شان دغه کوی جناب سپیکر۔ زه دا ګڼړم چه هغه لحاظ سره د دے هغه کوم Actual benefits چه دی هغه به نه رااوځی بلکه زه دا وینم، ماته دا خطره ده چه دا به د Political motives د پاره استعمالیږی او دا به د دے صوبے د غریبانانو د پاره نه استعمالیږی۔ د غریبانانو د مسئلو حل کولو د پاره به نه استعمالیږی، زه اوس جناب سپیکر، لږ د ډویلپمنټ بجټ طرف ته هم راځم۔ ډویلپمنټ بجټ دوئ 69 بلین ښودلے دے جناب سپیکر او فنانس منسټر صاحب ورسره دا اناؤنس کړے دے چه مونږه Throw Forward Liability راوستله 14 years ته، Throw Forward Liability که مونږه اوګورو نو هغه86بلین ده نو یا خو که دا بجټ مونږ Constant دغه باندے اوساتو 69 باندے نو یا خو به راروان دوه کاله کښے یو نوے سکیم هم نه کیږی نو هله به دا Throw Forward Liability چه ده، دا 14 years ته راځی،

راروان کالونو کښې به یو نوې خښته نه ایښودلے کیږی، یو نوے روډ به نه جوړیږی نو بیا به دا 14 years ته راځی خو چه مونږه نور نوے سکیمونه هم دغه کوو او پکار هم ده چه نوی سکیمونه هر کال دا یو ضرورت دے، زمونږه صوبه هسے هم پسمانده صوبه ده نو چه دغه کوؤ نو بیا دا 14 years Throw Forward Liability ته پاتے کیږی، دا به زیاتیږی جناب سپیکر، مونږه د ولے داسے قسمه Gimmicks کوؤ چه صرف ځان د انټرنیشنل ډونرز ته ښه ښودلو د پاره، صرف دغه کولو د پاره چه یره تاسو درے کاله دغه ساتلے دے او مونږه چه دے 14 years کښے درله دا پوره کوؤ؟ او جناب سپیکر، که بل خوا ته مونږه اوګورو نو زمونږه د ډیپارټمنټس دا حال دے چه هغه کوم بجټ کښے ایلوکیشنز شوے وی د ډویلپمنټس، هغه کله هم هغوی صحیح طریقے سره نه شی استعمالولے، اخری میاشت چه راشی نو په هغے کښے بیا ریلیزز هم کیږی او منډے وهلے کیږی او صرف دغه کیږی چه زر دا پیسے Lapse نه شی او ډیپارټمنټ والا ئے ریلیز کړی او بیا پرے مونږه نه پوهیږو چه هغه کوم ځائے کښے اولګی او کوم ځائے کښے او نه لګی جناب سپیکر، نو ولے د داسے قسمه کارونه کوؤ چه د هغے صوبے ته فائده نه رسی؟ زمونږه د صوبے وسائل هسے هم کم دی، زمونږه صوبه هسے هم پسمانده ده نو ولے دے څیزونو کښے راشو، د هغے په ځائے داسے قسمه Realistic ADP ولے نه جوړوؤ چه صحیح طریقے سره خلقو ته فائده اورسی چه دلته کښے د کوم مقصد د پاره مونږه ټول راغلے یو، دلته کښے دے هاؤس کښے چه د کوم مقصد د پاره ناست یو چه هغه مقصد کم از کم پوره شی؟ جناب سپیکر، که مونږه اوګورو دے ډویلپمنټ بجټ کښے به زه دا دغه هم کوم، مونږه خو د اپوزیشن ممبران یو، زمونږ نه د خلقو طمع نشته، مونږه ته که څوک را هم شی نو مونږ ورته دا وئیلے شو چه یره مونږه په اپوزیشن کښے ناست یو او مونږه ته حکومت هغه شان څه فنډز نه راکوی نو تاسو مونږه نه دا طمع مه کوئ، نو چه زه خفه کیږمه نو هغه زه د ټریژری بنچز په ایم پی ایز باندے خفه کیږم۔ زه په دے باندے خفه کیږم جناب سپیکر چه مونږه سره خو د صلاح نه کیږی، مونږه نه د تپوس نه کیږی، زمونږه د حلقو باره کښے د زمونږه نه تپوس نه کیږی خو کم از کم دغه د ټریژری بنچز ایم پی ایز چه دی، کم

از کم دوئ خو د په اعتماد کښے اغستلے کیږی (تالیاں) ځکه چه د
هغوی نه خو خلق طمع کوی ځکه چه هغوی خلقو ته دا نه شی وئیلے چه مونږه په
حکومت کښے نه یو، مونږه چه دے ستاسو دا مسئلے نه شو حل کولے او جناب
سپیکر، دا حال زمونږ د ټریژری بنچز او د ایم پی ایز دے۔ زه ډیر معذرت سره
هغوی سره افسوس کوم چه دا د حالاتو، تاسو سره څوک هغه شان (قہقہے)
بل جناب سپیکر، په دے تیر کال یو نیم کښے چه کوم د ملاکنډ ډویژن صورتحال
تیر شو، په لکهاؤ خلق بے کوره شو، هلته کښے کومه تباهی اوشوه، زما په خیال
د هغے مثال چرته د دے صوبے په هسټری کښے نشته۔ خلق راغلل په کیمپونو
کښے پاتے شو او بیا لاړل واپس په دے طمع باندے، په دے سوچ سره چه یره
حکومت به زمونږه د مسئلو د حل د پاره، زمونږه د بحالئ د پاره، زمونږه هلته
کښے چه کوم مصیبتونه دی، د هغے د کمی د پاره به کوشش کوی خو جناب
سپیکر، زه ډیر په افسوس سره وایمه چه مونږه خو دے ته تکړا یو چه Damage
Need Assessment, DNA analysis خو اوکړو، د هغے سروے اوکړو، 86
بلین د هغے دغه خو اولګوؤ خو جناب سپیکر، د خپل ریسورسزنه ورله یو روپئ
هم نه ایږدو۔ جناب سپیکر، که مونږه دے دغه سره کښینو چه د وفاقی حکومت د
طرفه به مونږه ته دا پیسے راځی نو زه د فنانس منسټر په نوټس کښے دا راوستل
غواړمه چه د تیر فیډرل بجټ د فنانس منسټر سپیچ د رااوباسی، په هغے کښے
هغه وخت سره حنا ربانی کهر څه تقریر کړے وو او هغه فنانس منسټره وه، هغے
بار بار دا وئیلے وو چه مونږه دآئی ډی پیز د پاره پچاس ارب روپئ ایښودے
دی، زه ترے دا تپوس کوم چه آیا هغه پچاس ارب روپئ زمونږه دے صوبے ته
راغلے او که نه؟ جناب سپیکر، بیا دغه شان ستره ارب روپئ پرائم منسټر پیکج
دغه کړے وو، دوئ پخپله منی چه هغے کښے صرف دوه اربه روپئ ملاؤ شوے
دی نو چه زمونږه هغه خپل حکومت په مونږه باندے اعتماد نه کوی، زمونږه هغه
خپل وفاقی حکومت مونږ باندے اعتماد نه کوی نو بیا د بهر نه به مونږه څه طمع
کوؤ چه هغوی به مونږه له دا مسئلے حل کړی او زمونږه به هغه شان دغه
اوکړی؟ نن هم چه دے په سوات کښے جناب سپیکر، داسے دغه شته چه د
شهیدانو هغه پیسے چه کوم Compensation دے هغه هم اوسه پورے نه دے

ملاؤ شوے۔ ما د نن نه درے میاشتے مخکښے فګرز اغستے وو اوس په هغے کښے لږ کمے راغلے دے خو هغه وخت سره کم از کم تقریباً د چوده سو شهیدانو پیسے پاتے وے ، په سوات کښے صرف یواځے۔ دغه شان د بونیر او د دیر او د نورو علاقو چه دے هغه بیل فګرز دی جناب سپیکر ، د زخمیانو په دغه کښے تقریباً د څلورو زرو کسانو پیسے پاتے وے ، اوس لږ ډیر هغے کښے ، د هغے نه پس خو لږے ډیرے پیسے ورکړے شوے دی خو اوس هم لا ډیرے پیسے پاتے دی۔ دا خو لا صرف د هغه شهیدانو او د زخمیانو خبره ده جناب سپیکر ، د هغوی د کورونو د بحالی ، چه دے کال به صبر کوی ، چه یره کوم شهید وو او د هغه کوم Compensation وو او دا د دے د پاره وی چه Immediately هغه فیملی ته ملاؤ شی چه هغوی پخپله هغے کښے لږ شان دغه اوکړی۔ هغه چه کال پس نه ملاویږی نو زما خیال دے د کور والا خو چه دے هغه به لس کاله پس هغوی سوچ کوی ، دومره Near future کښے خو مونږه ته نه ښکاری جناب سپیکر۔ دغه شان هغه وخت سره دا وعده شوے وه چه د سکولونو فیسونه به هم معاف کیږی ، فنانس منسټر صاحب دا اووئیل چه د ګورنمنټ سکولونو فیسونه مونږه معاف کړے دی خو دا هم چیک کړئ چه هغه سټوډنټس نه دے کال کښے ډبل فیس اغستلے شوے دے ، د زوړ کال فیس هم چه دے اغستلے شوے دے نو جناب سپیکر ، دا خو معاف نه کړے شو۔ دغه شان جناب سپیکر ، که د 'لونز' خبره ده نو هغے کښے هم بیا قدغن لګولے شوے دے چه د سو کنال نه د چا کمه زمکه وی نو د هغوی د پاره به دغه کیږی ، نقصان د ټولو یو شان شوے دے ، پکار دا ده چه دا Compensation یو شان ورکړے شی۔ جناب سپیکر ، فیډرل بجټ او اکانومی باندے زه یو دوه خبرے کومه ، ماته پته ده تاسو ما سره ډیره ګزاره کوئ لګیا ئی جناب سپیکر ، خو چونکه۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: زه به دا وایم سکندر خان! چه تر اخری ټائم پورے به بیا کښینئ هم او د دے ټولو به اورئ هم ، تاسو چه تقریر اوکړئ نو یو یو اوځئ۔ هغه دوه هم لاړل او ته به هم اوس اوځے۔ (تالیاں)

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ</u>: جناب سپیکرا موقع هم ډیره کمه ملاویږی ، هاؤس هم زمونږه حکومت چه دے ډیر په ګرانه سره راغواړی نو پریږده چه دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه دا ورسره شرط دے۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: هغه تیر کال ځلور ورځو کښے بجټ پاس کول هغه کسر هم دے ، پریږده چه دے کال کښے ئے اوباسو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: زما د Leniency مطلب هم دغه دے چه تاسو به بیا اورئ د دے ټولو------

جناب منور خان ایڈوکیٹ: زما سر، ریکویسټ دا دے چه دوئ ته په اخری کښے ټائم ورکړه چه دوئ بیا ځی نه۔ اول چه عام ایم پی ایز دی، هغه د بحث پرے اوکړی۔ پکار دا ده چه یره دوئ، دغه دوه خو لاړل-----

جناب سپیکر: دے ټهیک وائی (قہقہہ) جی، مختصر کړئ چه دے نورو ورونړو ته خپل ټائم ملاؤ شی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: (جناب منور خان ایڈوکیٹ، رکن صوبائی اسمبلی سے) ستاسو تقریر به زه واورمه جی، د هغے غم مه کوئ جی-----

جناب سپیکر: چه دے خپل نورو رونړوته، نه د میډیا رونړه به بیا د دوئی رپورټنگ نه کوی، دا انصاف په هغوی شو جی۔ مختصر جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، د سټیټ بینک د فگرز مطابق چه مونږ اوګورو نو دے کال Inflation چه دے هغه 13% دے جی او بیا هغے کښے خاص کر خصوصاً چه کوم اهم خبره ده جناب سپیکر، هغه د Food inflation خبره ده، هغه تقریباً 17% پورے دے او بیا زه دا دعویٰ کومه جناب سپیکر، چه زمونږه د صوبے دا Inflation چه دے دا بیا د هغے نه هم زیات دے ځکه چه زمونږه دا صوبه پسمانده صوبه ده، دیکښے چه کومے علاقے ، که مونږه چترال واخلو، که هغه شانګله واخلو، که هغه دیر واخلو، که هغه دیخوا ته سدرن ډسټرکټس کښے ډی آئی خان واخلو، دا Far flung areas دی او هغے کښے بیا Food inflation چه دے هغه د 20% او 25% نه زیات راځی۔ جناب سپیکر، په دے صورتحال کښے چه زمونږه مځکښے نه معیشت نشته، مځکښے نه معیشت خراب دے، کارخانے نشته، دجنګ په حالت کښے یو او په هغے کښے دومره لوے Inflation دے او بیا په فیډرل بجټ کښے زمونږه د صوبے د پاره هیڅ نه

ایښودلے کیږی نو زما خیال دے دا ډیر زیات ظلم او ډیر زیات زیاتے دے ورسره جناب سپیکر۔ مونږه چه کله دآئی ایم ایف نه 'لون' اغستو نو هغه وخت کښے مونږه وئیلے وو چه د دے Conditionalities ډیر سخت دی او نن هغه ثابتیږی لګیا دی، خالی د بجلئ په مد کښے جناب سپیکر، په دوه کالو کښے 60% قیمتونه زیات شوے دی۔ دا کوم چه نن مے تاسو ته اووئیل چه نن دوئ Propose کړے دی چه 9% اضافه ده، د هغے نه علاوه 60% چه دا ورسره شی نو په دے دوه کالو کښے 70% د بجلئ په قیمتونو کښے اضافه راغلے ده جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوس دیخوا دے پراونشل بجټ ته راشئ، دا مشر خان ته پریږده، هغه به هلته لږ په دے باندے خبره اوکړی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: پراونشل ته راځمه جی، جناب سپیکر، زه په فیډرل باندے څکه خبره کومه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، تاسو 123 ارب روپئ د مرکز نه اخلئ او په هغے باندے تاسو Depend کوئ او بیا د هغوی پالیسز کوم چه Monetary او Fiscal policies دی، هغه تاسو هم Affect کوی۔ جناب سپیکر، نو هغے حوالے سره مونږه هغے سره Link یو، که په هغے باندے مونږه خبره او نه کړو نو زما خیال دے چه دا به زیاتے وی۔ جناب سپیکر، دے سره سره زه یو دوه، درے Suggestions ور کومه تاسو ته۔ جناب سپیکر، هغه دا دی چه دے وخت سره پکار ده چه زمونږه د اکانومی د پاره یو Stimulus package ورکړے شی او داسے Stimulus package چه هغے سره زمونږه اکانومی هم روانه شی او ورسره Jobs creation هم اوشی۔ په دیکښے د انډسټریز د پاره Incentives د ایګریکلچر د پاره Incentives دی، دے باندے پکار دے چه یو سوچ اوشی او په دے باندے یو ورکنګ اوشی۔ زمونږه کوم هائیډل پراجیکټس چه دی Link پکار دی چه مونږه انډسټریز سره Link کړو، د دے په ځائے چه مونږه واپډے له هغه بجلی ورکوؤ او مونږ باندے واپس په ګران قیمت باندے خرڅوی، چه هغه مونږه داسے انډسټریز سره Link کړو چه کوم د Energy incentives او Labour

incentives وی نو زمونږه دلته کښې به Jobs creation کیږي. جناب سپیکر، دے سره سره تاسو به د تیرو ورځو په اخبار کښې هم کتلے وی، د شانګلے د خلقو د خان خوړ باره کښې یو ډیمانډ راغلے دے او زه هغه دلته کښې دغه کومه چه صوبائی حکومت دا د مرکز سره اوچت کړی چه هلته کښې کوم خان خوړ جوړیږی لګیا دے په هغے کښې 72 میګاواټ به د هغے نه جوړیږی چه هغه کم ازکم د شانګلے خلقو له، ځکه چه هغه یو ډیره پسمانده علاقه ده چه هغے له کم ازکم هغوی په Concession rate باندے بجلی ورکړی او دا د هغے ځائے یو جنرل ډیمانډ دے اوپکار ده چه مونږه دا خبره اوچته کړو او دغه شان چه نور هم کوم ځائے کښې دا جوړیږی، ستاسو حلقے کښے جناب سپیکر ورسک ډیم موجود دے، پکار ده چه د هغه ځائے خلقو د پاره په Concession rate باندے بجلی ورکړے شی، دا پکار ده چه مونږه پروموټ کړو، نو دے سره به زمونږه دا صوبه ترقی کوی او دا خبره پکار ده چه مونږه مرکز سره اوچته کړو. جناب سپیکر، د اتلسم ترمیم باره کښے ما وئیلی وو، هغے باره کښے ډیرے خوشحالئ شوے وے او ډیر دغه شوے وو، څه پکښے ښه کارونه هم شوے دی خو ما مخکښے نه وئیل چه زه د دے قائل یمه چه لا هغه شان پوره پراونشل اټانومی نه ده ملاؤ شوےخو بعضے زمونږه ملګرو، بعضے زمونږه مشرانوپه هغے باندے ډیر دغه کړے وو چه مونږه، ہم نے یہ لے لیا او بیا هغه مشرانو دا بیان هم ورکړو چه که د واپډے پچیس ارب روپئ مونږ ته ملاؤ نه شولے نو مونږه بجټ نه شو پیش کولے، نو زه خو په دے باندے پوهه نه شومه چه دا پراونشل اټانومی مونږ ته ملاؤ شوه او که ملاؤ نه شوله جناب سپیکر، مونږه دے شی باندے دغه اوکړو؟ جناب سپیکر، دا لا هغے د پاره کافی مزل او لا ډیر سفر کول مونږ ته پاتے دی، هغے د پاره ډیر دغه پاتے دی چه کوم زمونږه سوچ دے چه هغه درے یا څلور محکمے د فیډرل ګورنمنټ سره وی او نورے چه د صوبے سره وی، هغے ته لا مونږه نه یو رسیدلی جناب سپیکر، زه دے سره دلته کښے یو بله وعده فیډرل ګورنمنټ او د پرائم منسټر صاحب چه هغه د Employees restoration کوم چه 97-1996 کښے شوے وه هغه، هم صوبائی حکومت ته یادومه، دوئ بار بار د هغے ذکر کړے دے خو نن په بجټ کښے ماته د هغے دغه

نه ښکاری چه د هغے څه Reflection شوے دے یا د هغے د پاره څه کوشش شوے دے۔ جناب سپیکر، که مونږ او ګورو نو Lack of vision، د ګورنر ایشوز د Nepotism، د Mis-management، د کرپشن د زیاتی د وجے نه Meddling by un elected people او خپل کولیشن پارټنرز په اعتماد کښے نه اغستلو د وجے نه نن داسے صورتحال جوړ شوے دے جناب سپیکر، چه نه د بهر دنیا په مونږه باندے اعتماد کوی او نه زمونږ دا خپل عوام په مونږ باندے اعتماد کوی، زمونږه د حکومت داسے حال جوړ شوے دے جناب سپیکر، چه د خلقو یو Perception جوړ شوے دے۔ ټهیک ده د 'ټرانسپرنسی انټرنیشنل' په هغه رپورټ کښے به هم ډیر Flaws وی خو جناب سپیکر، دا د دے شی Reflection دے چه د خلقو Perception دا دے چه زمونږه دا صوبه چه ده ټولو کښے زیات دلته کښے کرپشن دے او دا ټولو کښے زیاته کرپټ ده، دا جناب سپیکر، زمونږه ټولو د پاره ډیر د شرم خبره ده، دا مونږه ټولو د پاره ډیره دغه خبره ده او د افسوس خبره ده چه داسے قسمه رپورټس زمونږه باره کښے شائع کیږی او زمونږه باره کښے دا Perception جوړیږی۔ جناب سپیکر، ما تیر ځل هم دا وئیلے وو او زه بیا خپل سپیچ په دے خبره باندے ختمومه چه هغه وخت تیر شو چه خلق به مونږ له نور ټائم راکړی، خلق به مونږ سره ګزاره کوی، هغه Honeymoon period چه دے هغه Over دے، که اوس مونږه 'ډیلور' نه کړے شو، که اوس مونږه صحیح طریقے سره کار او نه کړو، که مونږه اوس د خلقو مسئلو طرف ته توجه ورنه کړه نو بیا به خلق مونږ له نور ټائم نه راکوی، نور به مونږه سره ګزاره نه کوی او د هغے به ډیر خطرناک او ډیر خراب نتائج راوځی. ډیره مهربانی جناب سپیکر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی ابھی نماز کا وقت ہو چکا ہے، تیس منٹ کیلئے 'بریک' کرتے ہیں۔ پرانے ہال میں چائے بھی پیئیں گے اور نماز بھی پڑھیں گے۔ تھینک یو جی۔

(اس مرحلہ پر اجلاس مغرب کی نماز کیلئے ملتوی ہو گیا)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر، مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، جناب ثاقب اللہ خان چمکنی صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ دا 11-2010 بجټ په ډیر Aspects سره جی یو تاریخی بجټ دے۔ وړومبے دا تصور چه زمونږه خپل د خیبر پښتونخوا او زیات اختیاراتو سره وړومبے بجټ دے، دا د دے خپل انفرادیت سره به زیاتے وی جی، د دے Importance سره زیاتے به وی۔ جناب سپیکر صاحب، حالات داسے دی چه د دے Execution کښے صوبے ته مشکلات به وی او د هغے دوه وجے دی جی، یو مشکل به څکه وی چه زمونږه فیډرل گورنمنټ ته چه کوم مشکلات دی د هغے به په مونږه اثر وی، دویم اتلسم امنډمنټ نه پس مونږ ته په وړومبی ځل دا اختیارات ملاؤ شوے دی او اوس هم هغه اختیارات پوره ټرانسفر شوے نه دی نو مونږه ته به خامخا چیلنجز وی، مشکلات به راته وی د دے په Execution کښے جی۔ زما یو څو Suggestions دی، زما یو څو تجاویز دی، زه به په هغے خبره کوم جی۔ وړومبے سر، که تاسو زمونږه د صوبائی حکومت دا بجټ که د وفاقی حکومت د بجټ په رڼا کښے اوگورئ نو دیکښے به مونږته څه مشکلات ښکاره شی جی۔ وفاقی حکومت 685 بلین Deficit د خسارے بجټ دے جی او دا خساره بلکه هر یو خساره چه حکومتونه پوره کوی نو دوه طریقے وی جی، یا به نوټ چھاپ کوی نو هغے سره Inflation زیاتیږی او که نوټ نه چھاپ کوی نو بیا به قرضے اخلی۔ نن سبا جی، زمونږه د قرضو Main source چه دے هغه انټرنیشنل کمیونټی ده، آئی ایم ایف دے، ورلډ بینک دے او دا ځایونه دی جی۔ که تاسو اوگورئ بجټ لا پاس شوے نه دے په وفاقی حکومت کښے او Conditionalities پرے راغلے دی۔ آئی ایم ایف، ورلډ بینک وفاقی حکومت ته دا وائی لگیا دے که تاسو VAT او نه لگولو نو مونږه به تاسو ته نه د بجټ سپورټ درکوؤ او نه به درته Trans درکوؤ، Already سر، هغوی یو 363.7 ملین ډالرزد دغے Trans budgetary support چه دے هغه ئے Delay کړے دے، Postpone کړے دےاو دغسے د 1.115 ملین ډالرز بل Trans چه دے هغه هم مونږه ته نه راکوی لگیا دے۔ زمونږه خپل بجټ کښے د وفاق طرف نه Federal receipts, Federal transfer کښے دومره پیسے دی او چه کله دا مونږه ته ملاؤ نه شی نو یو خوا خساره به په مونږه باندے Adverse impact کوی او زما تجویز دا دے چه دا مشران د

مخکښې نه په دې باندې خبره اوکړی چه دا بجټ کله مونږه ته ملاؤ نه شی نو زمونږه دا بیلنس بجټ، خساره بجټ ته اوړی جی۔ سر، دیکښې دا زمونږه مسئله هم دغه 'لونز' د وجې نه ده، د دې انټرنیشنل ډونرز د وجې نه مونږه ته دغه کیږی۔ یو پکښې د VAT Controversy ده، GST په 1994 کښې په دې پاکستان کښې نافذ شوې ده او VAT او GST یو شې دې، سیوا د Methodology فرق نه جی۔ سن 2000ء کښې په پراونسز کښې GST On services زمونږه اختیار وو او په پراونسز کښې GST شروع شوې ده خو اوس دآئی ایم ایف کنډیشن دا دې چه نه تاسو به VAT modalities استعمالوئ جی، هغې کښې څه کیږی، شې خو یو دې جی خو مسئله ورکښې دا ده چه VAT د پاره ډاکومنټیشن ډیر زیات ضروری دې، بل دلته زمونږه انډسټریل 'بیس' نشته دې جی۔ زمونږه 40% نه زیات اکانومی هسې هم Un official economy, black economy ده۔ ریټیلرز زمونږه 10% نه کم دی، هغه آفیشل اکانومی کښې دی، هغه رجسټرډ دی، باقی رجسټرډ نه دی۔ هغې کښې جی، مونږه ته ډیر زیات نقصان دې، دې پورې چه کوم ځائې کښې اوس هم VAT چه کوم تعلیم یافته ملکونو کښې دې، 'ډیویلپډ' ملکونو کښې دې، یورپ کښې دې، هغې کښې هم مسئلې راځی خو مسئله داسې ده چه هلته کنسلټنټس کښینی هغوی خپل نظام ګوری۔ دلته زمونږه خپلې مسئلې وی، مونږه هغه 'ډیفنډ' نه کړو هغه راشی په مونږ باندې ئې اوکړی او داسې یو نظام راباندې اولګوی چه بیا د هغې Implications دومره وی چه زمونږه هغه ټیکس نیټ چه دې هغه دومره نور هم کم شی جی، دا یو چیلنج دې چه زمونږه صوبو ته هم دې۔ زه به سر، د GST ټیکسیشن خبره اوکړمه جی۔ GST ټیکسیشن کښې اکتوبر پورې دا څومره چه دی، دا به زمونږه دس اکتوبر پورې خو ایف ای ډی باندې، فیډرل ایکسائز ډیوټی باندې زمونږه په ټیلی کمیونیکیشن او نور ټیکسیشن کښې جی، GST لاندې زمونږه خالی پینځه سیکټره راځی، GST on services د پښتونخوا اختیار دې، هغې کښې پینځه راځی سر۔ د مئ میاشت د دې کال پورې Hundred million په هغې کښې Collection شوې دې۔ چه څنګه زمونږه آنریبل منسټر صاحب د فنانس منسټر صاحب اووئیل چه دې ځل سروسز

له زمونږه هدف باره بلین دے نو هغه چه کله تاسو VAT اوکړئ نو یو 'کواټر'
خو تاسو نه اکتوبر پورے لاړو، په هغے سره خامخا زمونږه هدف کښے به
مشکلات وی، هغه مونږه ته پکار دی چه مونږه د هغے څه عمل تیار کړو چه
مونږه هغے مشکلاتو باندے قابو حاصل کړو. سر، مسئله داسے ده چه ټیلی
کمیونیکیشن سنټر، چه څنګه اپوزیشن لیډر صاحب هم خبره اوکړه، هر چرته
GST کښے اوس Existing laws چه دی او زمونږه چه کوم Propose وی
VAT لاء ده چه په هغے کښے جی تاسو کلاز14 او کلاز 9 اوګورئ
Chargeability زمونږه شته دے جی، خو د دے Collection چه دے هغه مونږ ته
پرابلم جوړوی، ټیلی کمیونیکیشن واحد سیکټر دے چه هغے سره به زمونږه GST
on services به زیاتیږی او مونږه ته دا باره بلین هدف ملاویږی خو مسئله څه ده
جی؟ ټیلی کمیونیکیشن کښے چه څومره کمپنیانے دی د هغے رجسټریشن یا
سندھ کښے دے یا په لاهور کښے دےیا په پنجاب کښے دے یا په اسلام آباد
کښے دے، Collection به هلته کیږی، Returns به هلته کیږی او بیا به سندھ،
پنجاب هغوی سره به زمونږه دا جھګړه وی چه دا زمونږه پیسے وے او دا کیږی۔
هغے دپاره زما تجویز دا دے چه په VAT کښے کوم Proposed legislation
دے، هغے کښے هر یو کمپنی چه دلته کار کوی د هغے رجسټریشن دلته
Mandatory شی، چه څو پورے رجسټریشن Mandatory شوے نه وی دا
جھګړه زمونږه ده او دا جھګړه به مونږه کوؤ ورسره۔ زما ریکوسټ دا دے چه دا
Proposed legislation چه دے، دا د سره د مونږه اوکړو چه دا رجسټریشن دلته
اوشی چه Collection ئے هم دلته کیږی او مونږ ته زمونږه حق ملاویږی۔ دا شے
ټیلی کمیونیکیشن کښے هم وی، دا شے د په انډسټری کښے هم وی او دا د نور
سروسز کښے هم وی چه مونږه ته خپلے پیسے ټولے ملاویږی۔ سر، د ټیکسشن
حوالے سره زما جی یو بل، CVT کښے به هم زمونږه ټرانزیشنل چه کوم پرابلمز
دی هغه به مونږه ته مخامخ وی جی۔ یو خوا سر، CVT چه کله فیډرل ګورنمنټ
Collect کوله نو هغه ټول پاکستان د پاره وه، هغه پانچ سو ګز باندے هم وه، هغه
په کنال باندے هم وه، هغه اسلام آباد د پاره هم وه، هغه لاهور د پاره هم وه، هغه
پیښور د پاره هم وه، زما Suggestion دا دے، زما ریکویسټ دا دے چه اوس

مونږ ته راغلو نو پکار دا ده چه دا مونږه اوس خپل Collection CVT Environment د پاره Correct کړو۔ زه به ډیر Simple example درکړمه جی، پینځه سوه ګزه دلته چه As a unit استعمالیږی نه،نو دے سره کنفیوژن زیاتیږی ۔داسے جی ټیکسیشن کښے ، CVT کښے اوسه پورے دا دوه، درے شقونه وو چه کله هغه په دے صوبه کښے هډو Implement شوے نه دی۔ اوس چونکه مونږه به ئے کوؤ، وفاق کښے به دومره یا Collection authority یا Collection ability وه که نه وه خو مونږه کښے شته، ځکه چه مونږه دلته موجود یو په ګام کښے ، دلته بعضے ټیکسیشنز دی چه هغه پرابلم جوړوی جی، مثلاً تملیک باندے ټیکسشن دے جی، هغه اوسه پورے CVT لاندے وو خو Implement شوے نه وو، اوس چه مونږه هغه کوؤ مونږ ته به مسئله جوړیږی جی۔ تملیک پلار نه ځوی ته، مور نه بچو ته، دیکښے چه کله ګفټ کیږی بنځے ته، خاوند نه به کیږی، دیکښے به ټیکس وی، مونږ ته به د لاء اینډ آرډر مسئلے جوړیږی۔ داسے جی په مختیار نامه باندے تاسو چه کله Letter of Authority ورکوئ، تاسو اوس هغے کښے هم ټیکس، CVT کښے بالکل وو خو Implementation ئے څومره وو؟ بالکل نه وو جی۔ اوس مونږ ته د هغے هدف په هغے کښے بالکل نه دے شامل شوے خو دیکښے به پرابلم څه کیږی، زمونږه په صوبه کښے هسے هم لینډ'هولډنګ' کم دے جی، کمرشل هم او Residential Agriculture land holding پرے دغه دے۔سدرن ډسټرکټس کښے چه څومره لینډهولډرز دی دا په بهر ملکونو کښے دی، بیا زمونږه کلچرل پرابلمز دی جی، زمونږه زنانه پټواری له نه ځی، تحصیلدار ته نه ځی، هغه خامخا اختیار نامه ورکوی، مختیار نامه خلقو له ورکوی، اوس تاسو که د CVT پرسنټ باندے ، CVT باندے خبره کوئ نو بیا به هغه خالی ضرب ورکوئ، د لس زرو روپو مرله به وی جی او اخر کښے به پندره، بیس هزار روپئ هغه خالی مختیار نامه ورکوی، پیسے به پکښے ، سټمپ ډیوټی به پکښے ورکوی، هغه خرڅ شو که خرڅ نه شو چه د کوم شی د پاره ورکړے دے ، ساتھ ورځے پکښے معیاد دے ، هغه پرابلم به جوړوی نو زما ریکوسټ دا دے چه دا پرابلمز مخکښے هم وو، دا Implementable clauses نه وو نو چه Implementable clauses نه وو نو

پکار دا ده چه مونږه څان د پاره مسئله جوړوؤ نه او دا د مونږه Waive off کړو، دا د مونږ خپل بجټ نه اخوا کړو جی۔ دا زمونږه یو بل دغه دے، زه دا هم وایمه جی، زه خپله دا سوچ لرمه چه ټیکسیشن ډیر زیات Important دے او زمونږه حکومت د پاره ډیر زیات Important دے۔ حالات داسے دی، مونږه'انډرډیلویلپډ' یو او د پنجاب او د سندھ هومره بدقسمتئ سره مونږه'ډیلویلپډ' نه یو۔ زه دا ریکوسټ کومه چه دا CVT شوه یا زمونږ نور دغه چه دی دا فی الحال اکثر څایونو کښے Flat دی، زه دا وایم چه دا د Progressive taxation شی، چه د کومو کسانو لږ'هولډنګز' وی چه په هغے هم تاسو چار پرسنټ لګوئ او چه د چا کروړونه وی هغه باندے هم چار لګوئ نو تاسو هغه بیلنس، نیچرل بیلنس خرابوئ۔ زه دا ریکویسټ کومه چه که په لس مرلے، ما مخکښے سیکرټری صاحب سره او منسټر صاحب سره خبره کوله، دا د هغوی یو تجویز وو چه په لس مرلے باندے که کم شی بیا به څنګه وی، زه هغه بالکل سپورټ کوم خو زه وایمه چه چونکه زمونږه لینډ'هولډنګ' کم دے، زمونږه د خلقو حیثیت کم دے، زمونږه د خلقو آمدن کم دے نو دا د مهربانی اوکړی چه پانچ مرلے نه د شروع شی او بیا د Progressively زیات کړی۔ چه چا سره زیات دے نو هغه د چار پرسنټ نه چه پرسنټ کړی خو Progressively د دا اوشی چه زمونږ غریب کوم خلق دی او زمونږه عوام اکثر Lower classدی چه هغوی ته د دے مسئله نه جوړیږی جی۔ جناب سپیکر صاحب، دا دوه درے ډیر ښه اعلانات په هغے باندے اوشو جی، زه په هغے کښے لږ غوندے تبصره کومه۔ ډیرے خبرے مشرانو مخکښے کړے دی، زه به Repetition نه کومه۔ سر، وړومبے خبره ده Revival د کوآپریټیو بینک او هغے سره د باچان خان خپل روزګار سکیم، زه فخر کوم چه زمونږه'ویژن' دومره شته دے او خلقو کښے دا سوچ شته دے چه ایمپلائمنټ او بیا پرائیویټ سیکټر ډویلپمنټ پکار دے جی۔ کوآپریټو بینک کښے جی تاسو پیسے ورکړے دی، زه به دا ریکویسټ کومه چه د باچا خان خپل روزګار سکیم چه دے دا د کوآپریټو بینک'تهرو' استعمالیږی خو د دے چه کوم Maximum limit دے جی، دا یو لاکھ روپئ نه درے لکهه روپئ کړئ۔ څنګه چه منسټر صاحب خپل تقریر کښے وئیلے دی چه پچیس هزار

روپئ پورے خو بالکل ٹھیک دہ خو پرابلم د Skilled worker دے، د لسم او دولسم پاس ځوان دے، نوجوان دے او بے تعلیمہ دے جی، هغه د پاره ضروری دہ چه دا Upper limit تین لاکھ روپئ شی خو که ورسره د ټیکنیکل ایجوکیشن سپورټ هم راشی نو مونږ ته به Advantage دا وی چه دا Skilled worker به خپل خپل ورکوټی،ورکوټی شاپس، Repairs د پاره، الیکټرانک د پاره، نور داسے Skill shops به کهلاؤ کړی چه هغه په پچیس هزار باندے د سره نه کیږی او نه به په یو لاکھ روپئ کیږی، زه دا ویریږمه چه اخر کښے به دا کار اوشی، دا لاکھ روپئ به هغوی استعمال کړی او هغه چه کوم هدف زمونږه دے، کوم Objectives زمونږه دی، هغه به مونږه ته نه ملاویږی او اخر کښے به دا پیسے ضائع شی۔ کوآپریټیو بینک باندے ولے زه Suggest کوم چه دا د د کوآپریټیو بینک 'تهرو' اوشی؟ د هغے دوه وجے دی سر جی، په هر یو بینک کښے که هغه زمونږه د صوبه پښتونخوا خپل خیبر بینک وی، هغه هم Over charge دے، سرچارج دے، Over heads دی او په هغے کښے به دا پیسے ضائع کیږی۔ لس لکهه روپئ وی په هغے کښے نن سبا په ریټ باندے کم از کم ایک لاکھ اسی نه واخله تر دو لاکھ پچاس هزار باندے دا ضائع کیږی۔ تاسو سر، اوس د کوآپریټیو بینک Revival اعلان اوکړو، د هغے خپل 'بیوروکریټک' سټیکچر دے، د ګورنمنټ سټرکچر دے او بحیثیت ګورنمنټ، بحیثیت د ایوان د ممبرز زمونږه Objective پکار دا دے چه مونږه د انسټی ټیوشنز Strengthen کړو، مونږه د کمرشل بینک نه زیات خپل بینکس Strengthen کړو او کوآپریټیو بینک کښے سر، زما یو بل دغه دا دے چه هلته کمیټیانے وی نو چه کمیټیانے وی نو دا Ownership چه دے، د هغے Loan ownership چه دے دا به هم هغه خلق اخلی نو دا به یو Positive impact، زما دا ریکویسټ دے چه دا تاسو د باچا خان خپل روزګار سکیم سره ئے اوکړئ جی۔ جناب سپیکر صاحب، په پاکستان کښے Cost of living، د ژوند تیرولو خرچه د یو سر -/8583 روپئ دہ Per month، د میاشتے آٹھ هزار دہ، زمونږه په پښتونخوا کښے دا -/9515 دہ جی، یو زر روپئ زمونږهCost of living پاکستان نه زیات دے جی او که په دغه کښے اوګورئ جناب سپیکر صاحب، نو د دے چه Mainوجه دہ هغه دا Edible commodities

دی، د خوراک، دیکښے غنم دی، دیکښے تیل دی، دیکښے سبزی ده، دیکښے دغه ضروری ده چه دا مونږه کنټرول کړو جی او د هغے کنټرول کولو د پاره زما په نیز باندے دا ضروری ده چه ایګریکلچر مونږه As an Industry consider کړو چه څنګه مونږه نور انډسټریز ته Incentives ورکوؤ داسے پکار ده چه مونږه ایګریکلچر د پاره هم Incentives ورکړو۔ سر، په دغه ټائم کښے ډیر غلط Perceptions دی، Misperception دا دی چه هر یو سړے که اودریږی هغه وائی چه یره ایګریکلچر باندے ټیکس نشته، دلته په دے ایوان کښے یا خوش قسمتی ده یا بد قسمتی ده چه اکثریت زمیندار خلق دی او هغوی ته پته ده چه مالیانه، آبیانه ټیکسونه، دا د اړتهه ټیکس یو شے شته دے او ښه زیات دے، پکار دا ده چه مونږه ایګریکلچر د یو انډسټری په طور اوګورو، دوئ له Incentives ورکړو چه هغه د کر پیسے، د پروډکشن پیسے کمے شی چه مونږ ته، عوامو ته پرے آرام ملاؤ شی۔ لفټ کینال پروجیکټ ډیره ښه خبره ده چه هغه اوشی، هغے سره به راځی خو Food deficit کښے په دے ټرانزیشنل پیریډ کښے چه څو پورے هغه لفټ کینال نه وی جوړ شوے، زمونږه ایریګیشن سسټم نه وی ټهیک شوے، مونږه نور آباد کړے نه وی نو کم از کم چه دومره خو وی چه مونږه دوئ ته Agriculture incentives ورکړو، ټیکس ئے ورکړو، Wheat کښے جی تاسو سبسډی ورکړے ده، پکار ده چه سیډ کښے سبسډی ورکړو، پکار دا ده چه Hybrid کښے سبسډی ورکړو، پکار دا ده چه داسے Fodder Introduce کړو، داسے سیډ Introduce کړو، داسے Crop introduce کړو چه د هغے پروډکشن زیات وی او زمیندار ته چه دے د استعمالولو د پاره په اسانه قرضے هم ورکړو جی په اسان قسطونو کښے، که کیدے شی چه انټرسټ فری ورکړو ورله جی او دے نه بغیر هغوی ته Incentive داسے ورکړو، ټیکسیشن کښے Incentive ورکړو چه دا Cost of living چه دے کم شی۔ زه به خپل، ماته وینا شوے ده چه لس منټه نه به زیاتے خبرے نه کوے نو جی، زه کوشش کومه چه هغے کښے خبره اوکړم سر۔ زما په نیز باندے ماته زما مشر وائی چه زه هم درله خپل ټائم درکومه نو ما وئیل ښه جی، ډیره مهربانی (قهقهه) جناب سپیکر صاحب، د ایجوکیشن زمونږه چه کوم پرابلمز دی جی، زمونږه چه کوم مسائل

دی، زما په نیز باندے د هغے دوه لویے مسئلے دی جی، یو د هغے حل په لانگ ټرم کښے تعلیم کښے دے جی، دویم د هغے حل په شارټ ټرم کښے جی Labour Intensive Development Projects کښے دے جی۔ زمونږه مجبوریانے دی جی، ما سر کښے اوونیل چه د وفاق بجټ چه کوم Implications دی نو مونږه ته ډیر لوے چیلنجز مونږه Face کوؤ ډیر لوے چیلنجز مونږه ته مخامخ وی، دا به مونږه Face کوؤ او کیدے شی چه زمونږه دا بیلنس بجټ دغه شی۔ بل سی وی ټی کښے، بل زمونږه دا چه کوم جنرل سیلز ټیکس دے هغے کښے Conversion چه VAT په هغے کښے مونږه ته پرابلمز جوړیږی، وړومبے خل دے، Naturally خلق ایزده کول کوی، هغے کښے به مونږه ته خامخا پرابلم جوړیږی۔ هغے د پاره ضروری ده سر، چه Labour Intensive Development Projects د پاره مونږه پرائیویټ سیکټر نه امداد اوغواړو سر۔ دا ما مخکښے دواړه بجټ سپیچ کښے وئیلی وو، زه بیا ریکویسټ کوم جی، چه BOT basis باندے Build, Operate and Transfer basis باندے مونږه له پکار ده چه انټرنیشنل کمیونټی ده، خپل پرائیویټ سیکټر نه دا ریکویسټ اوکړو چه مونږه ته تاسو 'لونز' راکوئ، مونږ له تاسو قرضے راکوئ او په خپل کنډیشنز راکوئ، مونږ باندے تاسو VAT غوندے Modalities, controversial modalities لګوئ نو مونږ د پاره تاسو BOT باندے پراجیکټس جوړ کړئ خو چه Labour Intensive وی، هغے سره زمونږه چه کوم خپل بے روګاره نوجوان دے، هغه به خپلے پیسے ګټی، هغه خپل روزګار به کوی، دا به زمونږه مسئله وی خو لانګ ټرم کښے سر Education is a problem، زه یو ګله کومه جی، زمونږه څلور، زمونږه وړومبئ څلورمه میاشته وه د حکومت چه مونږه یو Unanimous Resolution پاس کړو او په هغه Unanimous Resolution کښے مونږه دا ریکویسټ اوکړو چه د رورل ایریا او د کارپوریشن مینځ کښے د څلورو زرو روپو دا تضاد دے، دا Discrimination دے، دا خدائے اومنئ دا اخوا کړئ۔ Unanimously دغه شو خو تر اوسه پورے په بجټ کښے Reflection نشته دے جی، دا زما یوه ګله ده او دا څکه ده چه دا لویه مسئله ده جی،که دا مونږه ټهیک نه کړو نو زمونږه د ایجوکیشن سسټم نه ټهیک کیږی۔ بله زما ګله د پلاننګ ډیپارټمنټ نه ده،

ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نه، چه تاسو خاص کر پرائمری ایجوکیشن ٹھیک کړے نه وی نو زمونږ نه دا پرابلم نه شی وتے۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو چه کوم د پاکستان او زما خپل Opinion چه دے، زما خپله رائے هغه د پاکستان سیٹسٹکس نه لری، د هغے مطابق ستاسو 0.3پرسنٹ پورے پاپولیشن گروتھ ریٹ دے، پاپولیشن گروتھ ریٹ ستاسو درے دغه دے، اوسط دے۔ یو لاکھ آبادئ باندے ستاسو د کال درے زره ماشومان زیاتیږی، په پینځه کالو کښے پینځلس زره شو، پینځلس زره شو جی، زمونږه هره یوه حلقه د هغے تقریباً دوه لاکھه آبادی ده جی، دیرش زره شو او دا ډیر Simple calculation دے ځکه چه هغه یو زر زیاتیږی یو لاکھ پسے خو هغه ایک لاکھ ایک هزار شی، د هغے نه زیات جوړیږی خو تر اوسه پورے په پرائمری ایجوکیشن کښے مونږ ته په پرائمری کښے دوه پرائمری سکولونه ملاویږی، که شپږ شی نو تاسو په آبادئ باندے، خالی هغه آبادی چه Increase شوے ده، هغه چه کوم Constant راځی هغه پریږدئ، په هغے باندے اوکړئ نو ستاسو سوله سو سٹوډنٹس په یو کلاس روم کښے سبق وائی جی او د کلاس روم ډیزائن څه دے جی؟ کلاس روم ډیزائن دا دے چه دوه، د پرائمری سکولونو ډیزائن دا دے چه دوه کلاس رومز، آبادی دغه پکار ده، زما ریکویسټ دا دے جی چه گورنمنټ او مونږه ټول ځکه چه مونږه هم د دے حکومت حصه یو، که اپوزیشن کښے یو او که ټریژری بنچز کښے یو، د پرائمری سکول دا ډیزائن چه خپلو کښے کښینو چه دا کم از کم پینځه کلاسه وی (تالیاں) او دوئ ته د پینځو کسانو، د پینځو استاذانو هم سینکشن وی چه ترڅو پورے مونږه پرائمری ایجوکیشن سسټم نه وی ٹھیک کړے، مونږه دا شے نه شو ٹھیک کولے۔ نو زما خواست دا دے۔ بل سر، مونږه ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کښے تاسو سیلریIncrease کړه ډیره ښه خبره ده، هغه Across the board increase ده جی۔ زما یو Suggestion دے جی، پاکستان کښے Official pager دا دے چه تیره پرسنټ Inflation دے نن سبا، Un officially به اٹھاره پرسنٹ وی، انیس پرسنټ به وی، زه بالکل غواړمه چه زمونږه ملگرو ته گورنمنټ آفیشلز ته، گورنمنټ سټاف ته د هغوی حق ملاؤ شی او چه کوم Inflation دے، زه د دے نه بالکل خبر یمه چه که تاسو په دیکښے

ورله سیلری پوره نه ورکوئ نو هغه به خامخا خیټه ډکوی، رشوت به اخلی، کرپشن به کوی، هر یو کار به کوی نو پکار دا ده چه د هغوی سیلری هغه Inflation adjusted وی او هغه برابر وی چه هغه دے ځیزونو ته نه پریوځی خو بدقسمتی دا سے ده سر، په حیثیت د نیشن مونږه کښے یو ځو مسئلے راغلے دی۔ زمونږه پبلک سیکټر چه دے هغه اوس د ټولو Largest ایمپلائر دے نو په پبلک سیکټر کښے خو دومره ځائے نشته دے جی، پرائیویټ سیکټر پکار دے نو په هغے کښے بیا زمونږه ډیر خلق ډیوټی هم پخپله نه کوی، زما Suggestion دا دے سر، ففټی پرسنټ د Increase اعلان شوے دے، فنانس منسټر صاحب اعلان کړے دے، په دغه ففټی پرسنټ کښے ټونټی پرسنټ دوئ له ورکړئ Across the board، ټونټی پرسنټ Across the board پکار دے چه Inflation ایډجسټ وی بیا د هغے نه پس جی دس پرسنټ چه دے بلکه پندره پرسنټ ئے کړئ جی، تاسو خپلو کښے کښینئ جی، تاسو خپلو کښے دا اوګورئ چه کوم زیات دغه کیږی۔ دا پندره پرسنټ چه دے دا Based on punctuality پکار دے، خلق ځی، مونږه ځو او استاذان نه وی۔ په مخکښے ورځو کښے ما ای ډی او صاحب ته ټیلیفون اوکړو، د هغوی د خدائے عزت اوکړی، سیکرټری صاحب ته مے هم کړے وو، هغوی چھاپے وهلے وے۔ زما د اورمړو په هائی سکول کښے خالی پرنسپل ناست وو او باقی شپږ استازان نه وو نو چه دغه کسان هم دا ففټی پرسنټ Increase اخلی نو زما زړه خو نه منی جی، ټونټی پرسنټ سر، Inflation adjustment، ټونټی پرسنټ Punctuality adjustment او بیا دا باقی دس پرسنټ چه دے دا Performance based percent پکار دے او سپروائزر سیکرټریانو صاحبانو ته دا ریکویسټ پکار دے چه دا به د ټونټی پرسنټ نه زیات نه ورکوی۔ بیس پرسنټ خومره چه وی هغه بیس پرسنټو له به تاسو Performance based percent باندے ورکوئ چه Competition شروع شی چه ښه او بد کښے فرق وی۔ زما یو سړے دے، یو د حکومت اهلکار دے چه هغه اته بجے راځی، پینځه بجو پورے هغه ناست وی چه کله د بجټ سیشن راځی، د دولس بجو پورے ناست وی، بل هډو راځی نه، بل کار نه کوی، په نن وخت کښے فرق پکار دے سر۔ زه دا ریکویسټ کومه چه دا سیلری کښے Increase

بالکل ښه خبره ده، ټولو له پکار ده خو Performance based percent خامخا پکار دے چه په غلطو کښے او په ټهیک کښے فرق وی، دا فرق چه نه ساتئ سر نو دا سسټم مونږه نه شو چلولے۔ جناب سپیکر صاحب، یو بل ښه پروګرام اناؤنسمنټ اوشو'بے نظیر هیلتھ سپورټ پروګرام' بے نظیر هیلتھ سپورټ پروګرام او خاص کر د هیپټائټس په مد کښے چه څه د دے د پاره کیږی، زمونږه په صوبه کښے، په پښتونخوا کښے، بلکه زمونږه په پښتنو کښے، په پاکستان کښے د ټولو نه زیات شرح د هیپټائټس سی ده او هغه په پښتنو کښے ده د بد قسمتئ نه خو زما یو ریکویسټ دے چه کوم فنډ تاسو د هیپټائټس سی د دوایانو د پاره مختص کوئ په هغے کښے یو پرسنټ چه دے هغه د Preventive care د پاره هم، هغه د Preventive care د پاره ډیر ضروری دے، تاسو ته د ټولو نه وړومبے پرابلم چه دے هغه د اوبو دے او هغه Drinking water نه ستا هیپټائټس چه دے هغه بیا 'سپیډ اپ' کیږی، هر چرته کښے چه وی دوایانے خرچ کیږی، پکار دا ده چه اوشی خو د خدائے فضل دے، زمونږه دستور کښے، زمونږه په دے کلچر کښے، زمونږه په دے ټریډیشن کښے اوس هم دومره خلق شته دے چه هغه د خپلو رشته دارانو، د خپل ګاونډ، د خپلو ملګرو خیال کوی، هغه به خدائے پوره کړی خو Basic problem چه کوم ځائے کښے وی نو هغه جنرل'ایډریس' کول پکار دی او هغهDrinking water supply چه ده چه هغه مونږه ټهیک کړو۔ زه دا ریکویسټ کوم چه د بے نظیر چه کوم هیلتھ پیکج دے په هغے کښے یو غټ چه دے، که غټ نه وی نو کم از کم ففټی ففټی ترے Preventive side ته لاړو چه په هغے باندے مونږه دغه اوکړو۔ بل داسے سر، کولیشن ګورنمنټ جی، زمونږه د وفاق سره او دلته کښے هم دے، سندھ کښے هم دے او په بلوچستان کښے هم دے خو یو Advantage چه کوم سندھ او بلوچستان ته وفاقی حکومت ورکړے دے هغه زمونږه د دے پښتونخوا حکومت له ئے نه دے ورکړے۔ زما ریکویسټ دے د خپلو دواړو سینیئر منسټرانو ته چه دوئ د دا 'پک اپ' کړی۔ Basic Health Unit چه دے زمونږه جی، هغه هم فعال نه دے که زمونږه په صوبه کښے دی، که زمونږه په ډسټرکټ کښے دی، که په بهر ډسټرکټس دی، چه په پیښور ډسټرکټ کښے فعال نه دی سر نو نورو کښے

نشته دے او هغه Major renovation غواړی که ستا په حلقے کښے دی اوکه زما په حلقه کښے دی۔ اوس Primary Health Initiative کښے ، PPHI پرائمری هیلتھ لاندے یو خوا د سندھ حکومت له هم Renovation او Re Modeling له پیسے ورکړے ، بلوچستان له هم ورکړے ، اول هغوی له ورکړے جی، نو زما ریکویسټ دا دے چه دا مسئله د Take up کړی، پکار دا ده چه مونږ ته زیات ضرورت دے ، زمونږه ټیچنگ هاسپټل زمونږه هسپتالونه، زمونږه Major hospitals د پنجاب غوندے ښه نه دی، د سندھ غوندے ښه نه دی، Even بلوچستان کښے کنټونمنټس ډیر دی، هلته سی ایم ایچ ډیر جوړ شوے دی، هلته هم دومره زیات نه دی، نو پکار دا ده چه دا زمونږه هم Take up شی، دا مونږ ته هم فنډنگ اوشی چه په دیکښے هم مونږ ته څه فائده ملاؤ شی۔ جناب سپیکر صاحب، Debt servicing ډیر لوے پرابلم دے او په دغه کښے چه تاسو نن هم کتابونه اوګورئ نو په دیکښے لوے ، 9.6 بلین چه کوم دے نو هغه په انټرسټ کښے ځی، More than six billion چه دے هغه د انټرسټ Payment باندے وی خو تاسو خپل د'لونز' Analysis اوکړئ نو هغه اوس هم Expensive interest rate باندے دی۔ زما ریکویسټ دا دے فنانس منسټر صاحب ته چه که هغوی خپل ورسره Kind limitation دغه کیږدی چه خپله یوه کمیټی جوړه کړی، د دے اسمبلئ نه د جوړه کړی چه دا هر یو شے اوګوری او یا Swab شی، یو هم Swab کړو، بل هم او چه کوم کم انټرسټ ریټ باندے دی، په هغے باندے اوکړی چه 9.6 پرسنټ ملین کښے ، بلین کښے ، خالی مونږه درے بلین زمونږه په سم ځائے باندے ځی، سکس بلینز زمونږه هغه کمیږی لګیا دے ، هغه ځی او چه د دے تدارک اوشی او مونږه دا دغه کړو۔ جناب سپیکر صاحب، په این ایف سی ایوارډ کښے لکه چه زمونږه مشرانو مخکښے خبره اوکړه، تقریباً ټولو ملګرو خبره اوکړه، په هغے کښے څه داسے خبره هم نه ده جی،این ایف سی ایوارډ د اټهارهویں ترمیم نه مخکښے وو سر، او په هغے کښے چه کوم شیئر ملاؤ شوے دے ، ډیر ملاؤ شوے دے ، دا چوده پرسنټ چه Increase شوے دے په هغے کښے د هغه شیئر Contribution ضرور شته خو جناب سپیکر صاحب، دا اوس چه کوم Responsibility په مونږه راغلے ده، ما خو تاسو ته اووئیل چه هغه کومه

Responsibility ده، د دے د پاره دا زمونږه چه کوم شیئر زیات شوے دے دا کم دے جی۔ زما ریکویسټ دا دے چه هم په دے بجټ سیشن کښے که تاسو اجازت راکړئ چه یو ریزولیوشن د دے ځائے نه لاړ شی چه این ایف سی د بیا Consider شی او په ټرانزیشنل باندے چه ترڅو پورے هغه Consider کیږی او هغه یو ایوارډ ته نه رسیږی نو فیډرل ګورنمنټ د لوے زړه مونږ ته اوښائی چه They are big hearts او هغه د دس فیصد کم ازکم خپل شیئر نور هم کم کړی، فارمولا د هم هغه ساتی خو خپل دس فیصد شیئر چه دا Extra Burdon په مونږه باندے پریوتے دے چه د دے مونږه څه تدارک اوکړو جی۔ جناب سپیکر صاحب، زه به ډیر ټائم نه اخلمه خو یوه خبره به کومه جی-----

<u>جناب سپیکر</u>: بس دے وخت------

(قہقہہ)

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: بس دے جی، دا یوه خبره ده۔ جناب سپیکر صاحب، یوه خبره کومه اخیرنئ۔ زمونږه د اپوزیشن لیډر صاحب-----

<u>جناب سپیکر</u>: تا به د فنانس منسټر صاحب سره کښینومه، پوخ ورسره کښینه جی او د دے ځائے په چیمبر کښے ورسره کښینئ۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: دا یوه خبره کوم جناب سپیکر صاحب!-----

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر، د اپوزیشن لیډر خبره اوکړه جی، هغوی خبره اوکړه چه زمونږه یو کروړ نه څلور کروړه کم از کم پکار دی۔ سکندر صاحب هم اووئیل چه د ټریژری ایم پی ایز صاحبانو ته مے ډیر زیات زړه خفه کیږی ځکه چه د دوئ پکار ده چه زیات شی خو جناب سپیکر، زه بله خبره کوم، په اټهار هویں ترمیم کښے مونږه د ډکټیټر ډیر زیات کرپشن اخوا کړو خو یو غټ کرپشن د ډکټیټر چه کوم پاتے دے، هغه دا کوم فنډ چه دے جی، زمونږه Indicate Oversight abilities کوی۔ د دے ایوان د ټولو نه لوے کار دا دے چه مونږه سپرویژن اوکړو او Overaight اوکړو او یو Conflict of interest چه زه خپله ټهیکدار جوړ شوے یم، زه به دا ریکویسټ کوم، مونږ ته سینیئر منسټر

صاحب دا ایشورنس را کړے دے چه بل ځل به امبریلا سکیمونه نه وی، نو د کوم فنډ چه کوم کرپشن کیږی، پکار دا ده چه زمونږه صوبه وړومبئ چه د دے کرپشن نه ځان خلاص کړی۔ مونږه ٹھیکیداران نه یو، چه ترڅو پورے لوکل گورنمنټ نه وی جوړ شوے، پکار دا ده چه دا پیسے مونږه چه کوم یو کروړ وی، دوه کروړه وی، چار کروړه وی، پانچ کروړه وی چه مونږ نه سکیمونه واخلی او په اے ډی پی کښے د Reflect کیږی، مونږ له پکار ده چه خپل Overaight د کرپشن د وجے نه او د ډکټیټرشپ د کرپشن د وجے نه، دا د مونږه نه کوؤ، دا د مونږه خپل کار نه خرابوؤ۔ ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر):</u>جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب آنریبل ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر):</u> بسم اللہ الرحمان لرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، ډیره مننه چه تاسو ماله موقع راکړه، زه دا توقع لرم چه زما دا تقریر به اخری وی ځکه چه ټائم داسے دے، زه مختصر خبره کوم۔ زه اول د انجینئر همایون خان صاحب او د موجوده حکومت شکریه ادا کوم چه په داسے حالاتو کښے ئے ډیر یو بیلنس بجټ پیش کړو۔ پروپوزل دیکښے یو طرف ته د گورنمنټ سرونټس د پاره ففټی پرسنټ تنخواه زیاته کړے ده نو بل طرف ته کوآپریټیو بینک ئے هم Restore کړے دے چه کوم پریویس گورنمنټ هم په هغے کښے ناکام شوے وو او دا د گورنمنټ او د دے موجوده حکومت یو لویه کارنامه ده۔ کوآپریټیو بینک چه د هغے نه به زمونږه ډیر غریب کسان او زمیندار فائده اخلی۔ که بل طرف ته اوگورو نو ایجوکیشن سیکټر او هیلتھ سیکټر نه هغے کښے هم کافی مدونو کښے پیسے ایښودے دی۔ د هغے نه علاوه Announcement of free artificial lamp، دا هم یو کارنامه ده۔ Establishment of endowment fund for poor person چه هغے نه به غریبانان مطلب دے فائده اخلی۔ د باچا خان خپل روزگار سکیم په خپل ځائے باندے یو ډیر ښه سکیم دے او ډیر سټوډنټس او ډیر داسے Unskilled خلق د هغے نه به فائده اخلی۔ بیا د بینظیر هیلتھ سپورټ پروگرام Free treatment for hepatitis C چه دے دا هم یو

Which need Important سکیم دے۔ زما خپل مختصر Suggestions دا دی consideration، بیا چه کوم رورل ایریا ده هغے کښے هیڅ قسم یو میګا پراجیکټ نشته دے۔ دیکښے هیڅ شک نشته چه ډسټرکټ پشاور، پیښور د ضلع پشاور یو ښار نه دے نن سبا بلکه دا د صوبے یو خاص ښار دے۔ په دیکښے د ټولے صوبے که هغه جنوبی اضلاع دی، که هغه شمالی اضلاع دی،د هر ځائے نه هغه خلق راغلے دی او آباد دی۔ اوس دے سره چه کوم Suburb areas دی، چه کوم هغے سره رورل ایریاز دی، هغے کښے پکار ده چه داسے میګا پراجیکټ وی۔ لکه چه په هغے کښے یونیورسټی وی، په هغے کښے هسپتالونه وی نو هغه رش چه کوم دے، د هغه رورل ایریا خلق چه هغوی ته به په خپلو علاقو کښے علاج او تعلیم ملاویږی نو هغه رش به نه وی۔ نو دیکښے هیڅ قسم میګا پراجیکټ نشته دے او دے نه دا معلومیږی چه په دے بجټ کښے دغه خلق چه د هغوی کوم یو Right دے، هغه د دے وطن اوسیدونکی دی، د هغه Right نه ئے دوئ Ignore کړے دی، نو زه دا یو خواست کوم فنانس منسټر صاحب ته چه په دے باندے تاسو نظر ثانی اوکړئ او په دغه علاقو کښے، لکه زه به د خپل پی ایف 10 خبره اوکړم۔ زما په پی ایف 10 کښے لس یونین کونسلے دی او په هغے کښے بغیر یو د جینکو د هائی سکول نه، مطلب دادے هائی سکول نشته دے۔ نن څنګه دا مونږ وایو چه په تعلیم کښے مونږه 'امپرومنټ' اوکړو او مونږ هغے کښے ډویلپمنټ کوؤ نو دغه شان زما په پی ایف 10 کښے یو لوے ډی ټائپ هسپتال نشته دے چه کوم هغه بی ایچ یو، آر ایچ سی پکښے وی، هغه هم مطلب Close دی .Due to the insufficient shortage of the staff، نو که چرته دا میګا پراجیکټ هم صرف یو ښار ته مونږ راوړو یا یو دغه ته ئے راوړو او هغه علاقے، لکه زه به دا وایم چه متهرے پورے تاسو او سفید سنګ ورسره اوګورئ، د ثاقب الله خان او مطلب دا دے زمونږه شیخانو پورے، زمونږ مشترزئ پورے او دا هغه ایریا ده چه هغه Militant hit areas دی او هغوی ته داسے پراجیکټ پکار دے، چه د دغے وجے نه چه نن Militancy ده نو هغے کښے هغه خلق زیات Involve دی چه 'کریمنل مائنډډ' دی، چه کوم Jobless دی، چه کوم بیروزګاره دی، کوم چه مایوسه دی، کوم چه هغوی ته هغه موقعے نه Provide کیږی او چه

کوم هغوی ته پکار دی نو زما ستاسو په وساطت دا یو گزارش دے چه کم از کم دے ستې سره سره د رورل ایریا هم خیال ساتل پکار دی۔ جناب سپیکر صاحب، دیکښے هیڅ شے نشته چه په ایجوکیشن مد کښے مونږه چه کوم رقم مختص کړے دے ، هغه ډیر ښه او قابل تعریف دے خو دے فائده به رسی مونږ ته چه کله په دے باندے صحیح معنو کښے Implementation اوشی، هغه Implementation به کله کیږی؟ جناب عالی! چه یو بلډنگ ډیر ښائسته جوړ شی خو که په هغے کښے ډاکټر نه وی، په هغے کښے میډیسن نه وی نو دغه بلډنگ نه باندے خرچ کول د قوم دولت ضائع کول دی۔ که یو سکول ښائسته جوړ شی او په هغے کښے یو ټیچر نه وی، په هغے کښے پرنسپل نه وی، په هغے کښے سبق ښودلے نه شی نو په هغے باندے ، په هغه سکول باندے پیسه لګول د خزانے او د قوم پیسه ضائع کول دی۔ لکه څنګه چه ثاقب الله خان اووئیل، د ټولو نه لوے چه نن سبا کوم تکلیف دے هغه دا دے چه په اربن ایریا کښ تنخواه ګانے یو وی او په رورل ایریا کښے بل وی، د لته په ښار کښے آفس وی، په ښار کښے دے اوسیږی او 45 پرسنټ دے هاؤس رینټ اخلی خو هم دا ټیچر، هم دا ډاکټر، د ایګریکلچر افسر بیا بهر بیرے ته ځی، بیا متهرے ته ځی، بیا متنو ته ځی نو د هغه تنخواه هلته کمه شی۔ رزلټ څه رااوځی؟ د هغے د وجے هغه کوشش کوی چه زما ټرانسفر پیښور ښار ته اوشی، نو څو پورے چه دویمه خبره ده، دا Discrimination چه کوم Definite دے It is also against and it is not permissible under Article 25,27 and 37، هغے کښے هم دا وائی چه تاسو Discrimination مه کوئ او په دے باندے څنګه چه ثاقب الله خان اووئیل، ریزولیوشنز پاس شوے دی نو که چرته یو طرف ته حکومتونه مونږ له سکولونه جوړوی، بل طرف ته هلته ټیچر نه وی نو د هغه سکولونو فائده مونږ ته نه ملاویږی۔ دویمه خبره دا ده جناب عالی!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب! دیکښے 17 تاریخ دے ، زما په خیال څومره پارټی لیډرز چه دی او تاسو ورسره خامخا ثاقب الله خان! په دے میټنګ کښے کښینئ، دا د رورل او د اربن د Discrimination چه کومه خبره تاسو

اوکړه نو زما په خیال بنه به دا وی چه څه Constructive حل ئے رااوځی، هغے له به تاسو خامخا راځئ، ثاقب الله خان او تاسو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زه ستاسو په اجازت باندے، دویمه خبره دا ده چه کله یو سکول جوړؤو یا زه ورته خپل کوم سائټ نو مونږ ته ایکسئین وائی چه دا Approved نقشه ده، اوس مونږ به د هغه قوم سره څه مقابله اوکړو چه زمونږه نن ټیچر څه دے جی، زمونږه سټینډرډ د پرائمری سکول څه دے؟ Two rooms two teachers and one chowkidar، اوس آیا زمونږه د پرائمری سکول دوه کمرے، دوه ټیچران او یو چوکیدار وی او هغه کمرے زمونږه هغه کمپاؤنډ والا نه وی، بیا هغے کښے مونږ څه کوؤ؟ هغے کښے بیا مونږه کمرے جوړوؤ، هغه کمرے د نقشے مطابق نه جوړیږی، نو په دے باندے زه، د ایجوکیشن منسټر صاحب به هم ناست وی او که نشته دے؟ بنه ده ناست دے، دے د پاره دا زاړه څیزونه ختمول پکار دی، د نوے تقاضو مطابق دا شے جوړول پکار دی، پلاننګ کول پکار دے۔ یو پرائمری سکول کم از کم، مونږه د دے پشاور ماډل نه عبرت واخلو، مونږه د پبلک سکولونو نه عبرت واخلو، مونږه د هغه سکولونو نه، د پرائیویټ سکولونو نه عبرت واخلو چه د هغوی یو پرائمری سکول یو خپل سټرکچر لری، خپلے کمرے وی پکښے، مخکښے نه یو basic شے وی، Facilities وی، نو د دے څیزونو، دا ډیر basic څیزونه دی چه دا نقشے چه کومے زړے Approved راروانے دی او پی اینډ ډی کښے هم راځی او مطلب دا دے په فنانس کښے هم راځی او دا کاپی ده او دا کاپی ده، دا څیزونه ختمول پکار دی او دا به هغه وخت ختم شی چه کله زمونږه کوم بیوروکریټس دی چه کوم زمونږه پالیسیانے جوړوی، چه کوم زمونږه بجټ جوړوی چه هغوی خپلے کمرے پریږدی، ایرکنډیشن پریږدی او په یخنئ کښے هیټر پریږدی او دے علاقو ته لاړ شی چه د دے علاقو څه ضروریات دی، مونږ دا بجټ څنګه جوړ کړو، مونږ دا پالیسی څنګه جوړه کړو نو دا ډیر ضروری شے دے که مونږه دا انفراسټرکچر' چینج' نه کړو، که مونږه هغه زوړ رار وان هغه څیز، مطلب دا دے مونږ ته هغه رزلټ نه ملاویږی او دغه وجه ده چه نن په ایجوکیشن سیکټر باندے مونږ ډیره پیسه لګوؤ، ډیره زیاته پیسه لګوؤ خو مونږه ته ئے رزلټ نه ملاویږی،

هغه رزلټ نه راځي چه کوم هغه يو پرائيويټ انسټي ټيوشن ورکوي. د هيلتھ په حواله سره زه وايمه، نن چه ما ټيليفون اوکړو آر ايچ سي بټ بير ته نو پينځه ډاکټران پکښے د درے مياشتونه نشته دے. ما ډائريکټر جنرل ته اووئيل چه بهئ، اوس د آر ايچ سي څه مطلب دے چه ما ته ئے جوړ کړی؟ چه نه هغے کښے دوائي وی، نه پکښے هغه، دا اصلي وجه دا ده چه هغه Facilities نه ملاويږی چه کوم Facilities ايل آر ايچ کښے وی، چه کوم په خيبر هسپتال کښے وی نو دغه څيز هم راځي چه کوم مخکښے ما اووئيل چه څو پورے دا Difference نه دے ختم شوے نو بيا دا هم دغسے خالي وی. سر، څنګه چه نورو ملګرو اووئيل، زمونږه backbone چه کوم دے هغه ايګريکلچر، زمونږ ټول معيشت چه کوم دے هغه Depend په ايګريکلچر دے، چه ايګريکلچر زمونږ ډويلپ شی، زمونږه ايريګيشن سسټم ټھيک شی، چه دا سسټم زمونږه ټھيک شوے نه وی نو مونږ به کله هم، ځکه چه زمونږه علاقه زيات تر خوړ او باراني ده او بل د هغے يو لويه خبره دا ده چه زمونږه لفټ کينال دے، لفټ کينال زمونږه د اندازے مطابق نن نه تيس سال مخکښے، زه خپله هغه وخت کښے سټوډنټس وومه چه په هغے کښے به شپږ مياشتے ګانړئ چليدے او اوس نن هغه چار هزار ايکړ That cultivated land converted into barren، هغه بنجر شوه، هغه خلق بيروزګاره شو، هغه کورونه زمونږ لاړل. ما هغه بله ورځ د ايريګيشن ډيپارټمنټ ميټنګ را غوښتے وو، ما هغوی نه تپوس اوکړو چه تاسو دا فارم هاؤس، تاسو به حيران شئ چه په هاؤس باندے ايک کروړ چاليس لاکھ د مئ هغه د بجلئ بل ورکړے دے او هر يو مياشت زمونږه ايريګيشن ډيپارټمنټ ايک کروړ چاليس لاکھ روپئ د مياشتے د فارم هاؤس بل ورکوی. اوس تاسو دے نه اندازه اولګوئ چه يو طرف ته زما ډيپارټمنټ، ايريګيشن ډيپارټمنټ په فارم هاؤس باندے چه کوم لفټ کينال دے، زما نن هغه په اوچ نهر باندے مشهور دے، هغه ايک کروړ چاليس لاکھ روپئ د مياشتے دلته د بجلئ بل ورکوی او Out put ئے څه دے؟ زمکه باراني شوه، زمکه ناقابل کاشت شوه او چه بنجر شوه نو آيا دا کوم ويژن چه دے، دا کوم زمونږه حکومت سره چه اخلاص وی او چه يو طرف ته ايک کروړ روپئ ما له هر مياشت راکړی نو زه به هر يو کروړ کښے څلور څلور ټيوب ويل ويستے شمه يا بل

ذرائع، نو په دے باندے ډیپارټمنټ له پکار دی که سیکرټری صاحب ناست وی، منسټر صاحب خو نشته دے، په دے باندے خیال کول پکار دی چه یو طرف ته ایک کروړ چالیس لاکھ روپئ Per month زه د بجلئ بل ادا کومه، هغه د فارم هاؤس او هغه پمپ هاؤس ما له هغه اوبه نه راکوی چه کوم جوړ شوے دی او زما مطلب چار هزار ایکړ زمکه بنجر شوه نو دا خو ما ته ښه نه ښکاری۔ زه دا یو خواست کومه چه په دے باندے کښینئ، منسټر د کښینی، سیکرټریان د هم کښینی او په دے باندے د خبره اوکړی۔ یا خو د دا څیز ختم کړی بالکل او یا د بیا ټیوب ویل اوباسی ځکه چه د یو کال څومره دغه شوه نو که څو پورے زمونږ ایریګیشن ډیپارټمنټ یا ایریګیشن سکیم ډویلپ شوے نه وی نو مونږه هغه څیز، هغه ځائے ته ایګریکلچر یا زراعت کښے کامیابی نه شو اغستے چه کوم اغستل پکار دی۔ جناب عالی! دا یو بل دغه دے، دا د سی اینډ ډبلیو باره کښے۔ دیکښے زما دا ریکویسټ دے چه دیکښے د لیجسلیشن اوشی، لکه مخکښے خو زمونږه دا تجربه اوشوه چه بعضے ځایونو کښے ټھیکیدار، یو ټھیکیدار د هغه یو Monopoly وی، Ring ورته وائی چه بل کوم ټھیکیدار سره ډیرے پیسے وی نو هغه Ring ورکړی خلقو له او هغه هم هغه څیز واخلی۔ رزلټ ئے څه راځی؟ هغه بلډنګ هغه شے جوړ نه شی چه کوم جوړول پکار وی او شپږ میاشتے پس هغه بلډنګ، دیکښے داسے لیجسلیشن کول پکار دی چه هر هغه سړے چه کوم هغه bids ورته وائی یا Offer ورته وائی چه هغه که کم وی، لکه بعض اوقات دے دا وائی، Thirty list یا Forty list، هغه Forty list وائی او وروستو بیا 'بل' کښے په کمیشن باندے، نو په دے باندے داسے لیجسلیشن کول پکار دی، که یو سړے آفر Equal ورکوی او د هغه کردار ټھیک وی او هغه مطلب نور هم ټھیک وی، د هغه داسے ټھیکے یا هسټری ښه وی نو پکار ده چه هغه له ئے ورکړی۔ اوس په List three باندے زه ورکومه نو هغه Thirty List باندے زه ورکوم دغسے چه هغه کار نه کوی او مطلب چه کوم بیا هغه سټینډرډ کار وی نو په دے باندے دا زما ریکویسټ دے ګورنمنټ ته چه په دے باندے یو Necessary، یو ضروری لیجسلیشن اوشی او په دیکښے امنډ منټ اوشی۔ بل اخری خبره دا ده د فنانس ډیپارټمنټ باره کښے، اصل فنانس کښے ډیپارټمنټ

ریلیزز ډیر لیټ کوی او نن هم تاسو اوګورئ، زه یو مثال تاسو ته درکومه، ایریګیشن ډیپارټمنټ کښے 2009 او 2010 کښے سکیمونه چه کوم مونږه ورکړے دی هغه زما پکښے د خپلے حلقے دوه پلونه وو، هغه جنوری کښے نهر اوچیږی، نهر اوچ شو، هغه وخت کښے نه پی سی ون د هغے Approve شو او د هغے رزلټ دا شو چه نهر راغلو او هغه پلونه تر اوسه پاتے دی او اوس ما دا واوریدل چه ایریګیشن ډیپارټمنټ دا وائی چه دا به 1st July نه مونږ شروع کوؤ، نو که چرته دا End time باندے چه د یو څیز سکیمونه پاس کیږی او پی سی ون ورباندے بیا جوړوی او په هغے باندے بیا سکیم، نو دا هم د Department concerned یو Inefficiency ده چه یره ولے په ټائم باندے نه کیږی او خلقو ته اوس زما هغه پل چه کوم په دے کال کښے Current year به جوړیدو نو هغه پل به جوړیږی نوآیا هغه پل به بیا کله جوړیږی؟ نو مونږ له داسے پالیسیانے پکار دی چه ایریګیشن ته پته وی چه یره دا نهر به په یکم جنوری باندے اوچیږی نو دوئ له پکار دی چه دوئ د هغے ټینډر، د هغے پی سی ون، د هغے طریقه مطلب دا دے چه 31st دسمبر پورے دوئ ختم کړے وی او چه په یکم جنوری باندے کار شروع وی نو زمونږ کارونه به نه لیټ کیږی او فنانس ته هم زمونږ دا یو خواست دے چه تاسو مطلب دا دے ،اوس نن تاسو وګوری اے جی آفس، زما خو هلته کور دے او د باره بجو پورے اے جی آفس ته د شپے باره ایک بجے پورے دومره رش وی چه تاسو ته به داسے ښکاره شی چه دا جوړے د ورځے باره بجے دی۔ د هغے وجه دا ده چه ریلیز نه کیږی،ډیپارټمنټ فنډونه ځان سره نیولے وی، کار پرے نه کوی او چه کله جون شی نو بس، هر یو ټهیکیدار منډه وهی، افسران هم منډه وهی، زه چه اکثر ټیلیفون اوکړم نو وائی د بجټ ورځے دی، خیر دے ډپټی سپیکر صاحب بیا به ئے اوکړو، نو دا هم د ګورنمنټ نه په دے باندے یو داسے طریقه کار دغه کوؤ چه جون کښے مونږه هر یو، ځکه جون کښے فنډ ختم شی، فنډ نه وی او مونږ پکښے Easy یو۔ دا نه چه په جون کښے په مونږه باندے دومره کار زیات شی چه فنانس ئے نه ریلیز کوی۔ اے جی آفس نه مطلب دے چه کیږی او بل دا چه بیا په داسے حالاتو کښے هغوی کمیشن اخلی۔ اوس ماته اے ډی او صاحب نه ټیلیفون راغلو چه زمونږه دا د ایم پی اے

ګانو چالیس لاکھ روپئ دی، په هغے کښے هر یو ایم پی اے د پاره چه کوم ډسکونه دی یا کوم په هغوی کښے مطلب دے چه هغه نه هم Percentage اخلی، اے جی آفس کښے چه یره ته هغه ته ټیلیفون اوکړه، هغوی هم د مجبورئ نه غلطه فائده اخلی چه یره دا به Lapse کیږی او دا به دغه کیږی، نو دا زما سوال دے، زما مشران هم ناست دی چه په دے باندے حکومت له ډیر سنجیدګئ سره غور کول پکار دی او مونږه له چینجز راوستل پکار دی، په موجوده حالاتو کښے۔ ستاسو ډیره مهربانی، ډیره مننه۔ والسلام۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں میڈیا کے دوست بھی چٹ بھیج رہے ہیں تو کیا خیال ہے بس کریں؟ لیکن ایک گزارش ہے کہ ہم تین بجے ٹائم دیتے ہیں اور چار تک آپ نہیں آتے ہیں پھر وہ بھی لیٹ ہو جاتے ہیں۔ اس وقت میڈیا کی بھی مجبوری ہے کیونکہ ان کو رپورٹنگ کیلئے ٹائم چاہئیے تو وہ بھی تقریباً زیادہ نکل چکے ہیں تو آپ سے گزارش ہے کہ میں تین بجے کل تک اجلاس ملتوی کرتا ہوں لیکن آپ کو اس گزارش کے ساتھ کہ کل صحیح تین بجے آپ آئیں گے۔ شکریہ، تھینک یو۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 16 جون 2010 سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)